کارل مارکس کی مختصر سوانح عمری

A SHORT BIOGRAPHY OF KARL MARX

ایوگینیا البوونا سٹیپی نووا

ترجمہ: محمد منیر عصری

پیش لفظ

کارل مارکس پرولتاری طبقہ کا نظریہ ساز اور عظیم لیڈر تھا جس کو نابغہ ہستیوں میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ جن کے نام اور کارنامے رہتی دنیا تک یاد رہیں گے۔ مارکس نے فطرت، معاشرہ اور انسانی تاریخ کے ارتقا کے اصول دریافت کئے۔ اُس نے سماج اور انسانی فکر و نظر کے فروغ کے لیے منظّم اصولوں کی تعلیم دی۔ جدلیاتی مادیت اور تاریخی مادیت کے اصول وضع کئے اور اِس طرح نہ صرف دنیا کو سمجھنے کا بہتر شعور دیا، بلکہ اِس کا انقلابی تصور بھی نمایاں کر دیا۔ اُس نے سائنسی طور پر ثابت کیا کہ سرمایہ دارانہ نظام کی زوال پذیری ناگزیر ہے اور اشتراکیت کی فتح یقینی ہے۔ اس طرح اس نے سوشلزم کو انسانیت کے بہتر مستقبل کا الجھا ہوا خواب نہ رہنے دیا بلکہ اسے ایک سائنس بنا دیا۔ اپنے دوست فریڈرک اینگلز کے ساتھ مل کر مارکس نے سائنسی طور پر پرولتاریہ کو اِس کے عالمی تاریخی کردار کی روشنی میں انتہائی ترقی یافتہ مکمل اور انقلابی جماعت قرار دیا، خود جس کا آزادی سے ہمکنار ہونا گویا تمام نوع انسانی کے ہر قسم کے استحصال سے نجات پانے کی ضمانت ہے۔

مارکس نے پرولتاریہ کی آمریت کو سوشلٹ سماج کے حصول کا ذریعہ قرار دیا۔ اور کہا کہ مارکسزم کی تعلیم کا بنیادی عنصر پرولتاریہ کی آمریت کے متعلق آگہی حاصل کرنا ہے۔ مارکسزم کے بانیوں نے واضح کیا ہے کہ پرولتاریہ کو اپنا تاریخی مشن آگے بڑھانے، سرمایہ داری کو مٹانے اور ایک نئے سماج کی تشکیل کے لیے اپنی پرولتاری پارٹی کی بنیاد رکھنی چاہیۓ۔ مارکس کی تعلیم محنت کش طبقے کا نظریاتی ہتھیار ہے۔ جس میں اس طبقہ کی بنیادی

ترجیہات کا عکس جھلکتا ہے۔ یہ انقلاب کے ذریعے دنیا بھر کی ہئیت بدل دینے کی سائنس ہے۔ اگر ہم ماضی کے اُن ماہ وسال میں جھانکیں جو ہمیں مارکس کے زمانے سے جدا کرتے ہیں۔ جب اس نے کام کیا اور حالات کا مقابلہ کیا تو ہم واضح طور پر دیکھ سکیں گے کہ وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ، انقلابی طبقاتی کشمکش میں محنت کش طبقہ میں اس کی تعلیمات کا اثر کس طرح پھیلتا رہا ہے۔ محنت کش طبقہ، انقلاب کا ہراول دستہ ہے، جو تمام مزدوروں اور پسماندہ طبقوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ دنیا بھر کے تاریخی نشیب وفراز پر بھرپور انداز سے اثر انداز ہونے کے حقیقی قوانین کی رہنمائی حاصل کرتا ہے جن کی یافت مارکس نے کی اور لینن نے ان کی مزید تشریح کر دی۔ مارکس کی تعلیمات جن کو لینن نے آگے بڑھایا، یہ تعلیمات دنیا کی اشترا کی اور مزدور پارٹیوں کے ہاتھوں تخلیقی سفر کرتی ہوئی مزید جامع ہوتی چلی گئیں۔ یہ تعلیمات روس کی ریاستوں میں عمل طور پر برتی گئیں۔ اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں میں سوشلزم کی بنیاد رکھنے کا تجربہ انہیں کے بل بوتے پر ہوا۔ ان تعلیمات میں وسیع طور پر زندہ رہنے کی صلاحیت دیکھ کر ایک زمانہ ان کا گرویدہ ہو گیا۔

(ا) مارکس کی جوانی

سائنسی اشترا کیت کا بانی کارل مارکس 5 مئی 1818 میں ٹراٹر (صوبہ رائن پروشیا) میں ایک قانون دان گھرانے میں پیدا ہوا۔ مارکس کی جنم بھومی صوبہ رائن صنعتی طور پر بہت ترقی یافتہ تھا۔ اٹھارہویں صدی میں فرانس کے بورژوازی انقلاب کی وجہ سے یہاں جاگیرداری واجبات اور ٹیکس منسوخ ہو چکے تھے۔ کوئلے کے ذخائر سے حاصل شدہ بڑی بڑی رقوم نے صنعتی ترقی کے لئے حالات سازگار کر دیئے تھے۔ اس طرح صوبہ رائن میں بڑے پیمانے کی سرمایہ داری صنعت لگ چکی تھی اور ایک نیا طبقہ یعنی پرولتاریہ بھی پیدا ہو گیا تھا۔

1830 سے 1835 تک مارکس نے ٹراٹر کے جمناسٹک سکول میں تعلیم حاصل کی۔ جس مضمون پر اُس کو بی اے کی ڈگری دی گئی اُس کا عنوان تھا ''پیشہ اختیار کرنے کے متعلق ایک نوجوان کے تصورات''۔ اِس مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ اِس سترہ سالہ نوجوان نے ابتدا ہی سے اپنی زندگی کا مقصد انسانیت کی بے لوث خدمت کو ٹھہرایا۔ جمناسٹک سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مارکس نے پہلے تو بون میں پھر برلن یونیورسٹی میں قانون پڑھا۔ علم قانون اُس کا پسندیدہ مضمون تھا۔ لیکن اُس نے فلسفہ اور تاریخ میں بھی گہری دلچسپی لی۔

مارکس کے سائنسی اور سیاسی نظریات نمایاں طور پر اُس وقت متشکل ہوئے جب جرمنی اور دوسرے یورپی

ملکوں میں عظیم تاریخی واقعات کی زمین ہموار ہو رہی تھی۔ سرمایہ داری کے ترقی کر جانے سے یورپ کے بہت سے ملکوں میں جاگیرداری رشتوں کی باقیات بہت زیادہ ناقابل برداشت ہوگئی تھیں۔ مشینوں کے ظہور اور سرمایہ دارنہ صنعت کی بڑے پیمانے پر ترقی نے کسانوں اور دستکاروں کو برباد کر کے رکھ دیا تھا۔ پرولتاریہ کی شکل وصورت ایک ایسے طبقے سی ہوگئی تھی جو پیداوار کے تمام وسیلوں سے محروم ہو چکا تھا۔ مغربی یورپ کے ملکوں میں سرمایہ داری کی اٹھان نے طبقاتی جنگ کے خدوخال، بُورژوا جمہوریت اور قومی آزادی کی تحریکوں کو نمایاں کر دیا۔ پرولتاریہ تاریخی قوت کی صورت میں ابھر آئی جو ابھی تک ابتدائی حالت میں تھی اور سرمایہ دارانہ ظلم وستم کے خلاف غیر شعوری احتجاج تھی۔ نیم جاگیردارانہ پسماندہ، معاشی اور سیاسی طور پر غیر متحدہ جرمنی میں ایک بورژوا جمہوری انقلاب پل رہا تھا جہاں موجود جاگیرداری اور نئی پیدا شدہ سرمایہ داری، دونوں کے ہاتھوں لوگ دوہرے جبر کا شکار تھے۔ 1830 دہائی کے آخر میں 1840 کی دہائی کے شروع میں جرمنی کے زیادہ تر عوام میں بے چینی کا احساس بڑھ گیا۔ سماجی زندگی کی سرگرمیوں میں مختلف تضادات جنم لے رہے تھے۔ بورژوازی اور دانشوروں میں انواع و اقسام کی صف بندیاں ہو رہی تھیں۔

ہیگل کے کام سے مارکس کی شناسائی اُس کے طالب علمی کے زمانے ہی میں ہوگئی تھی جب اُس نے ہیگل کے نوجوان پیروکاروں سے جو ہیگل کے فلسفے سے انتہا پسندانہ نتائج نکالنے کی کوشش کرتے تھے میل جول شروع کیا۔ مارکس کے مقالے ''دیما کریٹس کے فطرتی فلسفے اور اپی کیورس کے فطرتی فلسفہ میں فرق'' سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ وہ ابھی مثالیت کے نقطہ نظر سے چمٹا ہوا تھا۔ اُس نے ہیگل کے جدلیاتی تضاد کے فلسفے سے مزاحمتی انقلابی نتائج نکالنا شروع کر دیئے تھے۔ مثال کے طور پر جب ہیگل نے اپی کیورس کو اُس کی مادیت اور دہریت کی بنا پر شدید تنقید کا نشانہ بنایا، مارکس نے اس کے برعکس اس قدیم یونانی فلسفی کی مذہب اور اوہام پرستی کے خلاف جرات مندانہ جدوجہد کی تعریف کی۔ مارکس نے اپنا مقالہ یونیورسٹی کو پیش کیا اور اپریل 1841 میں فلسفہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

یونیورسٹی کا کام ختم کرنے کے بعد اُس نے چاہا کہ وہ اپنے آپ کو علمی کام کے لئے وقف کر دے اور بون میں پروفیسر بن جائے لیکن پروشیا گورنمنٹ کی ترقی پسند پروفیسروں کو یونیورسٹیوں سے نکال باہر کرنے کی رجعت پسندانہ روش سے مارکس کا یہ یقین پختہ ہوگیا کہ پروشیا کی یونیورسٹیوں میں ترقی پسندانہ اور تنقیدی خیالات کی کوئی گنجائش نہیں۔

ری انشے زیتونگ Rheinische Zeitung نے مارکس کو سیاسی قدامت اور ظلمت پسندی کے خلاف نئے خیالات کا پرچار کرنے کے لئے پلیٹ فارم مہیا کر دیا۔ وہ اپریل 1842 کو اس اخبار سے منسلک ہو گیا اور اسی سال اکتوبر میں اس کا ایڈیٹر بن گیا۔ مارکس کی زیرادارت رنشے زیئونگ کا انقلابی جمہوری رجحان اور زیادہ واضح ہو گیا۔ اُس نے سماجی سیاسی اور روحانی بالادستی کے ہر جبر کے خلاف بے باکانہ یورش کر دی جو پروشیا اور تمام جرمنی میں پھیل گئی۔ مارکس نے ایک سچے جمہوری انقلابی کی طرح اپنے سلسلۂ مضامین میں عوام کی معاشی اغراض کا تحفظ کیا۔ ''رائن لینڈ ٹیگ میں چوب چوری کے قانون پر بحث'' ''کچھ موزلے کی خط و کتابت کے بارے میں'' اور دیگر مضامین اہم ہیں۔ اخبار کے تجربے سے مارکس کو مزدوروں کے حالات اور جرمنی کی سیاسی زندگی کا بھرپور شعور حاصل ہوا۔ لوگوں کی اہم ضروریات کے بارے میں بھی پروشیا کی حکومت اور اُس کے افسروں کے سفاک رویے کے بیسیوں حقائق دیکھتے ہوئے مارکس اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ حکومت، اس کے افسران اور اس کے قوانین، لوگوں کی آرزوؤں کے محافظ اور عکاس نہیں بلکہ حکمرانوں کے مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں امراء اور علماء بھی شامل ہیں۔ یہ ری انشے زیتونگ میں کام کرنے کا نتیجہ تھا کہ اُس نے معاشیات میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ اینگلز کے کہنے کے مطابق بعد میں مارکس اکثر کہا کرتا تھا کہ یہ اُس کا 'چوب چوری کا قانون' پڑھنے اور موزلے کسانوں کے حالات کی تحقیق کرنے کا نتیجہ تھا جس نے اُسے خالص سیاسیات سے معاشی تعلقات کی طرف متوجہ کیا اور اس طرح اسے سوشلزم کی راہ دکھائی۔

مارکس کی معاشی اور سماجی مسائل سے بھرپور لگن نہ صرف جرمنی کے عوام کی تکلیف دہ بدحالی اور محرومی دیکھ کر جاگی تھی بلکہ نہایت ترقی یافتہ سرمائے دار ملکوں، برطانیہ اور فرانس کے حالات و واقعات سے بھی ابھری تھی۔ لائنLyons کے مزدوروں کی 1831 اور 1834 کی بے چینی، 1830 کے آخر میں برطانیہ کے محنت کشوں میں انقلابی تحریک کی لہر ___ ان سب نے 1842 میں اپنے نکتہ عروج پر پہنچ کر سیاسی کردار (چارٹزم) اپنا لیا۔ اسی طرح مزدوروں کے کچھ اور عملی اقدام بہت زیادہ سیاسی اہمیت کے حامل تھے۔ اسی وقت سے یورپ کے نہایت ترقی یافتہ ملکوں میں بورژوازی اور پرولتاریہ میں طبقاتی کشمکش کا واضح اجراء ہو گیا۔

نئے طبقہ یعنی پرولتاریہ کی جدوجہد میں شمولیت نے مارکس کو اکسایا کہ وہ نسبتاً نئے سماجی معاشی مسائل میں گہری دلچسپی لے۔ یوں اُس کی دلچسپی سوشلسٹ ادب میں بڑھی جو ان دنوں برطانیہ اور فرانس میں شائع ہوتا تھا۔ ری انشے زیئونگ میں کام کرنے، زندگی سے بے باکانہ نپٹنے، جرمنی کے عوام الناس کی مساعی دیکھنے اور دوسرے

ملکوں میں چلنے والی مزدور تحریکوں سے واقفیت حاصل کرنے کی وجہ سے نوجوان مارکس پر والہانہ اثرات مرتب ہوئے۔ بقول لینن، یہاں ہمیں مارکس میں مثالیت سے مادیت اور انقلابی جمہوریت سے کمیونزم کی طرف گریز کے عنوان نظر آتے ہیں۔ پروشیا کی حکومت ری انشے زیئونگ کے رجحان اور اس کے تیزی سے بڑھتے ہوئے اثرات سے خوفزدہ ہوگئی۔ اُس نے اخبار پر سنسرشپ کی پابندی سخت کردی اور آخرکار جنوری 1943 کو یکم اپریل 1943 سے اس کی ضبطی کی ڈگری دے دی۔ اس سال 17 مارچ کو اخبار کے حصے داروں کے عزائم سے اختلاف کرتے ہوئے جو اخبار کی پالیسی نرم کرنا چاہتے تھے، مارکس نے استعفیٰ دے دیا۔ اُس نے بیرون ملک جانے کا فیصلہ کرلیا۔ مقصد یہ تھا کہ باہر سے ایک انقلابی پرچہ شائع کیا جائے جو سرحدوں کے باہر سے جرمنی کے اندر بھیجا جائے۔ مارکس کے خیال میں اس پرچے کا مقصد ہر موجود پر بے رحمانہ تنقید تھا۔

جرمنی کو چھوڑنے سے قبل مارکس نے جینی وان ولسیٹ خیلن سے شادی کرلی جو اُس کی بچپن کی دوست تھی اور جس سے اُس کی منگنی اُس وقت ہوگئی تھی جب وہ سکول میں پڑھتا تھا۔ اُس نے 1843 کی گرمیاں اور خزاں کروزنیش میں گذاریں، جہاں اُس نے ہیگل کے فلسفۂ حق کا تنقیدی مطالعہ شروع کیا۔ ''ہیگل کے فلسفۂ حق پر تنقید'' نامی کتاب ہم تک ایک نامکمل مسودے کے روپ میں پہنچی۔ یہ کتاب مارکس کے نئے عالمی مادی نقطۂ نظر کی طرف رجحان کی نمائندگی کرتے ہوئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسا کہ اُس نے ہر موجود چیز پر بے رحمانہ تنقید کرنے کا کٹھن دعوی کیا تھا۔ مارکس نے اِس تنقید کا آغاز ایک ایسے سوال سے نپٹنے سے کیا جس سے اُس کا واسطہ ری انشے زیتونگ میں کام کرنے کے دوران پڑ چکا تھا۔ سوال تھا کہ ریاست اور معاشرتی زندگی کی مادی حالتوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے۔ اور یہ کس طرح ایک دوسرے پر انحصار کرتی ہیں اس سوال کا سائنسی جواب ریاست اور قانون کے متعلق ہیگل کے رجعت پسندانہ مثالی نظریات کا تنقیدی تجزیہ کرنے کے بغیر دینا ناممکن تھا۔ مارکس پہلی ہستی تھا جس نے یہ کام کیا۔ لیوڈوگ فیورباخ جس کے رشحات ہیگل کے عینینی فلسفے کے خلاف پیش کئے جاتے تھے (اور یہ مارکس کو مادیت کی طرف لے جانے میں مددگار بھی ثابت ہوئے تھے) وہ بھی مظاہرات قدرت کی وضاحت کرنے کی حد تک مادیت پسند تھا اور تاریخی اور سماجی رشتوں اور سیاست کی تفسیر کرتے ہوئے عینی بن جاتا تھا۔ مارکس نے جہاں فیورباخ کی تعریف کی کہ وہ پہلا مادیتی فلسفی تھا، وہیں اُس کی مادیت پرستی کی حدود اور ناہمواریوں کی بھی نشاندہی کردی ہے۔ فیورباخ سے امتیاز برتتے ہوئے مارکس نے مادی دنیا کا ایک مربوط اور مستحکم نظریہ استنباط کرنے پر زور دیا جو معاشرتی زندگی اور فطری زندگی دونوں پر محیط ہو۔

ہیگل کے فلسفۂ حق کے مطالعہ کے آخر میں وہ جن نتائج پر پہنچا وہ اُس نے بعد میں 'سیاسی معاشیات پر ایک تنقیدی مضمون کے پیش لفظ' میں بیان کر دئے۔ ''میری تحقیق نے مجھے اس نتیجے پر پہنچایا ہے کہ قانونی رشتے اور ریاست نہ تو خود سے وجود میں آ گئے، نہ انسانی دماغ کی نام نہاد عمومی ترقی سے ان کے ظہور اور ارتقا کو اخذ کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ زیادہ تر زندگی کے مادی حالات کی پیداوار ہوتے ہیں۔ جن رشتوں اور ضابطوں کے لب لباب کو ہیگل نے اٹھارہویں صدی کے انگریزوں اور فرانسیسیوں کی پیروی کرتے ہوئے 'سول سوسائٹی' کے نام پکارا ہے۔ اس سول سوسائٹی کے ڈانڈے بھی سیاسی معاشیات میں تلاش کرنے چاہئیں''۔

مارکس نے صرف مادیت کو سماجی مظاہر تک پھیلایا بلکہ اس نے مادیت کے نقطہ نظر کو مزید ترقی دی۔ جو اس کے پہلے میکانکی اور مابعد الطبیعاتی نوعیت رکھتی تھی۔

فیورباخ نے تو ہیگل کی جدلیات کو رد کر دیا تھا مگر مارکس نے اس پر تنقیدی نظر ثانی کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ ہیگل کا جدلیاتی طریقہ 'پر تعقل مغز' یعنی ارتقا کا نظریہ رکھتا تھا۔ ہیگل واقعات اور مظاہر کو ان کے باہمی روابط اور اتصال کی روشنی میں بطور ارتقا، تبدیلی اور مٹ جانے کے عمل دیکھتا تھا۔ اس کا مقصد یہ دکھانا تھا کہ اس عمل کی اساس میں تضادات کی کشمکش ہے۔ جدلیاتی طریق کار مابعد الطبعیاتی طریق کار کے زیادہ ترقی پسند تھا جو کہ دنیا کو اشیا کا اتفاقی اجماع قرار دیتا تھا جن کا آپس میں کوئی تال میل نہ ہو، جیسے یہ ساکت اور غیر متغیر اشیا ہوں۔ لیکن ہیگل کے طریق فلسفہ میں ایک بڑا نقص تھا کہ یہ مثالی تھا۔ ہیگل کا اعتبار یہ تھا کہ فطرت اور معاشرے کی نشوونما کا انحصار روح (تصور مطلق) کی بالیدگی پر ہے۔ ہیگل نے ہر شے کی الٹی تصویر دکھا کر خیال کے خود کے ارتقا کو حقیقی ترقی کا بدل پیش کر دیا۔ خیال کی خود ارتقائی جس کا مطلب تھا اشیا کی جدلیات کی بجائے خیالات کی جدلیات۔

مارکس نے اپنے فلسفے کی بنیاد سائنس اور خصوصاً قدرتی سائنس کے مجموعی مواد پر رکھی۔ اس نے ہیگل کی جدلیات کو مادیت کے ساتھ ملا کر ایک اکائی بنائی اور دنیا کو ایک کُلیت کی صورت میں نئی تشکیل دینے کی کوشش کی۔

مارکس کا مسودہ 'ہیگل کے فلسفہ حق پر تنقید' اور اس کی اس زمانے کی خط و کتابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مارکس اب وہ مارکس بن رہا تھا جس نے سوشلزم کی بنیاد ایک سائنس کے طور رکھی۔ جو جدید مادیت کا بانی تھا۔ اور جس کا مواد بے حد بارآور ثابت ہوا اور مادیت کی پیشرو ہستیوں کی نسبت بے نظیر حد تک جچا تلا ہے۔

اکتوبر 1843 کے آخر میں مارکس پیرس چلا گیا۔ فرانس کے دارالحکومت کی زندگی نے اس کو نئی آگہی اور سیاسی تجربے سے مالا مال کر دیا۔ وہ شہر کے نواح میں مزدوروں کی بستیوں اکثر جایا کرتا۔ اس نے انجمن عدل (یہ

جرمن مزدوروں اور کاریگروں کی ایک خفیہ جماعت تھی) کے لیڈروں اور فرانس کی بہت سی خفیہ تنظیموں کے رہنماؤں سے بھی رابطہ قائم کیا۔مگران میں سے کسی کا ممبر نہ بنا۔ یہاں اس نے فرانس کے خیال سوشلسٹوں آٹا نے کیبٹ، پیری لی روکس، لوئی بلینک اور پیری پرودھوں سے بھی شناسائی حاصل کی۔ آئزک ہائنے سے اس کی دوستی ہوئی اور روسی سوشلسٹوں، ایم، اے باکونن، وی، پی بوٹکن، اور دوسروں سے بھی آگاہی ہوئی۔

مارکس نے بورژوا سیاسی اقتصادیات پر ایک عظیم تنقیدی کتاب لکھنے کا ارادہ کیا۔اور اس نکتہ نظر سے سیاسی اقتصادیات کے کلاسیکل نمائندوں آدم سمتھ، ڈیوڈ ریکارڈو اور دوسرے ماہرین اقتصادیات کی تصانیف پڑھیں۔اس مطالعہ کا نتیجہ 1844 کے نامکمل 'معاشی فلسفیانہ مسودات' کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ بورژوا ماہرین معاشیات پر تنقید کرتے ہوئے مارکس نے سرمایہ دارانہ استحصال کے کچھ خدوخال اجاگر کئے۔اس نے ابتدائی خام مساواتی کمیونزم پر تنقید کی۔اس نے ہیگل کے فلسفے کا عمومی اور جدلیات کا تنقیدی تجزیہ کیا۔اس مسودے پر اب بھی فیورباخ کا اثر دکھائی دیتا ہے۔اس نے عظیم خیالی UTOPIAN سوشلسٹوں ہیزی سینٹ سائمن، چارلس فورئیر، رابرٹ اوون اور دوسروں کی کارکردگی کا بھی مطالعہ کیا۔خیالی سوشلسٹوں نے اگرچہ سرمائے داری معاشرے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا تھا مگر وہ اس کے ارتقا کے اصول وضع کرنے میں ناکام رہے۔وہ اس سماجی قوت کی نشاندہی بھی نہ کر سکے جو نئی سوسائٹی کی تعمیر میں ہراول دستے کا کردار ادا کر سکتی تھی۔

مارکس نے اٹھارہویں صدی کے آخر میں فرانس میں بپا ہونے والے بورژوا انقلاب کے مطالعہ میں بہت سا وقت صرف کیا۔اس نے خصوصاً اس واقعے کا تاریخی پس منظر دیکھا۔فرانسیسی مزدوروں کی زندگی اور جدوجہد سے تازہ آشنائی، بورژوا اقتصادیات کے تنقیدی مطالے اور خیالی سوشلسٹوں کی تحریروں نے مارکس کے عینیت سے مادیت اور انقلابی جمہوریت سے اشتراکیت کی طرف جانے کا فیصلہ دے دیا۔ مارکس کی زندگی میں یہ فیصلہ کن موڑ اس کے ڈچ فرانزو سیچے جار بوچر Deutsch- Franzosische Jahrbucher میں چھپنے والے مضامین سے واضع طور پر منعکس ہوتا ہے۔ یہ اخبار مارکس اور آرنلڈ روج کی ادارت میں فروری 1844 میں پیرس سے شائع ہوا۔اپنے ایک مضمون 'یہودیوں کا مسئلہ' میں مارکس نے ہیگل کے پیروکار برونو بائر کے قومی مسائل کے بارے میں عینی نظریات رکھنے پر تنقید کرتے ہوئے پہلی بار بورژوا انقلاب اور اشترا کی انقلاب کے بنیادی فرق کی واضع تعریف کی جو پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔اس کا مضمون 'ہیگل کے فلسفہ حق پر تنقید، ایک تعارف' اپنی گہرائی اور بصیرت کے لحاظ سے خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ جرمنی میں مذہب پر تنقید کی مثبت اہمیت قبول کرتے ہوئے

مارکس نے دیکھا کہ کس طرح ترقی پسند فلسفے کا کام مذہب کے خلاف جدوجہد سے ان خارجی حالات کے خلاف جدوجہد میں بدل گیا جو مذہب کو جنم دیتے ہیں، یعنی عرش پر تنقید کو دھرتی پر تنقید، مذہب کی تنقید کو قانون کی تنقید، اور دینیات پر نکتہ چینی کو سیاسیات پر نکتہ چینی کے روپ میں بدلنا ہے۔ مارکس نے زور دیا کہ تنقید نہایت موثر اور انقلابی ہونی چاہیئے اس نے لکھا کہ تنقید کا ہتھیار شمشیر وسناں کے ساتھ ہونے والی جدوجہد کی جگہ نہیں لے سکتا۔ مادی طاقت کا ردّ مادی طاقت ہی سے کیا جاسکتا ہے لیکن نظریہ جونہی عوام کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے، مادی قوت بن جاتا ہے۔

مارکس نے اپنے مادی نکتہ نظر کی اساس پر اس خیال کو فروغ دیا کہ نظریہ عوام کو اسی وقت اپنی گرفت میں لے سکتا ہے جب وہ ان کی واقعی ضروریات اور بنیادی تضادات کی عکاسی کرے۔ اس نے ثابت کیا کہ پرولتاریہ ایک ایسا طبقہ ہے جو اپنی صورت حال کی بنا پر ترقی پسند فلسفے کے انقلابی نظریہ کا علمبردار ہوسکتا ہے اور اسے ہونا بھی چاہیے۔ وہ کہتا ہے ''جیسا کہ فلسفہ پرولتاریہ کے وجود میں اپنا مادی ہتھیار پالیتا ہے اسی طرح پرولتاریہ کو فلسفے میں اپنا روحانی ہتھیار مل جاتا ہے''۔

اس طرح مارکس نے پرولتاریہ کے عالمی تاریخی کردار کا عظیم خیال پہلی بار تشکیل کیا۔ انسانیت کی فلاح کی آواز جو مارکس نے اس وقت اُٹھائی جب ابھی وہ سکول کا طالب علم تھا، اب اُس آواز نے نہایت مستحکم سرگرم اور انقلابی کردار کا روپ دھار لیا۔ انسانیت کی خدمت کا مقصد پرولتاریہ کی خدمت قرار پایا جو نہایت ترقی یافتہ اور اصولی طور پر انقلابی طبقہ تھا، جو خود کو اور تمام بنی نوع انسان کو جبر اور استحصال سے نجات دلانے کا اہل تھا۔

اس وقت سے لے کر آئندہ اس کی تمام توانائی اور ذہانت کی تمام ترقوتیں پرولتاریہ کی آبیاری کے لے وقف ہوگئیں جو کہ سب سے زیادہ ترقی پسند، مکمل انقلابی طبقہ ہے اور اس دنیا بھر کو انقلابی تبدیلی سے ہمکنار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ پرولتاریہ کے مطالبات کی عظیم جدوجہد میں مارکس کو فریدرک اینگلز کی شخصیت کے روپ میں ایک وفادار دوست اور کامریڈ مل گیا۔ پہلی بار وہ دونوں 1942 میں ملے جب اینگلز نے انگلینڈ جاتے ہوئے کولون میں اپنا سفر منقطع کیا اور ری انشے زیئونگ Rheinische Zeitung کے ادارتی دفاتر میں گیا۔ اینگلز کے انگلینڈ میں قیام کے دوران دونوں دانشوروں کے مابین خط وکتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ اینگلز نے ایک مقالہ سیاسی معاشیات پر تنقیدی مضامین لکھا جو ڈوشے فرانزوشے جیر بوچر ڈ Deutsch- Franzosische Jahrbucher میں شائع ہوا۔ جس سے سیاسی معاشیات میں مارکس کی دلچسپی دوآتشہ ہوگئی۔

اگست 1844 کے آخر میں اینگلز پیرس آیا جہاں ان دونوں ہستیوں کی یادگار ملاقات ہوئی اور ان عظیم مصلحوں کے نظریات میں مکمل ہم آہنگی پائی گئی۔ یہ ملاقات ان کے مابین تخلیقی ساجھے کا آغاز تھی، جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ لینن کے الفاظ میں پرانے قصوں میں دوستی کی نوع بنوع متاثر کن مثالیں ملتی ہیں (کارل مارکس اینگلز اور پرولتاریہ کی دوستی بھی تسلیم مگر) یورپی پرولتاریہ بجاطور پر کہہ سکتی ہے۔ کہ اس کی سائنس دو دانشوروں اور جانبازوں نے تخلیق کی جن کا رشتہ محبت قدماء کی انتہائی اثر انگیز انسان دوستیوں کو بھی مات کر دیتا ہے۔

مارکسزم کے اصولوں کی تفصیل

مزدوروں کی پارٹی کی بنیاد رکھنے کے لئے جدوجہد کا آغاز

پیرس میں دس دن کے باہمی قیام کے دوران مارکس اور اینگلز نے اپنی مشترکہ تصنیف ''مقدس خاندان یا برونو بائر اینڈ کمپنی کے خلاف تنقیدی تنقید پر تبصرہ'' شروع کر دی۔ اس تصنیف میں انہوں نے ہیگل کے نوجوانوں پیروکاروں بائر بھائیوں اور ان کے ہم خیال ساتھیوں کے عینی فلسفہ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ یہ تصنیف جس کا بیشتر حصہ مارکس نے لکھا تھا فروری 1845 میں شائع ہوئی۔ بائیرBauer بھائیوں اور ان کے ہم خیال ساتھیوں کا گمان تھا کہ صرف منتخب افراد ہی تاریخ کی تعمیر کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ مارکس اور اینگلز نے داخلی عینی نظریات پر تنقید کرتے ہوئے ایک ایسا مقالہ پیش کیا جو تاریخ مادیت کے بنیادی اصولوں میں سے ایک تھا۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ کی تعمیر کے سچے معمار ''ہیرو'' نہیں ہوتے بلکہ عوام الناس ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے عوام کے عظیم قافلے بڑھتے جا ہیں گے اور تاریخ عمل میں اپنے کردار سے آگاہ ہوتے جائیں گے۔ 'مقدس خاندان' میں انہوں نے نظریات کا ایک عمل اور مکمل نظام تشکیل دیا جس کا تعلق پرولتاریہ کے عالمی تاریخی مشن سے تھا۔ خیالی سوشلسٹوں کے برعکس (جو پرولتاریہ کو صرف بے بس اور مفلوک الحال لوگوں کا گروہ سمجھتے تھے) مارکس اور اینگلز نے محنت کش طبقہ میں وہ سماجی قوت دیکھی جو انقلاب برپا کر کے معاشرے کی کایاپلٹ اہلیت رکھتی تھی۔ پرولتاریہ کی تاریخی کردار کا نظریہ وہ بنیادی پتھر تھا جس پر سائنسی اشتراکیت کی عمارت کھڑی کی گئی۔ جیسا کہ لینن نے لکھا کہ ''مارکسی اصولوں میں بالخصوص بڑی بات یہ ہے کہ یہ سوشلسٹ

سماج کی تعمیر میں پرولتاریہ کے تاریخی کردار کو نمایاں کرتی ہے''۔اس تابناک دریافت نے سوشلزم کی مثالی ہیئت تبدیل کر کے اس کو سائنس کا روپ دیا اور اس کو پہلی بار مقرونی بنیادوں پر استوار کیا اور اس کی کڑیاں ابھرتے ہوئے انقلابی طبقوں سے ملا دیں۔''مقدس خاندان''میں جدید انقلابی دنیا کے منظر کا اصل پیش کیا گیا تھا، یعنی پرولتاریہ کا نظریہ۔

بہرحال مارکس اور اینگلز کے پیش کردہ نئے عالمی نقطہ نظر کو قبولیت کا درجہ دلوانے میں نہایت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔پہلی دو چند کاپیوں (نمبر ایک اور دو) کے بعد ڈیوچ فرانز سچے جار بوچر کی اشاعت بند ہوگئی۔اس کی بڑی وجہ مارکس اور بورژوا ریڈیکل آرنلڈ ریوج کے مابین ایڈیٹوریل بورڈ کے معاملے میں غایت درجہ اختلافات تھے۔ان اختلافات کے باعث ان کا اتحاد ٹوٹ گیا۔اور انہوں نے''ووروارٹس''Vorwarts میں نزاعی بحثیں شروع کر دی۔یہ ایک جرمن اخبار تھا جو سائی لیشیا کے پارچہ بافوں کی سرکشی کے ضمن میں جون 1844 میں پیرس سے شائع ہوا۔آرنلڈ ریوج کے خیال میں یہ سرکشی ایک اندھی اور احمقانہ بغاوت تھی۔دوسری طرف مارکس نے اس کی تعریف والہانہ انداز میں کی اور اس کو جرمنی میں پرولتاریہ کی جنگ قرار دیا اور اظہار انبساط کرتے ہوئے طبقاتی شعور کے ان عناصر کی طرف اشارہ کیا جن کا مظاہرہ پرجوش مزدوروں نے کیا تھا۔مارکس سے متاثر ہو کر اخبار نے پروشیا کی پالیسی کے برعکس کمیونسٹ پالیسی اختیار کرنی شروع کر دی۔

پروشیا کی حکومت کے دباؤ کے نتیجے میں مارکس اور سٹاف کے بہت سے دوسرے ساتھی فرانس سے نکال دئے گئے۔فروری 1845 میں اس نے برسلز (بلجیم) سکونت اختیار کر لی۔جب اسے یہ پتہ چلا کہ حکومت پروشیا اس کو قانونی طریقے سے پکڑ لینے کا ارادہ رکھتی ہے تو 1845 میں اس نے پروشیا کی شہریت ترک کر دی۔ اپریل 1845 میں اینگلز برسلز میں آیا۔وہ اپنی کتاب''انگلینڈ میں مزدور طبقہ کی حالت''مکمل کر چکا تھا جس میں اس نے انگریز مزدوروں کے تجربے کا لبالب بیان کیا تھا اور پرولتاریہ کے عالمی کردار کی اہمیت ثابت کی تھی۔اینگلز نے کہیں بعد میں برسلز میں مارکس کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا''جب اپریل 1845 کی بہار میں ہم پھر برسلز میں ملے، مارکس اس سے پہلے ہی اپنے تاریخی مادی نظریئے کے اہم خدوخال کی نشونما پوری طرح کر چکا تھا اور اب ہم اس نئے جیتے جاگتے انداز نظر کی وضاحت میں لگ گئے۔اس کو پھیلایا اور اس کو گوناگوں اطراف سے دیکھا۔

اس معاشرتی سائنس کی تمام تفصیلات کو انجام تک پہنچانے کے مقصد سے مارکس اور اینگلز نے ایک اور

باہمی تصنیف کا آغاز کر دیا۔''جرمن آئیڈیالوجی'' میں انہوں نے ہیگل کے مثالی فلسفے اور ہیگل کے نوجوان پیرو کاروں کی داخلی مثالیت کو موضوع بنایا اور اس پر بھرپور تنقید کی۔ فیور باخ کی مثالیت کے خلاف جنگ کی وجہ سے جہاں انہوں نے اس کو خصوصی اہمیت دی وہیں اس کی مادیت کو بے ربط خیالی اور مابعد الطبیعاتی قرار دیا۔اس کتاب میں بھی انہوں نے نیم بورژوا خیالی اور قدامت پسندان''سچے سوشلزم'' کے نظریئے پر تنقید کی۔''جرمن آئیڈیالوجی'' اپریل 1846 میں تقریباً مکمل ہوگئی تھی لیکن اس زمانے میں اس کے لئے کوئی پبلشر حاصل کرنا ناممکن ثابت ہوا۔بالآخر''جرمن آئیڈیالوجی'' کا پہلا مکمل ایڈیشن یو۔ایس۔ایس۔آر میں 1932 میں جرمن زبان میں شائع ہوا۔1933 میں اس کا روسی ترجمہ بھی آ گیا۔

''جرمن آئیڈیالوجی'' میں تاریخی مادیت کے عمومی خدوخال تشکیل دیئے گئے ہیں۔ مارکس کی اس عظیم دریافت نے دنیا کی تاریخ کو سمجھنے میں بنیادی تبدیلی پیدا کر دی اور انسانی شعور میں خوش آئند انقلاب بپا کیا۔اس دریافت نے تاریخ کو باقاعدہ سائنس بنا دیا۔مارکس اور اینگلز نے مادی اقدار کی پیداوار اور معاشرے کی مادی زندگی کی صورت احوال کو تاریخی عمل کی بنیاد بتایا۔''جرمن آئیڈیالوجی'' میں پہلے انہوں نے سماجی اقتصادیات کی ساخت کے اصول بیان کئے۔انہوں نے معروضی قانون کو کھول کر بیان کیا جو تاریخی عمل پر حاوی ہے اور ثابت کیا کہ کسی بھی طرحِ پیداوار کی جگہ اگلے طرحِ پیداوار آنے کی وجہ تاریخ کے معروضی قوانین ہیں۔انہوں نے دکھاتا کہ قبایلی، غلامانہ، جاگیردارانہ اور بورژوا معاشروں ایک کے بعد آئے۔اسی ارتقا کی بنا پر جو کہ ان معروضی قوانین کی بنیاد پر ہوتا ہے انہوں نے بتایا سرمایہ داری دور بھی ختم ہو کر رہے گا۔اس طرح انہوں نے سوشلزم کی لازمیت کو ثابت کیا۔ جیسے جاگیرداری کی جگہ سرمایہ داری نے لے لی، اسی طرح سرمایہ داری معاشرے کی جگہ نیا نظام یعنی سوشلزم آ کر رہے گا۔اس کتاب میں مارکس اور اینگلز نے سوشلزم کی تعلیم کی بنیادیں رکھتے ہوئے مخالفانہ طبقاتی معاشروں میں محرک قوت طبقاتی کشمکش کو قرار دیا اور تاریخی ارتقا کا ذریعہ بتایا۔سرمایہ داری سے سوشلزم میں تبدیلی کے لئے پرولتاریہ کی طبقاتی کشمکش اور سوشلسٹ انقلاب ضروری حالتیں ہیں۔کسی بھی اقتدار کے خواہشمند طبقے کی طرح پرولتاریہ کو سرمایہ داری نظام کا تختہ الٹنے کے لئے پہلے لازماً اپنے لئے سیاسی قوت حاصل کرنا ہوگی۔

''جرمن آئیڈیالوجی''،مستقبل کے کمیونسٹ معاشرے کے کچھ خدوخال کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ خیالی سوشلسٹوں کے برعکس، مارکس اور اینگلز کی نظر میں کمیونزم کسی خوبصورت مستقبل کا بے معنی اور تصوراتی خواب نہیں

تھا بلکہ معروضی اور تاریخی طور پر مشروط مقصد تھا جو انقلابی عمل کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا تھا۔ فیور باخ کی مجہول اور تصوراتی طور پر تجویز کردہ مادیت پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے انقلابی نظریئے اور عمل کے ناقابل شکست رشتے پر خصوصی زور دیا۔ جیسا کہ فعال نظریہ تغیر پذیری ہی کا نام ہے، مارکس نے 1845 میں فیور باخ پر جو مقالہ لکھا اس میں یہ خیال نہایت وضاحت سے بیان کیا۔ ''فلاسفروں نے محض طرح طرح سے دنیا کی تشریح کی ہے، اصل کام اس میں تبدیلی لانا ہے۔''

جرمن آئیڈیالوجی کمیونزم کی فلسفیانہ بنیادیں استوار کرنے، جدلیاتی مادیت تشکیل کی دینے میں نشان راہ ثابت ہوئی۔ سائنسی کمیونزم انسانی فکر کی عظیم کامیابیوں میں سے ایک ہے۔ اس شاندار دریافت نے فلسفے کو سائنس میں بدل دیا جس میں فطرت، معاشرہ اور فکر انسانی کی نشوونما کے معروضی قوانین واضح طور پر منعکس ہیں۔ مارکسزم کا فلسفہ جو واحد سائنسی فلسفہ ہے، اس دنیا کو پہچاننے کا ذریعہ اور اس کو بدلنے کا موثر ہتھیار ہے۔

انقلابی نظریئے کو فروغ دینے کے لئے، مارکس اینگلز نے جدوجہد کی کہ اس کو محنت کش عوام میں مقبول بنایا جائے تاکہ پرولتاریہ اپنی جدوجہد کے مقاصد اور ذرائع کے شعور سے مسلح ہو جائے۔ اس سمت میں پہلا قدم 1846 میں برسلز میں کمیونسٹ ربط وضبط کمیٹی کی بنیاد رکھنا تھا۔ جس میں کارل مارکس اور اینگلز کے علاوہ ان کے دوستوں اور ساتھی مفکروں _ ول ہیلم ولف، ایڈگر ویسٹ فیلن، جوزف وے، ڈیمیر، فرڈیننڈ ولف، بلجیم کا کمیونسٹ زیگو اور کئی دوسرے نام شامل تھے۔ اس سے پہلے 1846 کے وسط میں برسلز کمیٹی، انگریز اصلاح پسندوں Chartists، حق پسند لیگ لندن کے رہنماؤں _ اس لیگ کی پیرس کی شاخوں، اور جرمنی میں بہت سے کمیونسٹ گروہوں سے رابطہ قائم کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ مارکس اور اینگلز نے سوشلسٹوں کو اکٹھا کرنے کے لئے سخت محنت کی اور مختلف ملکوں کے محنت کشوں کو سائنسی کمیونسٹ نظریہ کی بنیاد پر آگے بڑھایا۔

نیا انقلابی نظریہ مزدور عوام میں صرف اسی صورت میں فروغ پا سکتا تھا کہ وہ کسی قسم کا سمجھوتہ کئے بغیر ان بورژوا نظریات کے خلاف جنگ جاری رکھتے جو اس سرمایہ داری نظام میں ڈگمگا رہے تھے۔ محنت کش عوام کو نیم بورژوا سوشلزم اور کمیونزم کی ان گنت مروجہ قسموں کا بھی سامنا تھا جس نے ان کی توجہ طبقاتی جنگ کی بجائے خیالی پیکروں پر مرکوز کر رکھی تھی۔ ان دنوں خیالی کمیونزم کے حامیوں کا ایک اہم ترجمان ول ہیلم ویٹلنگ تھا۔ 1846 میں ویٹلنگ برسلز آیا۔ مارکس اور اینگلز نے اس کی مدد کرنے کی بہت کوشش کی کہ وہ اپنے بے ڈھب نظریات چھوڑ دے اور سائنسی کمیونزم کا وقوف حاصل کر لے لیکن ان کی کوششیں بیکار گئیں اور ویٹلنگ سے تعلق

توڑنا ناگذیر ہوگیا۔ ویٹلنگ کے خام مساواتی اور خیالی کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے علاوہ وہ مارکس اور اینگلز نے ''سچے سوشلزم'' پر شدید تنقید کی۔ برسلز کمیٹی کے مراسلات اور گشتی چٹھیوں میں انہوں نے کے گرون، ایم کریج، ایم ہیس اور دوسرے ''سچے سوشلزم'' کی قلعی کھول دی جس کا منشا محبت اور بھائی چارے کی سکرین گھول کر پرولتاریہ اور بورژوازی کے درمیان مخالفت کو ٹھنڈا کرنا اور ان میں مصالحت کروانا تھا۔ اس سلسلے کی ایک اہم دستاویز ''کریج کے خلاف گشتی چٹھی'' ہے جو انہوں نے مئی 1846 میں لکھی۔ اس میں مارکس اور اینگلز کی وہ جدوجہد جھلکتی ہے جو انہوں نے ''سچے سوشلزم'' کے خلاف کی۔ انہوں نے پرودھوں کے خلاف بھی ایک ناقابل مصالحت جنگ کا آغاز کیا۔ اس سے پہلے دسمبر 1846 میں پ وی اینکوف کو ایک خط لکھتے ہوئے مارکس نے پرودھوں کے الجھے ہوئے مثالی اور کم نظر مصلحانہ نظریات پر تنقید کی اور اپنے تاریخی مادی تصورات کا اجمالی خاکہ دیا۔ مارکس نے 1847 میں ''فلسفے کا افلاس'' میں جو اس نے پرودھوں کے ''افلاس کا فلسفہ'' کے جواب میں لکھی، پرودھوں کے نظریات کو بالتصریح تنقید کا موضوع بنایا۔

''فلسفے کا افلاس'' Poverty of Philosophy سائنسی کمیونزم، جدلیاتی اور تاریخی مادیت اور فلسفے کی بنیادوں کی نشو ونما کے لئے ایک اور سنگ میل کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس مقالے میں جدلیاتی اور تاریخی مادیت کا مضمون پہلی بار کتابی صورت میں سامنے آیا۔ اس میں مارکس نے بورژوا سیاسی اقتصادیات پر (جو اس نے پیرس میں شروع کی تھی) تنقیدی نظر ثانی کی اور اس کے اولین نتائج بھی شامل کر لئے۔ ''فلسفے کا افلاس'' میں مارکس نے بورژوا سیاسی معاشیات کے تمام بنیادی نقائص آشکار کئے جن میں باور کرایا گیا تھا کہ سرمایہ داری نظام اور اس کے اقتصادی قوانین دائمی اور غیر متغیر ہیں۔ بورژوا ماہرین اقتصادیات اور ان کے پیروکار پرودھوں کے برعکس مارکس نے سیاسی معاشیات کے مختلف درجوں کو معاشرتی رشتوں کا نظریاتی اظہار جانا۔ یہ تاریخ کے ساتھ ساتھ بدل جانے والے سلسلے تھے جنہیں انہیں حالات کے ساتھ ختم ہونا تھا جن کے تحت وہ وجود میں آئے تھے۔ سرمایہ داری کو 'بہتری' دینے کے لئے پرودھوں کی تراکیب کی قلعی کھولتے ہوئے مارکس نے سائنسی طور پر ثابت کیا کہ استحصال، مفلسی اور بحران سرمایہ داری کے اٹوٹ انگ ہیں اور ان سے نجات پانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ سرمایہ داری طریق پیداوار کو ختم کر دیا جائے۔ مارکس نے مزدوروں کی معاشی جنگ اور سیاسی جدوجہد کی پیداواری عمل سے بھرپور ہم آہنگی کی انتہائی اہمیت واضح کی اور پرولتاریہ کہ طبقاتی جنگ کے اولین داؤپیچ کا خاکہ پیش کیا۔

''فلسفے کا افلاس'' اور ان خطبات میں جو اس نے برسلز کے مزدوروں کو دسمبر 1847 میں دئے، مارکس نے

اپنی سیاسی معاشیات کو چند اہم مضامین صورت پذیر کئے ۔ یہ خطبات 1849 میں نیو نشے زیتونگ میں ’مزدوری اور سرمایہ‘ کے نام سے شائع ہوئے۔ اس کام میں اس نے کئی سال تک محنت کی ۔ سرمایہ داری معاشرے کی معاشیات کا تفصیلی مطالعہ، مزدور طبقے کی جدو جہد کے وسیع تجربے سے اخذ کئے گئے نتائج، ان سب نے مارکسی معاشی نظریات کو سائنسی شکل دی۔

مارکس اور اینگلز نے کوئی سمجھوتہ کئے بغیر جو غیر متزلزل جدو جہد ’’سچے سوشلزم‘‘ ویٹ لنگ نوم، پرودھوازم اور دوسرے نیم بورژوا نظریات اور رجحانات کے خلاف کی اس نے ترقی پسند مزدوروں کو سائنسی سوشلزم کا شعور حاصل کرنے میں بہت مدد دی۔ فروری 1847 کو ’’انصاف لیگ‘‘ کی قیادت نے مارکس اور اینگلز کو دعوت دی کہ وہ اس میں شام ہو جائیں اور اس کی تنظیم نو میں مدد دیں۔ اس میں اب صرف جرمن مزدور اور کاریگر ہی نہیں بلکہ بلکہ دوسری قومیتوں کے مزدور بھی حصہ لے رہے تھے۔ مارکس اور اینگلز نے حامی بھر لی۔ اس لیگ کا ایک اجتماع جون 1847 لندن میں منعقد ہوا جس میں پیرس کی شاخوں نے اینگلز کو اپنا مندوب بنا کر بھیجا۔ جبکہ برسلز کی شاخوں نے دل ہیلیم ولف کو نامزد کیا۔ اس اجتماع میں انصاف لیگ کی تنظیم نو انتہا پسندانہ بنیادوں پر کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جب سے لے کر یہ ’’کمیونسٹ لیگ‘‘ کے نام سے مشہور ہوئی۔ پرانے مقولے ’’سب انسان بھائی بھائی ہیں‘‘ کی جگہ مارکس اور اینگلز کے ایما پر ’’تمام دنیا کے محنت کشو، ایک ہو جاؤ!‘‘ کا دستور العمل اپنا لیا گیا۔ جب سے لے کر یہ نعرہ پرولتاریہ کے عالمی اصول کی ترجمانی کر رہا ہے۔ اور سرمایہ دارانہ غلامی کے خلاف پرولتاریہ کہ جدو جہد میں ان کا مقبول نعرہ رہا ہے۔ کمیونسٹ لیگ کے اصولوں کے پہلے پیراگراف میں جو اینگلز نے تیار کیا تھا۔ پرلتاری تحریک کے مقاصد کی وضاحت مختصر اور صاف انداز سے کر دی گئی ہے، ’’لیگ کا مقصد بورژوازی کا خاتمہ ہے۔ پرولتاریہ کی حکومت قائم کرنا ہے۔ بورژوا معاشرہ جس کی بنیاد طبقاتی دشمنی پر ہے، اس کا خاتمہ ہے۔ نیز اس کا مقصد ایک نئے معاشرے کی تشکیل ہے جو طبقاتی اونچ نیچ اور نجی ملکیت سے پاک ہو۔‘‘

کمیونسٹ لیگ میں کام کرنے کے علاوہ مارکس اور اینگلز نے برسلز میں ایک ’’جمہوری مجلس‘‘ کے قیام میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا جس کا مقصد بین الاقوامی جمہوریت کو متحد کرنا تھا۔ مارکسزم کے بانیوں کا خیال تھا کہ ہر ترقی پسندانہ جمہوری تحریک کی حمایت کرنا پرولتاریہ کا فرض ہے۔ دُسچے برسلز زیتونگ Deutsche Brusseller zeitung جو ان کے زیر اثر تھا، جمہوری اور اشترا کی پراپیگنڈے کا ترجمان بن گیا۔ اس میں انہوں نے چند مضامین اس نقطہ نظر کے تحت شائع کئے کہ جرمن مزدوروں کو بورژوا جمہوری انقلاب کے لئے تیار کیا جائے جو ان

دونوں جرمنی میں پنپ رہا تھا۔ان محنت کشوں پر واضح کیا گیا کہ اس کو آخری منزل ہرگز نہ سمجھ لیں بلکہ پرولتاریہ انقلاب کے لئے لازمی شرط خیال کریں ۔ان کے اس دور کے مضامین میں 'مستحکم انقلاب' کے ابتدائی نظریات پائے جاتے ہیں جنہیں بعد میں انہوں نے مفصل شکل دی۔ مارکس اور اینگلز نے کمیونسٹ لیگ کے دوسرے اجتماع کی تیاریوں کو بہت اہمیت دی اور اس پر تمام تر توجہ مرکوز کردی ۔ یہ کانگرس نومبر کے آخر اور دسمبر کے شروع میں 1847 کولندن میں ہوئی ۔اس میں لیگ کے اصولوں کو حتمی طور پر قبول کرلیا گیا اور اس کے پروگرام پر بحث کی گئی ۔ بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ جن اصولوں کی حمایت مارکس اور اینگلز نے کی تھی انہیں متفقہ راے سے اختیار کرلیا گیا۔ اورانہیں ایک منشور تیار کرنے کا کام بھی سپرد کیا گیا۔

انہوں نے اپنے قیام لندن سے فائدہ اٹھائے ہوئے ''اصلاح پسندوں' Chartists' سے اپنے رابطے مضبوط کئے ۔جب وہ دونوں لندن گئے ۔اینگلز نے 43_1842 اور مارکس نے 1945 میں اصلاح پسندوں اور اشتراکیوں سے بھی اپنے تعلقات کو وسعت دی اور پولینڈ میں بغاوت 1830 کی سالگرہ کے موقع پر بین الاقوامی اجتماع میں شرکت کی ۔اس اجلاس میں مارکس نے پرولتاریہ کی ہمہ گیریت کے نظریہ کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ صرف پرولتاریہ کی فتح ہی محکوم قوموں کو آزادی دلواسکتی ہے اور تمام بین الاقوامی جنگوں کو موقوف کرسکتی ہے اور اس طرح قوموں میں حقیقی بھائی چارے کی بنیادیں رکھ سکتی ہے۔اینگلز نے اپنی تقریر میں اس مسئلے کو آگے بڑھایا جو بعد میں قومی سوال پرولتاریہ کا رہنما اصول بن گیا۔اس نے کہا کہ ''کوئی قوم آزاد نہیں ہوسکتی جو دوسری قوموں پر جبر روا رکھتی ہے''

''کمیونزم کا منشور'' (کمیونسٹ مینی فیسٹو) مارکس اور اینگلز کا لافانی کارنامہ، فروری 1848 میں لندن سے شائع ہوا۔کمیونسٹ پارٹی کے منشور، یعنی سائنسی کیمونزم کے پروگرام کی شکل میں پہلی بار پرولتاریہ کے انقلابی نظریے کا بچا تلا اور واضح اظہار ہوا۔جیسا کہ لینن نے لکھا ''اس کتاب میں دنیا کے نئے تصور کی نقش گری کی گئی، اور بااصول مادیت ___ جس میں معاشرتی زندگی کا تانا بانا بھی شامل ہے، جدلیات ___ جو ترقی کا نہایت جامع اور عمیق عقیدہ ہے، طبقاتی جنگ کا اصول ہے اور پرولتاریہ کے عالمی، تاریخی اور انقلابی کردار کا نظریہ ہے، نئی کمیونسٹ سوسائیٹی کے تخلیق کرنے والوں نے یہ سب کچھ اس کتاب میں فلسفیانہ وضاحت اور غیر معمولی ذہانت کے ساتھ بتادیا''۔مجموعی طور پر یہ منشور سائنسی طریقے سے ثابت کرتا ہے کہ پرولتاریہ انقلاب کے نتیجے میں سرمایہ داری نظام کی تباہی اور اس کی جگہ ایک نئے غیر طبقاتی معاشرے کا قیام ناگزیر ہے اور تاریخی طور پر پرولتاریہ کی

سیاسی بالا دستی کا نفاذ ہو کر رہے گا۔

مارکس اور اینگلز نے ثابت کیا کہ جب سرمایہ داری معاشرے میں پیداواری رشتے پیداواری قوتوں کی نشو و نما کے لئے بڑھتے بڑھتے نا قابل برداشت زنجیریں بن جاتے ہیں تو بورژوازی پیداوار کے وسیلوں یعنی نجی ملکیت کا دفاع کرنے کے لئے (یہ درست ہے کہ تاریخی طور پر جاگیرداری کے مقابلے میں وہ کبھی ترقی پسند بھی تھی)بورژوازی ترقی پسندانہ سے بدل کر قدامت پسند طبقہ بن جاتی ہے۔ یہ گویا انسانیت کے لئے عظیم نظام کمیونزم کے راستے میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔

پرولتاریہ کے عالمگیر تاریخی کردار کے نظریئے کو آگے بڑھاتے ہوئے مارکس اور اینگلز بتاتے ہیں کہ محنت کش طبقہ سرمایہ داری کو ختم کر کے رکھ دے گا۔ پرولتاریہ انقلاب آئے گا اور بورژوا نظام زوال پذیر ہو کر رہے گا۔ یہ منشور کمیونسٹ پارٹی کی کامیاب جدوجہد اور فتح کے لئے شرط ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ یہ پارٹی محنت کش طبقہ انتہائی مستقل اور ترقی پسند گروہ ہے۔ اس سے مزید پتہ چلتا ہے کہ کمیونسٹ دوسرے مزدوروں کی نسبت مناسب صورت حال میں ہیں کہ وہ انقلابی نظریے سے مسلح ہیں جو انہیں پرولتاری تحریک کی ترقی اور استقلال کی حالتوں کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔ مارکسزم کے بانیوں نے ان تہمتوں اور برائیوں کی قلعی کھولتے ہوئے جو کمیونسٹوں کے آدرشوں اور ارادوں کے بارے میں بورژوازی نے پھیلا رکھی تھیں،منشور میں بتایا کہ پرولتاری پارٹی کے حقیقی مقاصد میں بورژوازی کی بالا دستی کا خاتمہ اور پرولتاریہ کا سیاسی اقتدار حاصل کرنا ہے۔ مارکس اور اینگلز نے کہا ''پرولتاریہ اپنی سیاسی برتری، بورژوازی سے بتدریج تمام سرمایہ چھین لینے کے لئے استعمال کرے گی تاکہ پیدوار کے تمام اوزار ریاست کے ہاتھوں میں یکجا ہو سکیں یعنی وہ پرولتاریہ کو حکمران جماعت کے طور پر منظّم کرے گی تاکہ پیداواری طاقتوں کی تعداد میں ہر ممکن تیزی سے بڑھ سکے''۔ یہ نظریہ ریاست کے بارے میں مارکسزم کے ایک نہایت شاندار تصور کی تشریح کرتا ہے: ''ریاست کا مطلب ہے، حکمران جماعت کے طور پر منظّم پرولتاریہ''۔ بقول لینن اس کا مطلب ہے ''پرولتاریہ کی آمریت''۔ پرولتاریہ کی آمریت کا درس مارکسزم کا بنیادی عنصر ہے۔جس کی روشنی میں سوشلسٹ فکر کی نشو و نما ہوئی اور سیاسی معاشیات اور فلسفے میں حقیقی انقلاب بپا ہوا۔ مارکسزم کی ابتدا ہوئی تو پہلے سوشلزم کو محنت کشوں کی تحریک سے وابستہ کرنے کی شرائط تخلیق کی گئیں۔ پرولتاریہ کے لئے سرمایہ داری کی غلامی سے نجات پانے کی جدوجہد میں مارکس کا نظریہ ہی پرولتاریہ کا ہتھیار ہے۔

مینی فیسٹو میں مارکس اور اینگلز نے پرولتاری انٹرنیشنل ازم کے اصول کی گہرائی کے ساتھ تشریح کی ہے۔

پرولتاریہ کی حکومت قومی سطح پر ظلم کا خاتمہ کر دے گی اور انسانوں کو ان جنگوں سے بچائے گی جو لوٹ مار کے لئے کی جاتی ہیں۔ مینی فیسٹو نئے معاشرے کی برتری اور خوبصورتی کی نشان دہی کرتا ہے۔ سرمایہ داری کے رہنما اصولوں کے مطابق جو کوئی کام کرتا ہے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا، اور جو کوئی ساری دولت ہتھیا لیتا ہے کوئی کام نہیں کرتا۔ اس کے برعکس کمیونسٹ معاشرے میں محن مزدور کی زندگی کو بہتر بنانے، اسے اعلیٰ شکل دینے اور آسان بنانے کا ذریعہ ہے۔

مینی فیسٹو میں جہاں مارکس اور اینگلز نے کمیونسٹوں کے آئندہ لائحہ عمل کے بارے بات کی، وہیں انہوں نے اس وقت کے مختلف اقسام کے سوشلزم کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ یہ جملہ اقسام درست کمیونسٹ سوچ کے عوام میں پھیلنے اور پرولتاری پارٹی کے قیام کی راہ میں رکاوٹ تھے۔ مینی فیسٹو میں کمیونسٹوں کے پروگرام کو سائنسی طور پر ثابت کرنے کے علاوہ پرولتاری پارٹی کے نظریاتی حربوں کا تفصیل بھی دی گئی ہے۔ ان حربوں کی نظریاتی تشکیل کچھ اس طرح سے ہے:

کمیونسٹ مزدور طبقے کے فوری مقاصد اور مفادات کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ وہ اس تحریک کے مستقبل بھی ذہن میں رکھتے ہیں۔ مارکسزم کے فلسفے کے بانیوں نے کمیونسٹوں کو سکھایا کہ وہ ہر ترقی پسند اور انقلابی تحریک کی حمایت کریں جو رجعت پسندانہ سماجی اور سیاسی نظام کے خلاف ہو۔ مینی فیسٹو کا اختتام پرولتاری انقلاب بپا کر دینے کی دعوت پر ہوتا ہے۔ ''حکمران طبقوں کو کمیونسٹ انقلاب کے خوف سے کانپنے دو۔ پرولتاریہ کے پاس سوائے اپنی زنجیروں کے گنوانے کے اور کچھ نہیں۔ انہیں ایک عالم فتح کرنا ہے۔ دنیا بھر کے مزدور، ایک ہو!''

مزدور طبقے کے لئے لکھا جانے والا یہ شاہکار لوگوں کے دلوں میں انقلابی جذبہ بیدار کر دیتا ہے۔ یہ نہ صرف مارکس اور اینگلز کے تخلیقی کام کی معراج تھی بلکہ یہ پرولتاری اور انقلابی نظریہ سازی میں اہم ترین پیش رفت بھی تھی۔

مینی فیسٹو ہرگز تخلیق نہ کیا جا سکتا اگر نئے انقلابی طبقہ، یعنی پرولتاری اپنی ارتقا پذیر شکل میں سامنے نہ آتا، اور اگر سرمایہ دارانہ دور کے اندرونی تضادات واضح شکل میں موجود نہ ہوتے۔ مارکسزم کا ظہور پذیر ہونا اور اس کا ارتقا مزدور طبقے کے سیاسی تجربے کی وجہ سے ہے۔ اس کے نظریاتی سرچشمے اٹھارویں صدی کا کلاسیکل جرمن فلسفہ، انگریزی سیاسی معاشیات اور فرانسیسی سوشلزم ہیں۔ ''ہر وہ چیز جو انسانی ذہن نے تخلیق کی تھی، مارکس نے اسے مزدور طبقے کی تحریک کے حوالے سے نئی شکل دی، اس پر تنقید کی اور وہ نتائج اخذ کئے جو انسانیت کو اعلیٰ درجے پر لے

جانے کے لئے ضروری تھے۔اس سے پہلے یہ نتائج بورژوا محدودات اور تعصّبات کی وجہ سے لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہے۔ مارکس سائنسی نظریہ میں بہترین اور اعلیٰ فکر کا وارث تھا اور اس نے اس نظریہ کو موجود حالات کے مطابق مزید ترقی دی، حتیٰ کہ یہ سب سے ترقی پسند اور انقلابی نظریہ بن گیا۔

اینگلز نے ہمیشہ یہ بات زور دے کر کہی کہ اس انقلابی تعلیم کو فروغ پانے میں جو عظمت اور شہرت حاصل ہوئی وہ مارکس کی وجہ سے ہے۔ اس نے لکھا کہ ''ہم دوسرے ساتھی بھی نہایت مستعد تھے لیکن وہ انتہائی ذہین شخصیت (جینیئس) تھا۔اس کے بغیر ہمارا نظریہ اس سطح تک نہ پہنچ پاتا جس مقام پر آج وہ ہے۔اس لئے یہ نظریہ اس کے نام کا روشن نشان ہے۔''

3

1848 -49 کی انقلابی جنگیں

مارکسزم نے سائنس کی شکل اختیار کر لی اور انقلابی عمل سے قریب تعلق قائم کر لیا۔ مارکس اور اینگلز نے عوام الناس کو نہ صرف سکھایا بلکہ ان سے کچھ سیکھا بھی۔ مارکسزم کی نشو و نما کے لئے یہ انقلابی دور اپنے خاص طور پر بار آور ثابت ہوئے۔عوام الناس کے یہ تاریخی تعمیری عمل کے متلاطم دور، معاشرے کی تاریخ میں نہایت اہم اور فیصلہ کن نقطۂ انقلاب تھے۔

منشور کا ظہور انقلاب فرانس سے ہم آہنگ تھا۔ یہ بورژوا انقلاب تھا جو فرانس میں فروری 1848 میں برپا ہوا اور اس کی گونج یورپ کے دوسرے ملکوں میں بھی سنائی دی۔ بلجیم گورنمنٹ بڑھتی ہوئی انقلابی تحریک کو دیکھ کر ڈر گئی اور مارکس کو گرفتار کر کے ملک بدر کر دیا۔ وہ انقلابی جدوجہد میں حصہ لینے لئے لئے پیرس کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہاں آنے کے بعد مارکس نے لندن اور برسلز کی کمیٹیوں کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے کمیونسٹ لیگ کی سنٹرل کمیٹی کی تنظیم نو کی جس کا وہ چیئر مین منتخب ہوا۔ مارکس اور اینگلز کے علاوہ اس کے لئے کے سکیپر، ایچ بائر، جے مول اور ڈبلیو ولف بھی منتخب ہوئے۔

مارکس اور اس کے ساتھیوں نے جرمن شاعر ہروے کی کڑی مخالفت کی جو جرمنی پر حملہ کرنے کی نیت اور

قوت بازو سے انقلاب کرنے کے لئے پیرس میں ایک جرمن فوجی گروہ تیار کر رہا تھا۔ ''انقلاب کی برآمد'' کے مبہم جویانہ خیالات کو رد کرتے مارکس نے جرمن مزدوروں (جن میں کمیونسٹ لیگ کے ممبر بھی شامل تھے) زور دیا کہ وہ ایک ایک کر کے جرمنی واپس جائیں اور انقلابی جدوجہد کے لئے عوام کی تنظیم کریں۔

جرمنی میں انقلابی ہنگامے سے متعلق مارکس اور اینگلز ایک اہم دستاویز ''کمیونسٹ پارٹی کے مطالبات'' مارچ 1848 میں تیار کی۔ کمیونسٹ لیگ کی نیوسنٹرل کمیٹی نے یہ مطالبات اپنا لئے اور بعدازاں تمام جرمنی میں مشتہر کر دیے۔ اس دستاویز نے جرمنی میں انقلاب کے بنیادی کاموں کی ایک شکل پیش کر دی: ایک واحدہ جمہوریہ جرمنی کا قیام، ہمہ گیر رائے دہندگی، تمام عوام کو مسلح کرنا، تمام جاگیردارانہ واجبات اور خدمات کی منسوخی، شہزادوں کی جاگیروں اور تمام دوسری جاگیر دارانہ عمل داریوں کو قومی ملکیت میں لینا اور کوئلے کی کانوں، ریلوے اور دوسرے ذرائع رسل ورسائل کو قومی ملکیت میں لینا، انکم ٹیکس کا ایک ترقی پسندانہ طریقہ رائج کرنا، گرجے وغیرہ کے ادارے معطل کرنا۔

کمیونسٹ لیگ کے سیاسی مقاصد میں مندرجہ ذیل مطالبات بھی شامل تھے۔ 38 بڑی، چھوٹی اور ننھی منی ریاستوں کو مدغم کر کے جرمن کی سیاسی اور اقتصادی ناہمواری کا سدباب کرنا، جاگیرداری کی تمام باقیات کا قلع قمع کر کے، بورژوا جمہوری انقلاب کی فتح اور سوشلزم کے لئے پرولتاریوں کی نتیجہ خیز جدوجہد کے لئے نہایت موافق حالات پیدا کرنا۔

اپریل 1848 کے آغاز میں مارکس، اینگلز اور ان کے قریبی ساتھی پیرس چھوڑ کر جرمنی چلے گئے جو ان دنوں انقلاب کا مرکز بنا ہوا تھا۔ انہوں نے کولون میں اپنی تنظیم بنانے کا فیصلہ کیا جو صوبہ رائن کا مرکز تھا۔ یہ جرمنی کا نہایت ترقی یافتہ علاقہ تھا جہاں مزدوروں کی وافر تعداد موجود تھی۔ اور یہاں کے قانون نے پریس کو کافی آزادی دے رکھی تھی۔ مارکس کا ارادہ تھا کہ یہاں سے ایک انقلابی روزنامہ جاری کیا جائے۔

اپنا اخبار جاری کرنے کی ضروری تیاری کے دوران مارکس نے سیاسی میدان میں بھی نہایت مستعدی سے کام کیا۔ اس سے پہلے جب وہ پیرس میں تھا اس نے مینز کے کیمونسٹ ممبروں کے ذریعے ابتدائی اقدام کئے تھے۔ اور کہا تھا کہ مزدوروں اور ان کی مختلف انجمنوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے اور جرمن پرولتاریہ کی ایک عوامی سیاسی تنظیم بنائے جائے۔ کولون میں آنے کے بعد اس نے لیگ کے بہت سے ممبروں کو بھیجا کہ وہ آئینی مزدور انجمنوں کی شاخیں منظّم کریں لیکن انہیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان دنوں میں سیاسی طور پر غیر متحد اور

اقتصادی طور پر پسماندہ جرمنی، جہاں بڑے پیانے کی صنعت ابھی ترقی پذیر تھی، دستکاری رائج تھی اور مزدور طبقہ ابھی بہت کمزور، غیر منظّم اور سیاسی طور پر ناپختہ تھا۔ اس پسماندگی اور مزدور پارٹی بنانے کے لئے حالت ناسازگار ہونے کی بنا پر پرولتاریہ کے ترقی یافتہ نمائندے (جن کے سربراہ مارکس اور اینگلز تھے) ایک علیحدہ گروہ بنانے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔ اس لئے وہ سیاست کے میدان عمل میں جمہوری پارٹی کے انتہائی پرولتاری بازو کی حیثیت سے ابھرنے پر مجبور ہوئے۔ مارکس اور اینگلز نے فیصلہ کیا کہ ان حالات مین کمیونسٹوں کو اجازت ہے کہ ایک ہی تنظیم میں رہتے ہوئے نیم بورژوا جمہوریت پسندوں کے ساتھ تعاون کریں۔ بہر حال ان کی بے جہتی اور متواتر گو مگو کی کیفیت پر تنقید کرتے رہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ کمیونسٹ عوامی جمہوری پڑاؤ کا ہراول دستہ ہیں۔ انہیں پرولتاریہ کے آزادانہ عمل کو آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہئے جس کی جدو جہد کے راستے میں بورژوا جمہوری انقلاب ایک ضروری مرحلہ ہے، نہ کہ آخری منزل۔

نیوری انشے زیتونگ (جس کی بنیاد مارکس اور اینگلز نے رکھی تھی) جمہوریت کا پرچم بلند کر دیا، لیکن ایسی جمہوریت، جو ہر مقام سے اور تمام مصدقہ مثالوں سے اپنے واضح پرولتاری کردار پر ثابت قدم تھی۔ ان حربوں سے کام لیتے ہوئے مارکس نے کمیونسٹ لیگ کے ممبروں اور ان کے تحت چلنے والی مزدور تنظیموں سے سفارش کی کہ ان جمہوری انجمنوں سے مل جائیں جو اس زمانے میں جرمنی میں وجود پا رہی تھیں۔ مارکس خود بھی کولون میں جمہوری انجمن کا ممبر بن گیا۔ اور ویسٹ فیلیا اور صوبہ رائن کی جمہوری کمیٹیوں کی ہنگامی علاقائی کمیٹی کا مبر منتخب ہوا۔ اس دوران مارکس نے اپنے حامیوں کی توجہ مزدور انجمنوں کی تنظیم کرنے اور پرولتاریہ کو سیاسی تعلیم دینے کی طرف دلائی تا کہ پرولتاری پارٹی بنانے کی تیاریاں ہو سکیں۔

نیوری انشے زیتونگ کا پہلا شمارہ پہلی جون 1848 کو چھپا جس پر ذیلی عنوان ''جمہوریت کا ترجمان'' چھپا ہوا تھا۔ ایڈیٹوریل بورڈ میں مارکس (چیف ایڈیٹر) ایف اینگلز۔ ایچ برگرز۔ ای ڈرونکی۔ جی ویرتھ۔ ایف ولف اور ڈبلیو ولف پر مشتمل تھا۔ اس اخبار کے ذریعے مارکس اور بورڈ کے دوسرے ممبروں نے ملک بھر میں بکھرے ہوئے کمیونسٹ لیگ کے ممبروں کی سیاسی رہنمائی کی۔ خفیہ لیگ اگر چہ انہوں نے تنظیم کی تھی مگر جرمنی میں مارچ کے واقعات کے بعد یہ بے معنی ہو گئی۔ اخبار نے جرمنی اور اس کی سرحدوں سے باہر جلدی بہت زیادہ مقبولیت حاصل کر لی۔ مارکس اور اینگلز نے اس میں 49-1948 کے ہنگامہ آرا سالوں کے اہم واقعات کا بھر پور سائنسی تجزیہ پیش کیا۔ انہوں نے اس جدوجہد کے لئے نعرے تشکیل دیئے۔ اور ابقلابی عمل کے لئے اہم ذمے داریوں کی

نشاندہی کی۔اخبار نے غیر معمولی حوصلے اور جرات کے ساتھ عوام کی امنگوں کو اولین حیثیت دی جوان دنوں پیرس کی گلیوں، وی آنا، جرمنی اور فرانس کے دیہاتوں اور شہروں میں، اٹلی اور ہنگری میں، چیکوسلویکیہ اور پولینڈ میں لڑ رہے تھے۔ نیوری انشیے زیتونگ پوری طرح مستحق تھا کہ اسے نہ صرف جرمنی بلکہ یورپی جمہوریت کے ترجمان کہا جائے۔

مارکس اور اینگلز کے خیال میں نیور نشیے زیتونگ کا ابتدائی کام یہ تھا کہ وہ اس فریب کا پردہ بے لاگ طریقے سے چاک کرے جو لوگوں میں وسیع طور پر پایا جاتا تھا کہ ''مارچ کی لڑائیوں'' نے انقلابی کی تکمیل کر دی ہے اوراب اس کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونے کا وقت آ گیا ہے۔اخبار نے عوام الناس کے سامنے آئے دن اس بات کا اظہار کرتے ہوئے وضاحت کی کہ فیصلہ کن جنگ ابھی باقی ہے۔اس نے جرمن بورژوازی کی ناقابل اعتبار پالیسی کے بخیے ادھیڑ دیئے اور کہا یہ لوگ ''مارچ'' کے دنوں کے بعد ریاست کے سربراہ بن گئے اور پروشیا کے جاگیرداری استبدادی ردعمل سے مصالحت کی پالیسی اختیار کر لی۔ مارکس اور اینگلز نے لکھا کہ بورژوازی نے جاگیرداری بقایاجات کی منسوخی کی نظر انداز کر کے کسانوں کو دھوکا دیا ہے۔اخبار نے بورژوازی کی اس لیے بھی مذمت کی کہ اس نے لوگوں کے ساتھ اپنے رویے میں جبر کی روایتی پالیسی برقرار رکھی۔ بہر حال جو قوم بھی ترقی پسندی اور جمہوری مقصد کے دفاع کے لئے کروٹ لے کر جاگ رہی تھی اس نے نیور نشیے زیتونگ کو اپنا سچا اور اولین مددگار پایا۔

اخبار نے فرنیکوٹ اور برلن کی قومی اسمبلی کے نمائندوں کی پارلیمانی مخبوط الحواسی پر طنز بھرے انداز سے ملامت کی جو مستقل کے انقلابی عمل پر مائل ہونے کی بجائے کھوکھلی بحثوں پر وقت ضائع کرتے رہتے تھے۔

مارکس کا خیال تھا کہ انقلاب کی حقیقی کامیابی کے لئے نہایت ضروری شرط لوگوں کی انقلابی آمریت کا قیام ہے۔ بقول مارکس اور اینگلز ''کسی انقلاب کے بعد ریاست کی ہر ہنگامی تنظیم کے لئے آمریت ناگزیر ہے اور خصوصاً ایک طاقتور آمریت۔''اس نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ انقلاب دشمنوں سے سختی سے نپٹیں جو تاریخ کا دھارا واپس موڑنے کے ارادے سے اپنی قوتیں دوبارہ مجتمع کر رہے تھے۔اس نے انقلاب میں پرولتاریہ کے لئے خصوصی اور اہم رول تفویض کیا۔وہ چاہتا تھا کہ جرمن مزدور طبقہ عام جمہوری نظام میں نہایت مضبوط اور سرگرم حصہ بن جائے اس نے رے گاٹ شاک (جو کولون کی مزدور لیگ کا چیرمین تھا) کے ''سچے سوشلسٹ'' کے فرقہ وارانہ نقطہ نظر پر ملامت کی جو ساخت میں بہت جدید اور حقیقت میں موقعہ پرست تھا۔اسی طرح اس نے ایس بون

(جو پہلے برلن مزدور سوسائیٹی کا رہنما تھا اور بعد میں مزدور بھائی چارے کا علمبردار بن بیٹھا) کی مصلحانہ پالیسی کو بھی رد کیا جس کے غلط ہتھکنڈوں نے مزدوروں کا رُخ بورژوا جمہوری انقلاب کے بڑے کاموں سے بے سمت کر دیا تھا۔ نیور نشے زیتونگ کا خصوصی پرولتاریہ نواز رویہ جون 1948 میں پیرس میں مزدوروں کی بغاوت کے دوران اور زیادہ نمایاں ہو گیا۔ مارکس نے اس شورش کی تاریخی اہمیت کی بڑی قدر دانی کی اور اسے بورژوازی اور پرولتاریہ کے مابین اولین خانہ جنگی قرار دیا۔ اس نے باغیوں کی بے مثال بہادری کی ستائش کی اور بورژوا جوابی انقلاب کی درندگی پر غضبناک لعن طعن کی۔ فرانسیسی پرولتاریہ کی شکست کے بعد جب یورپ کے دوسرے ملکوں میں بھی جوابی انقلاب نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ مارکس اور اینگلز نے عوام کو اکھٹا کرنے کا دلیرانہ اقدام کیا۔ مارکس نے رائن لینڈ میں جمہوری سوسائیٹیوں کی علاقائی کانگرس میں سرگرم حصہ لیا جو اگست 1848 میں کولون میں ہوئی۔ کانگرس نے پہلے کی منتخب شدہ 'ہنگامی علاقائی کمیٹی' کی متفقہ طور پر تصدیق کی، جس کا مارکس سرکردہ ممبر تھا۔ اگست کے آخر میں مارکس وی آنا اور برلن گیا تا کہ ترقی پسند مزدوروں اور بائیں بازو کے جمہوریت پسندوں سے رابطہ قائم کرے اور انہیں پروشیا اور آسٹریا کی بادشاہیوں کے خلاف ایک زیادہ مستحکم جدوجہد کے لئے ابھارے۔ اس سفر ایک اور دوسرا مقصد نیور نشے زیتونگ کے لئے مالی امداد فراہم کرنا تھا۔ وی آنا میں قیام کے دوران مارکس نے آسٹریا کی جمہوری اور مزدور تنظیموں کے لیڈروں سے بات چیت کی۔ اس نے وی آنا جمہوری سوسائیٹی کی مجلس میں شرکت کی اور مزدور لیگ کو خطاب کرتے ہوئے مغربی یورپ کے سماجی رشتوں مزدوری اور سرمایہ کے مسائل پر اظہار خیال کیا۔

کولون سے واپس پر مارکس اور ایڈیٹوریل بورڈ کے دوسرے ممبروں نے اپنے آپ کو جوابی انقلابی جارحیت کے خلاف مزاحمتی تنظیم بنانے کے لئے وقف کر دیا۔ 13 ستمبر 1848 کو نیوری انشے زیتونگ کی سرپرستی میں فرنیکز پلائز پر ایک عوامی اجلاس منعقد ہو چکا تھا۔ جس میں عوامی تحفظ کے لئے ایک کمیٹی کی گئی۔ منتخب ہونے والواں میں مارکس اور اینگلز بھی تھے۔ اس اجتماع کے سامعین میں ''جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کے مطالبات'' کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ 17 ستمبر کو نیوری انشے زیتونگ اور کولون ورکرز لیگ کی ملی جلی سرپرستی میں ایک جلسہ عام کولون کے قریب وارنگن میں منعقد ہوا جس میں ہزاروں مزدوروں اور کسانوں نے شرکت کی۔ فرنیکفرٹ میں شورش کے بارے میں عوامی تحفظ کمیٹی کولون نے 20 ستمبر کو ایک اور جلسہ عام کا انعقاد کیا۔

رائن لینڈ میں عوامی تحریک کی زوردار پیش قدمی اور نیوری رنشے زیتونگ کے تیزی سے بڑھتے ہوئے

اثرات سے خوفزدہ ہو کر گورنمنٹ نے اپنی فوجوں کو روک لیا تا کہ موقعہ کا انتظار کیا جائے اور کوئی موزوں بہانہ بنا کر خون کی ہولی کھیلی جا سکے۔ اشتعال دلانے کے لئے 25 ستمبر کو کولون کے مزدور لیڈر گرفتار کر لئے گئے۔ مارکس اور اس کے حامیوں نے صورت حال پر سنجیدگی سے غور کیا اور ناراض عوام کو اس بے وقت اور جزوی شورش سے باز رکھا۔ اشتعال انگیزی بے اثر ثابت ہونے پر پروشیا گورنمنٹ نے ستمبر 26 کو کولون میں مارشل لا نافذ کر دیا۔ عوامی رضا کار فوج کو ہتھیار چھین کر برخاست کر دیا اور متعدد اخباروں کی اشاعت بند کر دی جن میں اول نمبر پر نیوری انشیے زیتونگ تھا۔ ایڈیٹوریل بورڈ کے کچھ ممبروں (جن میں اینگلز بھی تھا) کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے گئے اور اس طرح وہ شہر چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ بہرحال کولون میں مارشل لا کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاجی مہم کی وجہ سے 3 اکتوبر کو ری انشیے زیتونگ کولون کے کوچہ و بازار میں پھر بک رہا تھا البتہ اس کی اشاعت جاری رکھنے کی خاطر مارکس کو اس اثاثے کی قربانی دینا پڑی جو اسے حال ہی میں اپنے باپ کی طرف سے ورثے میں ملا تھا۔

اینگلز کی رخصت کے بعد مارکس کا زیادہ وقت اخبار کی ایڈیٹری میں صرف ہونے لگا۔ اس نے جمہوری سوسائیٹی اور مزدور لیگ میں کام کرنے میں بھی بڑی جان فشانی دکھائی۔ جب سے کولون مزدور لیگ کا چیئر مین مول (اس خیال سے کہ اسے گرفتار کرنے کی دھمکی دی گئی تھی) لندن جانے پر مجبور ہوا اور شیپر Schapper قید میں تھا، کمیٹی نے مارکس سے کہا کہ وہ چیئر مین کا عہدہ قبول کر لے۔ مارکس عارضی طور پر یہ عہدہ قبول کرنے پر متفق ہو گیا اور 16 اکتوبر کو لیگ کے جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مزدوروں کو وی آنا میں بغاوت کی صورت حال سے مطلع کیا۔

'وی آنا کی شکست' کے عنوان سے اپنے مضمون جو 6 نومبر 1848 کو لکھا گیا، مارکس نے بغاوت کی شکست کی وجہ بورژوازی کی سازش بیان کی۔ جوابی انقلاب کے منصوبوں کی قلعی کھولتے ہوئے مارکس نے ان تیاریوں سے بھی آگاہ کیا جو پروشیا کی حکومت ناگہانی انقلاب لانے کے لئے کر رہی تھی۔ اور عوام پر زور دیا کہ وہ قریب الوقوع جارحانہ جوابی انقلاب کے خلاف اپنی جدوجہد انتہائی موثر اور مستقل طریقوں پر استوار کریں۔

جیسے کہ مارکس نے قبل از وقت دیکھ لیا تھا، پروشیا کا ردعمل ظاہر ہوا اور وی آنا میں جوابی انقلاب کی صورت میں ابھرا۔ پروشیا والوں نے چاہا کہ اچانک انقلاب سے صورت حال بدل دیں۔

9 نومبر کو پروشیا کے بادشاہ نے قومی اسمبلی کو برلن سے ایک چھوٹے صوبائی قصبے برینڈن برگ میں تبدیل کرنے کے احکام جاری کئے۔ ایسا کرنے سے یہ ارادہ ظاہر ہوتا تھا کہ اگلا قدم اسمبلی کی منسوخی ہوگا۔ یہ دیکھتے

ہوئے مارکس نے پارلیمنٹ کے نمائندوں پر زور دیا کہ وہ وزیروں کو گرفتار کرلیں اور اپنی حمایت کے لئے عوام اور فوج کی طرف رجوع کریں۔

11 نومبر کو سرکردہ عوام کو متحرک کرنے کے لئے مارکس نے ٹیکس دینے سے انکار کا نعرہ بلند کیا اس سے جوابی انقلابیوں کی مالی بنیادیں کمزور ہو جاتیں اور عوام حکمرانوں کا بھرپور مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ 14 نومبر کو علاقائی کمیٹی نے مارکس کی قیادت میں رائن صوبے کی تمام تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ لوگوں پر زور دیں کہ وہ ٹیکس ادا کرنے سے انکار کردیں۔ عوام الناس کے دباؤ کے تحت 15 نومبر کو قومی اسمبلی نے ایک معقول قرارداد منظور کی جو 17 نومبر سے قانون بن گئی۔ اس سلسلے میں 18 نومبر کو علاقائی کمیٹی نے ایک دوسری اپیل شائع کی اور زور دیا کہ ٹیکسوں کے نفاذ کی مزاحمت ہر ممکن ذریعے سے کی جائے۔ دشمن کو باز رکھنے کے لئے رضاکار اور عوامی تحفظ کمیٹیاں بنائی جائیں۔ مارکس جو رائن صوبے کی تحریک کا روح رواں تھا، اس نے بڑھتے ہوئے جوابی انقلاب کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے عوام کو اکٹھا کرنے میں اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کردیں۔ لیکن قومی اسمبلی اور صرف وہی، تحریک کے ان بکھرے ہوئے حلقوں کو یکجا کرسکتی تھی۔ وہ بھی غیر متحرک قانونی تعرض سے آگے نہ بڑھی۔ اس صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جوابی انقلاب والوں نے 5 دسمبر کو قومی اسمبلی توڑ دی اور ناگہانی انقلاب مکمل کردیا۔

اپنے خیال افروز سلسلہ مضامین ''بورژوازی اور جوابی انقلاب'' دسمبر 1848 میں مارکس نے جرمنی میں مارچ انقلاب کے تجربوں کا بھرپور تجزیہ کیا اور جرمن بورژوازی کی بزدلی اور غداری پر ملامت کی۔ اب اس نے اپنی امیدیں فرانسیسی پرولتاریہ پر مرکوز کردیں کہ وہ انقلاب لائے گی اور یورپ میں انقلاب کو نئی تحریک دے گی۔ مارکس کو یورپی انقلاب کے خلاف بڑا خطرہ نہ صرف زار کے روس سے نظر آتا تھا، جو اس زمانے میں یورپ کی قدامت کے لئے شہر پناہ تھا، بلکہ امارت پسند بورژوا انگلینڈ سے بھی۔ مارکس یہ سوچنے میں غلطی پر تھا کہ فرانس میں پرولتاری انقلاب قریب الوقوع تھا اور اس نے سرمایہ داری کے عالم پیری کے بارے میں بھی مبالغے سے کام لیا تھا۔ ''لیکن ایسی غلطیاں'' جیسا کہ لینن نے لکھا، ''انقلابی نظریات رکھنے والی نابغہ روزگار شخصیتوں کی غلطیاں (جنہوں نے تمام دنیا کی پرولتاریہ کو حقیر، عام اور ادنیٰ سطح کے کاموں سے اوپر اٹھانا چاہا اور بلندی تک پہنچایا) سرکاری وسعت نظر کی فرسودہ دانش سے ہزار گنا زیادہ نجیب، عظیم اور تاریخی طور پر زیادہ بیش قیمت اور سچی ہوتی ہیں۔''

پروشیا کے جوابی انقلاب نے جب اپنے احوال مستحکم کر لئے تو نیوز نشچے زیتونگ کے سٹاف اور مارکس کی ایذارسانی میں بھی اضافہ کر دیا گیا۔ 7 فروری 1849 کو مارکس اور اینگلز (موخرالذکر جو ابھی سوئٹزرلینڈ سے آیا تھا) عدالت کے سامنے پیش ہوئے۔ ان پر ''حکومت کی نافرمانی'' کا الزام تھا۔ اگلے دن مارکس پھر عدالت میں پیش ہوا۔ اس بار اس پر اور علاقائی جمہوری کمیٹی کے دوسرے ممبروں پر ٹیکس ادا نہ کرنے کی دعوت جاری کرنے اور حکومت کے خلاف سرکشی کرنے کا الزام لگایا گیا۔ اب کہ مارکس نے پہلے دن کی طرح عدالت کے سامنے ملزم کی طرح خطاب نہ کیا بلکہ الزام لگانے کے انداز میں مخاطب ہوا۔ منصفین دونوں مقدمات میں اس کی بے گناہی کا فیصلہ دینے پر مجبور ہو گئے۔

نیوا نشچے زیتونگ کا جوابی انقلاب کی یورش کے خلاف عوام کو جدوجہد کے لئے اکٹھا کرنے کا واقعی پرولتاری کردار اب زیادہ واضح ہو گیا۔ مارکس کی تصنیف ''اجرت اور سرمایہ'' اپریل 1849 کی پہلی اشاعتوں میں چھپا۔ مارکس نے ''مزدوری اور سرمایہ'' میں (جو اس کی اولین اقتصادی تصانیف میں سے ہے) ان معاشی رشتوں کی کھوج لگائی جو سرمایہ داری سماج میں بنیاد تشکیل کرتے ہیں اور سرمایہ داری نظام کے ہاتھوں محنت کش طبقے کے مکمل افلاس کی واضح تصویر کشی کی۔ اس میں سیاسی معاشیات کے نہایت پیچیدہ مسائل سائنسی تجزیے کا موضوع بنائے گئے ہیں۔ لیکن پھر بھی لکھنے کا انداز ایسا صریح ہے کہ یہ تحریر مزدوروں کی سمجھ میں آئی ہے۔

1949 کی بہار میں محنت کش عوام کی بڑھتی ہوئی سیاسی آگہی اور سیاسی صورت حال کی تبدیلی کے نقطہ نظر سے مارکس اور اینگلز نے اپنے داؤں پیچ تبدیلی کر دیئے۔ مزدوروں نے انقلابی جدوجہد میں سیاسی تجربات حاصل کئے۔ ترقی پسند مزدوروں کے لئے موجودہ نیم بورژوا جمہوری پارٹی بے فاعدہ ہو کر رہ گئی۔ وہ اس سے علیحدہ ہو گئے۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ ترقی پسندی کی راہ پر قومی پیمانے پر متحد ہوں۔ اس کا اظہار جرمنی کے مختلف حصوں میں مزددور یونینوں کی چند کانگرسیں بننے کی صورت میں ہوا۔ اس سے ایک خودمختار پرولتاری سیاسی تنظیم بنانے کے مسئلے کو عملی شکل دینا ممکن ہو گیا۔ اپریل 1849 کے درمیان مارکس اور اینگلز (اور کولون کی مزدور لیگ جسے وہ چلاتے تھے) نے نیم بورژوازی جمہوریت سے تعلق توڑ لیا اور جمہوری سوسائیٹی چھوڑ دی تاکہ زمانہ حال میں بنائی جانے والی محنت کشوں کی قومی سطح پر بنائی جانے والی تنظیم سے اپنا رابطہ استوار کر سکیں اور اس کو ایسی سیاسی پارٹی میں تبدیل کر سکیں جس کا منشور کمیونسٹوں نے تیار کیا ہو۔ ''مزدوری اور سرمایہ داری'' کی نیور نشچے زیتونگ میں اشاعت ہوئی۔ اس اشاعت نے پارٹی کی تشکیل کے سلسلے میں نظریاتی تیاریوں کے لئے ایک اہم کردار ادا کرنا تھا۔ مارکس

اوراس کے حامیوں نے کمیونسٹ لیگ کے ممبروں سے (جو تمام جرمنی میں پھیلے ہوئے تھے) اپنے رابطے مضبوط کرنے شروع کر دیئے۔اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے مارکس نے ویسٹ فیلیا اور جرمنی کے شمال مغربی شہروں کا دورہ کیا۔اور مرکزی اور مشرقی جرمنی میں اپنے نمائندے بھیجے۔

جرمنی میں بہر حال اب بھی انقلاب اور جوابی انقلاب کے سپاہیوں میں آخری مورچے ہو رہے تھے۔ مئی کے پہلے ہفتوں میں ڈریسڈن، رائن کے چند قصبے ویسٹ فیلیا فالز اور بیدن بھی فرنیکفرٹ اسمبلی کے بنائے ہوئے ایک استعماری دستور کے خلاف باغیانہ مظاہروں کی لپیٹ میں تھے۔ مارکس اور اینگلز اس عوامی شورش کو تقویت دینے کے مشتاق تھے۔وہ چاہتے تھے کہ ان مظاہروں کی قیادت کو جرات مندانہ قیادت میسر ہو جس کی مرکزیت بھی قائم ہو۔انہیں تیز رفتاری حاصل ہو اس کو یورپ کی عام انقلابی جدوجہد کے نقطہ نظر سے منسلک کر کے عمل میں لایا جائے۔اور اس بغاوت کو فرانس اور اٹلی کی نئی انقلابی لہر اور ہنگری میں لڑی جانے والی انقلابی جنگ سے ہم آہنگ کر دیا جائے۔لیکن نیم بورژوا جمہوریت پسندوں نے (جو اس بغاوت کی قیادت کر رہے تھے) ایک بار پھر مستقل انقلابی عمل کے بارے میں اپنی نااہلی کا ثبوت دیا۔ان کی بزدلی اور انتہائی تلون مزاجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پروشیا کی فوجوں نے یکے بعد دیگرے باغیوں کو شکست دے دی۔

بغاوت کے دور افتادہ مراکز کو کچلنے کے بعد جوابی انقلابیوں نے نیورنشے سے بھی حساب بے باق کیا۔پروشیا کی حکومت نے اس نکتے کو لیا کہ مارکس 1845 میں پروشیا کی شہریت رد کر چکا ہے اور جب 1848 کو جرمنی میں واپس آیا تو اس کی سابقہ شہریت بحال نہیں کی گئی تھی۔گورنمنٹ نے ایک حکم جاری کیا کہ وہ 'غیر ملکی' ہے اور اس نے مہمان نوازی کے اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے، لہٰذا اسے ملک بدر کیا جاتا ہے۔ایڈیٹوریل بورڈ کے دوسرے ممبروں کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی گئی۔ان اقدام کا مطلب تھا اخبار کا خاتمہ۔اس کی آخری اشاعت مئی 1849 میں سرخ سیاہی سے کی گئی۔اس میں ایڈیٹوریل بورڈ نے کولون کے محنت کشوں کو الوداع کہی تھی۔جس کے آخری الفاظ تھے_ آپ کو الوداع کہتے ہوئے نیورنشے زیتونگ کے ایڈیٹر آپ کی حمایت کا شکریہ ادا کرتے ہیں ان کا آخری بیان ہمیشہ اور ہر جگہ ہوگا "محنت کش طبقے کی نجات"۔

جنوب مغربی جرمنی میں مختصر قیام کے بعد، فرانس میں انقلاب کے پھر جی اٹھنے کی پیش بینی کے پیش نظر، مارکس پیرس کے لئے روانہ ہو گیا۔اینگلز جو پالاٹیناٹے چلا گیا جہاں انقلابی اور جوابی انقلابی قوتوں میں اب بھی لڑائی جاری تھی۔وہ ویلیچ کے رضا کارانہ دستے میں شامل ہو گیا اور جوابی انقلابی طاقتوں کے خلاف چار مقابلوں میں

حصہ لیا۔

پیرس میں مارکس نے فرانسیسی جمہوریت پسندوں اورمحنت کشوں کی سوسائٹیوں سے اپنے تعلقات میں تجدید کی اورانہیں وسیع کیا۔13 جون 1849 کوفرانسیسی نیم بورژوا جمہوریت پسندوں کی ناکام بغاوت کے بعد گورنمنٹ نے مارکس کے خلاف ملک بدری کے احکام جاری کئے۔اس سے اس کی زندگی کا ایک اورمرحلہ شروع ہوااور وہ 24 اگست کولندن کے لئے روانہ ہوگیا جہاں اینگلز اور لیگ کی سنٹرل کمیٹی کے دوسرے ممبر جلد ہی اس سے آ ملے۔اس وقت سے لے کر مارکس کی زندگی میں (ایک جلاوطن کے طور پر) ایک نئے مرحلے کا آغاز ہوتا ہے جو اس کی موت تک جاری رہا۔

1848_49 کے انقلابوں کی شکست اس انوکھی صورت حال کی وجہ یہ تھی " تاریخ کے اس عہد میں جب بورژوا جمہوریت پسندوں کا انقلابی کردار (یورپ میں) پہلے ہی دم توڑ رہا تھا۔جب کہ سوشلسٹ پرولتاریہ کا انقلابی کردار ان تک پختہ نہیں ہوا تھا۔(لینن)

انقلاب کے ان سالوں میں، مارکس کی ذہانت، اس کی بے پناہ قوت، نا قابل شکست ارادہ اور جانثاری اور پرولتاریہ مقاصد کیلئے سپاہیانہ جذبہ کا اظہار تمام طبقوں کے مفاد کے لئے ایک مخصوص قوت سے ہوا۔تاریخ میں پہلی بار ایک انقلابی لیڈر اپنی پالیسی سائنسی بنیاد پر استوار کر رہا تھا۔1848_49 کے انقلاب نہ صرف مارکسزم کی پہلی تاریخی آزمائش تھے بلکہ انہوں نے اس کی مزید ترقی اور زرخیزی کے لئے ایک طاقتور ذریعہ بھی مہیا کر دیا۔

(4) انقلاب کے اسباق کا خلاصہ

انقلاب کی اس ناکامی کے باوجود مارکس کے غیر متزلزل یقین میں اپنے مقصد کی راستی اور عظمت کے بارے میں ایک لمحے کے لئے بھی لغزش نہ آئی۔جس کے لئے اس نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔اس نے کسی قسم کی کوئی ابتری ناامیدی اور بے یقینی محسوس نہ کی جو اس زمانے کے نیم بورژوا جمہوریت پسند لیڈروں میں عام پائی جاتی تھی۔مارکس نے اپنی قسمت کی مصیبتیں اور سختیاں کمال مستقل مزاجی سے برداشت کیں جب وہ اور اس کا خاندان غریب الوطن تھا اور ایک پیسہ بھی ان کے نام نہیں تھا۔

لندن میں مارکس نے فوری طور پر رسالہ نیور نیچے زیتونگ پولی ٹیچ روکنور یو یو کے اجرا کی تیاریاں شروع کر

دیں۔ 1850 کے زمانے کی چھ کا پیاں جو ہمبرگ میں چھپی تھیں ان کے مضامین میں مارکس اور اینگلز نے فرانس اور جرمنی کے 49_1848 کے انقلابات کے نتائج کا اجمال بیان کیا تھا۔

1849 کے اواخر تک کمیونسٹ لیگ کی سنٹرل کمیٹی نے پھر سے اپنی سرگرمی شروع کر دی۔ 1850 میں مارکس اور اینگلز "سنٹرل کمیٹی کا کمیونسٹ لیگ کے کا نام خطاب "اس کی تمام شاخوں کے نام مشتہر کر کے ماضی کے اسباق اور ایک دوسرے انقلاب کے امکان کا تجزیہ کیا اور اس آئندہ انقلاب کے لئے پرولتاری پارٹی کے داؤں پیچ کا خاکہ پیش کیا۔ اس خطاب میں وہ ان عظیم نتائج تک پہنچے کہ 49_1848 کے انقلاب سے مختلف آئندہ انقلاب میں محنت کش پارٹی کو ''حتمی طور پر نہایت منظم ہو کر کام کرنا ہوگا۔ انتہائی یک جہتی اور بہت زیادہ خود دارانہ طرز اپنا ہوگا۔ جب کہ نیم بورژوازی طاقت کی باگ دور سنبھال کر جتنی جلدی ممکن ہو انقلابی عمل کو ختم کرنے کی سعی کرے گی۔ لیکن محنت کش پارٹی کا کام ہو ہوگا کہ ''انقلاب کو مستقل بنائے ___ ہمارا مطمعِ نظر نجی ملکیت میں ردو بدل نہیں ہوگا بلکہ اس کا خاتمہ ہوگا۔ ہمیں طبقاتی تضادات کو ہموار نہیں کرنا ہے بلکہ طبقات کو ختم کرنا ہے۔ ہمارا مقصد موجودہ معاشرے کی اصلاح نہیں، بلکہ نئے معاشرے کی بنیادیں رکھنا ہے۔'' مستقل انقلاب کا تصور جس کا خاکہ نیورنشے زیتونگ میں پہلے بھی چھپ چکا تھا 'خطاب' میں پوری طرح اجاگر کیا گیا۔ یہ تصور لینن کے نظریئے بورژوا جمہوری انقلاب سے سوشلسٹ انقلاب کی تعمیر میں مزید مستحکم ہوا۔ جس کی شاندار تصدیق 1917 کی انقلابی جنگوں اور عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے موقعہ پر ہوئی۔

1850 کی پت جھڑ میں مارکس اور اینگلز اس پر پہنچے کہ نئی صورت حال نے (جب معاشیات کے احیا، اور ردعمل کے پھیلاؤ) کسی فوری انقلاب کے امکان کو غیر متعلق قرار دے دیا ہے۔ انہوں نے ان حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لیا اور زور دیا کہ پارٹی کے داؤ پیچ پر نظر ثانی کی جائے اور جدوجہد کے طریقے بدل دیے جائیں۔ نئی صورت حال ترقی پسند طاقتوں کا ایک صبر آزما اور جعت پسندانہ اتحاد چاہتی ہے تا کہ مستقبل کے انقلاب کے لئے باقاعدہ تیاریاں ہو سکیں بہرحال لیگ کے چند ممبروں نے اے ولیچ اور کے سکیپر کی قیادت میں (معروضی تاریخی حالات کو نظر انداز کرتے ہوئے) جرمن مسلح بغاوت کی ناعاقبت اندیشانہ تجاویز پیش کیں۔ مارکس نے سنٹرل کمیٹی کی میٹنگ 15 ستمبر 1850 میں ان کے مفسدانہ، فرقہ وارانہ، اور خودسرانہ طریق کار پر تنقید کی اور ان کے اس قسم کے بے دھڑک ''انقلابی کھیل'' میں مضمر خطرات اور نقصانات کی نشاندہی کی۔ مارکس کو اگرچہ سنٹرل کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت کی حمایت حاصل تھی، اس نے لیگ کے اتحاد کو محفوظ رکھنے کی ہر کوشش کی مگر اس کے باوجود ولیم سکیپر

گروہ دو حصوں میں بٹ گیا۔ سنٹرل کمیٹی کو انتہائی بائیں بازو کے فرقہ وارانہ عناصر کی انتشار پسندانہ سرگرمیوں سے بچانے کے لئے اس کے صدر دفتر کولون کو لندن سے کولون تبدیل کر دیا گیا۔

مارکس نے کمیونسٹ لیگ میں اپنی سرگرمی جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ انقلاب 49-1845 کے تجربات پر نظریاتی درجہ بندی کرنے میں بھی بیشتر وقت صرف کیا جس کے لئے اس نے اپنی متعدد تصانیف نذر کی تھیں۔ 1850-1848 تک فرانس میں طبقاتی جدو جہد (1850)۔ اور لوئس بونا پارٹ کا اٹھارواں برومیئر (1852)۔ ان تصانیف میں مارکس نے مقرونی تاریخی واقعات کا مطالعہ کرنے کے لئے آب وتاب سے تاریخی مادیت کا استعمال کیا۔ اس نے تجزیہ نگاری کی تکمیل کو نمایاں ادبی ذہانت سے، اور سائنسدان کی سائنسی معروضیت کو سیاسی جنگجو کی انقلابی گرمجوشی سے ملا دیا۔ پرولتاریہ اور عوامی مزدوروں نے انقلاب کے متلاطم دنوں میں جولڑائی شروع کی تھی جب تاریخی عمل میں عوام کی سرگرمی، ابتدائی کاروائی اور تخلیقی کردار اپنے عروج پر تھا مارکس نے ان تجربات کی تعمیم کرتے ہوئے اپنے نظریہ کو نئے اور انتہائی اہم نتائج سے مالا مال کر دیا۔ یہ نتائج زیادہ تر دو مسائل سے تعلق رکھتے تھے: پرولتاریہ اور کسانوں کے مابین تعلق اور پرولتاریہ کا حکومت کے ساتھ رویہ۔

انقلاب فرانس کے تجربہ اور خاص طور پر پرولتاریہ کی جولائی 1848 کی شورش کے تجربہ نے مارکس کو قائل کر دیا کہ جب تک کسان عوام سرمایہ داری نظام کے خلاف اٹھ کھڑے نہیں ہوتے، جب تک وہ پرولتاریہ کا ساتھ نہ دیں اور اس کو اپنا رہنما تسلیم نہ کریں، مزدور طبقہ بورژوا نظام کو تباہ نہیں کر سکتا۔ کسانوں کی دوہری ساخت کا تضاد واضح کرتے ہوئے جو محنت کش لوگ تھے اور ساتھ ساتھ ملکیت بھی رکھتے تھے، مارکس نے دکھایا کہ کسانوں کو ان کی اغراض کا صحیح شعور شہری پرولتاریہ کا ساتھی بنا دے گا۔ ''کسان اپنا قدرتی ساتھی اور رہنما شہری پرولتاریہ کو پاتے ہیں جن کا فرض منصبی بورژوا نظام کو الٹنا ہے۔'' اس اہم نتیجے کا اظہار مارکس نے اینگلز کے نام اپنے ایک خط میں کیا، (اپریل 16، 1865): ''جرمنی میں تمام امور کا انحصار اس امکان پر ہوگا کہ پرولتاری انقلاب کی پشت پر کوئی ایک دوسرا دور کسانوں کی جنگ کا ہو'' مارکس کا یہ تابناک نقطۂ نظر لینن کے نظریہ سوشلسٹ انقلاب میں مزید واضح کیا گیا ہے۔ تمام بورژوازی کے خلاف یہ انقلاب صرف پرولتاریہ کے ہاتھوں تکمیل کو نہیں پہنچے گا، بلکہ پرولتاریہ رہنما طبقہ ہوگا جس کے ساتھی آبادی کے لاکھوں نیم پرولتاری اور محنت کش عناصر ہوں گے جن کا استحصال ہوتا ہے۔

49-1848 کے انقلابات کے وسیع سیاسی تجربے نے مارکس کو ریاست کے متعلق تعلیمات کو ترقی دینے اور مستحکم کرنے کے قابل بنایا۔ ''فرانس میں 50-1848 کی طبقاتی جدو جہد'' میں مارکس پہلی بار کلاسیکل ترکیب

''پرولتاریہ کی آمریت'' استعمال کرتا ہے۔ وہ دکھاتا ہے کہ سائنسی سوشلزم بورژواسوشلزم کی مختلف قسموں نیم بورژوااور خیالی سوشلزم سے حتمی طور پر مختلف ہے۔ یہ اعلان ہے انقلاب کی پائیداری کا اور پرولتاریہ طبقہ کی آمریت کا۔ جو تمام طبقاتی امتیازات کی منسوخی کا عبوری نقطہ ہے، جس سے وہ تمام پیداواری رشتے بھی ختم ہو جائیں گے جن پر اس طبقاتی نظام کا دار مدار ہے۔ وہ تمام معاشرتی رشتے بھی مسخ ہو جائیں گے، ان تمام معتقدات میں بھی انقلاب آ جائے گا جو ان معاشرتی رشتوں سے جنم لیتے ہیں۔ پرولتاریہ کے ریاست کے بارے میں رویے کی وضاحت کرتے ہوئے مارکس اپنی کتاب ''لوئس بونا پارٹ کا اٹھارہواں انقلابی مہینہ'' میں بتاتا ہے کہ پچھلے انقلابات نے پرانی ریاستی مشین کو اور مکمل کیا ہے اور مزید مضبوط بنایا ہے اور اس کی نوکرشاہی اور فوجی ساز و سامان کو استحصال ہونے والے عوام الناس کے خلاف جبر کا طاقتور ہتھیار بنا دیا ہے۔ پرولتاری انقلاب کا نصب العین پرانی ریاستی مشنری کو توڑنا پھوڑنا اور برباد کرنا تھا لیکن ''تمام انقلابات نے اس مشنیری کو توڑنے کی بجائے اور مکمل کیا ہے'' لینن نے کہا ہے کہ ''مارکس کے نظریہ ریاست میں یہ نتیجہ بہت اہم اور نہایت بنیادی نکتہ ہے۔''

مارکس نے اپنی ریاستی تعلیمات اور پرولتاریہ کی آمریت کو جو اہمیت دی، اس کا عکس وے ڈی میئر کے نام ایک خط دیکھ جا سکتا ہے جو اس نے 5 مارچ 1852 کو لکھا تھا۔ وہ کہتا ہے ''جہاں تک میری بات ہے میرا اعتبار اس وجہ سے نہیں کہ میں نے جدید معاشرے میں طبقات کا وجود دریافت کیا، نہ ان کے درمیان پائی جانے والی کشمکش کی بنا پر۔ مجھ سے بہت بورژوا مورخین نے اس طبقاتی کشمکش کی تاریخی نشوونما کے بارے میں بیان کیا تھا اور بورژوا ماہرین اقتصادیات نے ان طبقات کا معاشی تجزیہ بھی پیش کیا تھا۔ میں نے جو نیا کام کیا وہ یہ ثابت کرنا تھا:

1۔ کہ طبقات کا وجود صرف پیداواری نشوونما کی خصوصی تاریخی حالتوں سے بندھا ہوا ہوتا ہے۔

2۔ کہ طبقاتی کشمکش کا نتیجہ لازمی طور پر پرولتاریہ کی آمریت صورت میں نکلتا ہے۔

3۔ اور صرف پرولتاریہ کی یہ آمریت وہ عارضی دور تشکیل دیتی ہے جس سے تمام طبقات مٹ جاتے ہیں اور ایک غیر طبقاتی معاشرہ جنم لیتا ہے''

اس طرح پرولتاریہ اور مزدور عوام الناس کی انقلاب کے سالوں کے دوران جدوجہد کا تجربہ پرولتاریہ کے آئندہ انقلابی نظریہ کے لئے بارآور ذریعہ بنا۔ یہ پرولتاری پارٹیوں کی جنگی حکمت عملی اور داؤں پیچ کی بنیادوں کی تاریخی بنیاد بنا۔ پیرس میں جون کی بغاوت اور 1848 میں جنوب مغربی جرمنی کی مئی کی بغاوت سے نظریاتی نتیجے نکال کر مارکس اور اینگلز نے بتا کہ انقلابی جدوجہد ایک سائنس بھی ہے اور فن بھی۔

49_1848 کے انقلابات کے تجربہ کی نظریاتی تعمیم کرنے کے علاوہ انہوں نے ترقی یافتہ محنت کشوں کو دوبارہ تربیت دینے اور کمیونسٹ لیگ کو طاقتور بنانے اور آئندہ انقلاب کے لئے پرولتاریہ کو تیار کرنے کی جدو جہد شروع کردی۔ لیگ، جس کی قیادت اس وقت مارکس کے ہاتھوں میں تھی، پروشیا کی حکومت کو پریشان کردیا۔ مئی 1851 میں پروشیا پولیس نے اس کی سرگرمیوں کوختم کرنے کی ایک کوشش کی اور چند قصبوں سے کچھ مزدوروں کی گرفتار کرلیا۔ اور مخبروں کی اطلاعات کی بنیاد پر اور بدنیتی سے تیار کی ہوئی ''دستاویزں'' کی آڑلے کر کولون کے کمیونسٹوں کے خلاف ایک مقدمہ تیار کرلیا۔ مارکس نے اپنی تصنیف وتالیف کا کام چھوڑ کر ان دستاویزوں کا کھوٹ ثابت کرنے اور اپنے پارٹی ممبروں کی مدد کرنا چاہی۔ لیکن وہ پہلے ہی مجرم قرار دیئے جا چکے تھے کیونکہ وہ بے سہارا انقلابی پرولتاریہ کی نمائندگی کرتے تھے۔ انہیں ایک عدالت کے سامنے پیش کیا گیا جس نے حکمران طبقہ کے مفادات کی حمایت کی اور انہیں جیل بھیج دیا۔ اپنے رسالے ''کولون کمیونسٹوں کے مقدمہ کے انکشافات'' میں مارکس نے پروشیا حکومت اس کی پولیس اور عدالت کی جعل سازیوں کا پول کھول کر رکھ دیا۔ مگر کچھ ممبروں کی گرفتاری کے ساتھ ہی اس خطے سے مارکس اور اینگلز کا رابطہ منقطع ہوگیا۔ اور جرمنی میں اس تنظیم کا وجود فی الواقع ختم ہوگیا۔ نومبر 1852 میں مارکس اور اینگلز کی تجویز پر کمیونسٹ لیگ کے خاتمے کا اعلان کردیا گیا۔

محنت کش عوام کو آئندہ کی انقلابی جنگوں کے لئے تعلیم دینے اور تیار کرنے کے لئے انقلابی نظریئے کی ترویج جاری رکھی۔

5

مزاحمت کے سال

49_1848 کے سالوں کی شکست کے بعد یورپ میں ردعمل شروع ہوگیا۔ انقلابی تنظیمیں تباہ کردی گئیں اور محنت کش طبقہ کے بہت سے رہنماؤں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا یا ترک وطن پر مجبور کردیا گیا۔ یہ مارکس کی زندگی کا انتہائی مشکل دور تھا۔ دشمنوں نے اس پر الزام تراشی کی اور مالی مجبوریوں نے اسے بے حال کردیا۔ رسائل اور اخبارات جو جماعتیں اور یونیورسٹیوں کے سربراہ شائع کررہے تھے ان تمام کے دروزے اس روشن خیال مفکر اور انقلابی پر بند تھے۔ لیکن اس کا اپنے مقاصد کی صداقت پر غیر متزلزل اعتماد، اس کی ناقابل شکست رجائیت جو معاشرتی نشوونما کے معروضی قوانین کے سائنسی شعور سے پھوٹتی تھی اس کی روح اور زندہ دلی نے مارکس کو کبھی

افسردہ اور بددل نہ ہونے دیا۔

اس نے ان مشکل سالوں میں اپنے بے غرض اور عالی ظرف دوست اینگلز سے بہت مدد اور تعاون پایا۔1850 میں اینگلز نے مانچسٹر میں رہائش اختیار کر لی اور اس شہر کے ایک دفتر میں ملازمت اختیار کر لی۔اس نے مارکس کے اہل وعیال کی گذراوقات کے اخرجات کا معتد بہ حصہ اپنے ذمے لے لیا۔دونوں دوست اکثر بخت کی اس بوقلمونی کا شکوہ کرتے تھے جس نے انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔اوران یادگار دنوں کو یاد کرتے تھے جب وہ نیوراکشی سے زیتونگ کیلئے کام کرتے اور قہقہے لگاتے تھے۔۔۔

وہ تقریباً ہر روز دوسرے کو لکھتے۔لینن نے اس خط و کتابت کی نہایت اہم حیثیت کا حوالہ دیتے ہوئے اس کے بنیادی نکات کی وضاحت مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے:''اگر کوئی کوشش کرے کہ اس خط و کتابت کی حقیقت ایک لفظ میں بیان کردے تاکہ متن واضح ہو جائے،تو اس بحث ومباحثہ اور زور بیان کا بنیادی جھکاؤ جس نکتہ پر رہا وہ لفظ **جدلیات** ہوگا۔مادی جدلیات کا اطلاق کر کے سیاسیات اور معاشیات کی بنیاد بدلنا اوران کونئی شکل دینا۔اور پھراس کا اطلاق تاریخ،قدرتی سائنس،فلسفہ اور محنت کش طبقہ کے طرز عمل اور داؤ پیچ پر کرنا___ یہ وہ موضوع تھا جس پر میں مارکس اور اینگلز کو انتہائی دلچسپی تھی اور انہیں تحریروں کی بنا پر انہوں نے انقلابی نظریہ کی تاریخ میں اپنی ماہرانہ جدت فکر کے نئے باب مرتب کئے''۔

اس سیاسی جمود کے دور میں مارکس نے پیشہ ور انقلابیوں کی تربیت کا کام جاری رکھا۔اور انگلستان جرمنی فرانس یوایس اے اور دوسرے ملکوں میں اپنے معاونین سے رابطہ قائم رکھا۔

لیکن اب وہ اپنی تعلیمات کو مزید وسعت دینے کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح وقف کرنے کا متحمل ہو سکتا تھا۔اس نے مروجہ تاریخی تجربے کی تعمیم کی۔اور علم کے ہر شعبے میں کئے جانے والے نئے اقدام کا خیر مقدم کیا۔سائنس میں کئی بڑی ایجادوں کی اہمیت کو اس نے نہایت بصیرت اور عالی نگاہی سے خوش آمدید کہا۔ان میں خاص طور پر ڈارون کی کتاب''Origin of Species''شامل ہے۔مارکس نے اینگلز کو لکھا،''یہ کتاب ہمارے نظریے کو ایک قدرتی تاریخی بنیاد مہیا کرتی ہے۔''اس طرح اس نے پہلے بھی مختلف زمانوں اور قوموں کی تاریخ میں گہری دلچسپی لی اور اپنے مطالعے سے بہت سے اہم نظریاتی مسائل حل کئے تھے۔

پچاس اور ساٹھ کی دہائیوں میں مارکس کی سائنسی تحقیقات کا سب سے بڑا میدان سیاسی معاشیات رہا۔جب کہ 1848 سے پہلے اس نے اپنے آپ کو زیادہ تر فلسفیانہ مسائل کے لئے وقف کئے رکھا۔اور سائنسی

اشتراکیت کی فلسفیانہ بنیادوں کی تشریح کرتا رہا۔ اور 49-1848 میں سیاسی نظریات اور پرولتاریہ کی حکمت عمل اور داؤں پیچ کی تشریح کرتا رہا۔ پچاس اور ساٹھ کی دہائیوں میں اس نے معاشی استفسارات کو اولیت دی۔ جلاوطنی میں زندگی کی سختیوں کے باوجود مارکس نے انگلینڈ کو اس وقت کا نہایت ترقی یافتہ سرمایہ دار ملک پایا۔ یہ جگہ سرمایہ دارنہ اقتصادیات کے مطالعہ کے لئے نہایت موزوں تھی اس نے برٹش میوزیم لائبریری میں اپنی تحقیقات کے لئے مواد کا ایک وسیع خزانہ دریافت کیا جہاں وہ تقریباً ہر روز نو بجے صبح سے سات بجے شام تک کام کرتا۔ اس کی انتہائی سائنسی باریک بینی اور اپنے ساتھ بھی بے لاگ تنقیدی رویے نے اُس اس سطح تک پہنچایا کہ اس نے فی الواقعی حقائق کے کوہ گراں سر کر لئے۔ اور اگر کوئی نیا نکتہ اُٹھ کھڑا ہوتا تو اسی مسئلے کو بار بار دہراتا تھا۔ جہاں تک اقتصادیات کا تعلق ہے اس نے صنعت وحرفت کی تاریخ، زرعی کیمیا، ارضیا ت، ریاضی اور دوسرے مضامین کا مطالعہ کیا۔

مارکس کا خیال تھا کہ وہ کتاب سرمایہ کی تین جلدوں کا کام 1851 تک کر لئے گا لیکن اس نے اپنے آپ پر جو بڑے بڑے فرائض عایہ کرر کھے تھے اور وہ شدید حالات جن میں ان تجاویز پر عمل نہ کرسکا۔ تب کہ اینگلز ایک دفتری بابو کے طور پر واجبی سی تنخواہ پا رہا تھا وہ مارکس کی زیادہ مدد نہ کرسکا۔ کئی بار مارکس کو اپنا کپڑوں کا واحد سوٹ گروی رکھنا پڑا۔ اور خود گھر کا قیدی ہو کر رہنا پڑا۔ کئی ہفتے ایسے بھی پورے قبیلے کو صرف روٹی اور آلو پر گذر کرنی پڑی۔

لندن کے اولین سالوں میں مارکس اور اس کی بیوی کو اپنے تین بچوں سے ہاتھ دھونا پڑتے۔ خاص طور پر سنگین دھچکا ان کے اکلوتے بیٹے ایڈگر کی موت تھا۔ آٹھ سال کا بچہ، جس کو گھر میں مسیح کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اپنے بیٹے کی تجہیز وتکفین کے بعد مارکس نے اینگلز کو لکھا۔

''میں نے بہت سی بدقسمتیاں دیکھی ہیں لیکن صرف اب کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ حقیقی بدقسمتی کیا ہے! میں نے تمہاری دوستی سے حوصلہ پایا اور اس امید ے تقویت حاصل کی ہم دونوں دنیا میں اب بھی کچھ مفید کام کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

لیکن مارکس کی نجی زندگی میں صرف دکھ اور پریشانی ہی نہیں تھی۔ مارکس کا یہ خانوادہ خاص طور پر خوش باش گھرانہ تھا۔ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کو ٹوٹ کر چاہتے تھے اور اس کی 'جینی' نہ صرف اپنے خاوند کے مقدر، کاوش اور تگ ودو میں شامل تھی بلکہ تینوں میں بھر پور آگہی' سرگرمی اور دھن سے حصہ لیتی تھی۔ محبت اور دوستی نے اس خاندان کے افراد کو ایک خوشگوار اکائی بنا رکھا تھا۔ حبشی___ جیسا کہ اس کے دوست اور عزیز مارکس کو اس کے سیاہ

بالوں کی وجہ سے کہتے تھے__ اپنے بچوں کا بہترین دوست تھا۔ جب اس کی بیٹیاں جینی، لارا اور ایلی رے نور (پیدائش 1851 ,1845 ,1844) بڑی ہوگئیں، اس نے ان کو انسانی کلچر کی دولت سے شناسا کیا۔ مارکس جواد بیات کا شاندار اوراک رکھتا تھا، خاص طور پر ہومر، اسکائلس، شیکسپیئر، فیلڈنگ، ڈینٹے، سروینٹیز، ڈڈیرواور بالزک کا رسیا تھا، اس نے اپنے بچوں کو ہزار داستان اور کئی کتابیں پڑھائیں۔ ہومر اور بہت سا شیکسپیئر پڑھایا جس کا پجاری سارا گھر تھا۔ ایلی نور مارکس لکھتی ہے ''انسانی فطرت کے متلاشیوں کو یہ بات عجیب نہیں لگے گی کہ یہ شخص، جو ایسا جنگجو تھا کیا اس قدر سراپا مہربانی اور نرم خو بھی ہوسکتا تھا۔ وہ پالیں گے کہ اس کی نفرت میں یہ شدت صرف اس لئے تھی کہ وہ اتنی گہرائی سے محبت کرسکتا تھا کہ اگر اس کا پرزور قلم ایک روح کو جہنم میں اتنے ہی یقین سے قید کرسکتا تھا جیسے ڈینٹے نے اپنے تئیں کیا، تو یہ اس لئے تھا کہ وہ انتہائی سچا اور ملائم تھا اور یہ کہ اگر اس کا جلا کٹا مذاق تیزاب کی طرح جلا سکتا تھا تو وہی مذاق تکلیف زدوں اور آفت کے ماروں کے لئے مرہم بھی بن جاتا تھا۔ مارکس کے ہاں زیادہ تر آنے والے مہمانوں نے ہیلینی ڈی متھ کی مہربانی اور خوبصورت یادوں کو محفوظ رکھا جو ان کی گھریلو ملازمہ تھی اور ان کی خوشیوں اور غموں میں خاندان کے ایک فرد کی طرح برابر کی شریک تھی۔ مارکس کے اہل خانہ بھی اپنے جانثار دوستوں سے بہت خوش ہوتے تھے۔ ان میں سے اینگلز ہمیشہ سب سے بڑھ کر مرغوب رہا۔

اگست 1851 میں مارکس نے نیو یارک کے روز نامہ ٹریبیون کی پیش کش قبول کر لی اور یورپ میں اس کا نمائندہ خصوصی بن گیا۔ یہ امریکہ کا نہایت مشہور اور ترقی پسند اخبار تھا۔ لیکن ان ہی دنوں اپنی کتاب سیاسی معاشیات کی تیاری میں معروف ہونے کی وجہ سے اس نے اینگلز سے کہا کہ وہ اخبار کے لئے جرمنی پر ایک سلسلۂ مضامین لکھے۔ اس طور پر نیو یارک کے روز نامہ ٹریبیون نے اینگلز کا مشہور مقالہ ''جرمنی میں انقلاب اور رد انقلاب'' شائع کیا۔ اس کے بعد مارکس کے دس سال تک ٹری بیون کے لئے کام کرنے کے دوران اینگلز خصوصاً فوجی موضوعات پر باقاعدگی سے مضامین لکھ کر اس کی مدد کرتا رہا۔ مارکس اپنی ''مانچسٹر وزارت جنگ'' (جیسا کہ وہ اینگلز کو کہا کرتا تھا) پر بھرپور اعتماد کرتا تھا۔ پھر بھی اخبار اس کا بہت سا وقت لیتا رہا۔ جب سے وہ مستند سائنسی مضامین لکھنے لگا، ان کے لئے اسے کسی بھی اٹھائے گئے سوال کی پوری تحقیق کرنی پڑتی تھی لیکن وہ اپنے اس اصول پر ہمیشہ ثابت قدم رہا جو اس نے اپنی ادبی زندگی کے آغاز پر مشتہر کیا تھا۔ بے شک ایک ادیب کو روپے ضرور کمانے چاہئیں تاکہ وہ زندہ رہنے اور لکھنے کے قابل رہے۔ لیکن حالات خواہ کیسے بھی ہوں اسے محض روپے کمانے کی خاطر زندہ نہیں رہنا چاہئے۔'' نیو آرڈر زیتونگ (55_1854) کی طرح ٹریبیون کے لئے کام کرنے سے مارکس کو کسی

حدتک رائے عامہ کے متاثر کرنے کا موقعہ ملا۔ ہندوستان، چین، سپین کے انقلاب، اور امریکہ میں خانہ جنگی پر لکھے گئے بے شمار مضامین ایک نقطہ بار بار ابھارتے ہیں کہ قومی جبر اور رجعت کے خلاف ہر ترقی پسندانہ انقلابی جدوجہد کی حمایت کی جائے اور ہر جمہور پسند تحریک کی مدد کی جائے جس سے انقلابی قوتیں زور پکڑیں گی اور سرمایہ دارانہ غلامی کے خلاف پرولتاریہ کی آئندہ جنگوں کے لئے بہتر حالات پیدا ہوں گے۔ مارکس نے کچھ مضامین برطانیہ کی اقتصادی ترقی اور اس کے سیاسی نظام کے ایک تجزیے کے لئے وقف کئے۔ اس نے برطانیہ کی سیاسی زندگی میں سرایت کئے ہوئے فریب اور منافقت کا پردہ بے دردی سے چاک کیا اور کہا کہ اس دہشت اور بے راہروی کے نظام میں پارلیمنٹ میں دولت مند طبقات کا ایک اطاعت گزار اکثریت حاصل کر لینا یقینی ہے۔

مارکس نے انگریز محنت کشوں کی تحریک پر بھرپور توجہ دی۔ اینگلز کے ساتھ مل کر اس نے بائیں بازو کے اصلاح پسند رہنماؤں ___ جارج ہنری اور ارنسٹ جونز کا ہاتھ بٹانے کی سعی کی تاکہ ان کی تعمیر نو جدید سوشلسٹ بنیادوں پر ہو سکے۔ اس نے جونز کے اخبارات ''لوگوں کے لئے اطلاعات'' اور ''لوگوں کا اخبار'' میں مضامین لکھے اور ان اخبارات کی اشاعت میں اس کی مدد کی۔ تاہم اس زمانے کے حالات نے 'اصلاح پسندی' Chartism کو آگے نہ بڑھنے دیا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ 49_1848 کے انقلاب کی پسپائی کے بعد رجعت کی یورش ہوئی، ایسے ہی مخصوص حقائق تھے جن کی بنا پر برطانیہ میں انقلابی تحریک زوال کا شکار ہو گئی جیسا کہ مارکس اور اینگلز نے واضح کیا اس زمانے میں برطانیہ کی صنعتی اور نو آبادیاتی اجارہ داری نے اس کے سرمائے داروں کو بڑے بڑے سرمائے اور زر کثیر منافع کے طور پر اکٹھا کرنے کے قابل بنا دیا۔ اس کا ایک حصہ وہ محنت کشوں کے اوپر کے طبقوں کو خریدنے میں صرف کرتے تھے۔ اس حربے کے نتیجے میں برطانوی پرولتاریہ کے نہایت آزمودہ کار گروہوں نے طبقاتی جدوجہد کی سیدھی اور فراخ راہ کو چھوڑ کر سرمایہ داری ڈھانچے ہی میں چھوٹی چھوٹی مراعات حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دیں اور انہی الجھنوں میں الجھ کر رہ گئے۔

مارکس نے ہندوستان میں برطانوی نو آبادیاتی پالیسی پر نہایت ناراض کا اظہار کیا اور اس پر لعن طعن کی کیونکہ اس پالیسی کی طفیل آبادی کا ایک جم غفیر افلاس اور بھوک کا شکار ہو گیا تھا۔ 1857 میں جب ہندوستان میں برطانوی نو آبادکاروں کے خلاف ایک قومی آزادی کی بغاوت پھوٹ پڑی تو مارکس نے دبے ہوئے لوگوں کے بچاؤ کے لئے آواز اُٹھائی۔ برطانوی نو آبادیاتی پالیسی کا تجزیہ کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ہندوستان کے لوگ اس وقت تک اپنی غربت اور افلاس پر قابو پانے کے قابل نہیں ہوں گے جب تک برطانیہ میں پرولتاریہ کی

حکومت نہیں آجاتی، یا ایسا وقت نہیں آجاتا کہ وہ بذات خود طاقت اکٹھی کرلیں اور نوآبادیاتی جوا ہمیشہ کے لئے اتار پھینکیں۔ مارکس نے اینگلو چائنی جنگوں اور چینی پیروکاروں کی بغاوت پر جو مضامین لکھے۔ وہ اپنے وطن کی آزادی کے لئے لڑنے والے ان عوام الناس کے لئے ہمدردی سے پر ہیں۔

56_1854 میں سپین میں پھوٹنے والے انقلابی واقعات کے متعلق بھی مارکس نے مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ اس نے اس ملک کی اجمالی تاریخ بیان کی اور وہاں پھوٹنے والی جنگ کی وجوہات اور ان کے کردار پر سے پردہ اٹھایا۔ 1857 میں شروع ہونے والے عالمی معاشی بحران اور یورپ میں بڑے بڑے سیاسی واقعات کے ناگزیر ہونے کے احساس نے مارکس کو اکسایا کہ وہ سیاسی معاشیات پر اپنا کام تیز کردے۔ اس کا نتیجہ اس کے ایک مبسوط مقالے کی صورت میں سامنے آیا۔ جس کا عنوان تھا ''سیاسی معاشیات پر تنقید کے بنیادی خدو خال'' _ یہ مقالہ سوویٹ یونین میں کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے زیر اہتمام مارکسی لیننی ادارے نے 41_1939 میں جرمن زبان میں شائع کیا۔ اس تصنیف میں اس نے بورژوا سیاسی معاشیات پر تنقید کی ہے اور معاشی ترقی کی مارکسی تعلیمات کا غایت درجہ بلند مقام واضح کیا ہے۔ اس میں متعدد اہم نظریاتی نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔ جنہیں بعد میں مستند طور پر ''ڈاس کیپٹال'' کی صورت میں متشکل کر دیا گیا۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ مارکس نے قدر زائد پر اپنی تعلیمات کو پہلی بار مجمل خاکے کے اندر میں پیش کیا ہے۔ اینگلز نے مارکس کی اس عظیم دریافت کے بارے میں لکھا، ''مارکس نے اپنا قدر زائد کا نظریہ اپنی ہمت کے بل بوتے پر پچاس کی دہائی میں ہی حل کر لیا تھا، لیکن وہ اس کے نتائج کو کلی طور پر پرکھنے سے پہلے اس کے بارے میں کوئی چیز بھی شائع کرنے سے ہمیشہ انکار کرتا رہا۔ اس رسالے میں مستقبل کے اشتراکی سماج اور اس کی مادی اور انسانی روحانی طاقتوں کی بے مثال ترقی کے بارے میں اہم نظریاتی مباحث بھی ملتے ہیں۔ اس نامکمل تعارفی خاکے میں مارکس نے سیاسی معاشیات کے نفس مضمون اور طریق کار پر روشنی ڈالی ہے اور دیگر اہم مسائل کی نشاندہی کی ہے اپنی اس کاوش کو پریس میں بھیجنے کے لئے مارکس نے فی الواقع تمام مسودے کو دوبارہ لکھا۔ ''سیاسی معاشیات پر تنقید کے بنیادی خدوخال'' کا پہلا ایڈیشن جون 1859 میں شائع ہوا۔ جس میں مارکس نے اپنے نظریہ قدر زائد کا باقاعدہ اجمال پیش کیا اور زر پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ''اپنی زندگی کی سماجی پیداوار میں انسان اپنے ناگزیر تعلقات استوار کرنے لگتے ہیں جن میں ان کی خواہش کا بھی دخل نہیں ہوتا۔ یہ پیداواری رشتے کہلاتے ہیں جو ان کی مخصوص مادی پیداواری طاقتوں کی نشوونما کے ساتھ ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ یہ پیداواری رشتے مل جل کر معاشرے کا اقتصادی ڈھانچہ تعمیر کرتے

ہیں ۔ یہ اصلی بنیاد ہوتی ہے جس پر کسی سماج کا قانونی اور و سیاسی بالائی ڈھانچہ اُٹھتا ہے ۔اور اس کے مطابق سوسائٹی کے معاشرتی شعور کی قطعی صورتیں ظہور پاتی ہیں ۔ مادی زندگی کا طریقۂ پیداوار ہی عام طور پر سماجی، سیاسی اور عقلی روش کا تعین کرتا ہے یہ انسانوں کا شعور نہیں جو ان کی ہستی کا احاطہ کرتا ہے، بلکہ اس کے برعکس یہ ان کی سوشل حثییت ہوتی ہے جس سے ان کی شعوری حدود متعین ہوتی ہے۔سماج کی مادی پیداواری طاقتیں اپنی نشو ونما کی ایک خاص منزل پر پہنچ کر پیداوار کے موجود رشتوں سے ٹکرانے لگتی ہیں یا اس بات کو اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ دولت پیدا کرنے کے جن رشتوں پر اب تک عمل ہو رہا تھا، (ان پر نا آسودگی کا اظہار ہونے لگتا ہے) پیداواری طاقتوں کی ترقی کی صورتیں بدل جاتی ہیں اور ان کے رشتے خود ان کے لیے زنجیر بن جاتے ہیں ۔تب سماجی انقلاب کا دور شروع ہو جاتا ہے۔سرمایہ دارانہ نظام وہ آخیری معاشرتی نظام ہے جو طبقات کے باہمی نزاع کی بنیاد پر قائم ہے۔یہ وہ نظریہ ہے جو مارکس کے الفاظ میں ''انسانی معاشرے کے زمانہ ماقبل تاریخ پر جا کر تمام ہوتا ہے۔''

اس کتاب کی اشاعت کے بعد مارکس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس پر اور بھی محنت کرے تا کہ وہ کچھ اصولوں کو اپنے اطمینان کی خاطر اور زیادہ واضح کر دے ۔اور اس تصنیف کو نہایت موزوں سانچے میں ڈھال کر اور عمدہ شکل دے لیکن 1859 میں وقوع پذیر ہونے والے عالمی اہمیت کے واقعات نے اسے اتنی فرصت نہ دی کہ وہ اس کام سے نپٹ سکتا۔

6- بورژوا جمہوریت اور قومی آزادی کی نئی تحریک

جیسا کہ مارکس نے پیشگوئی کی تھی ۔اقتصادی بحران جو 1857 میں شروع ہوا دور رس نتائج کا حامل تھا۔ وہ مسائل جو 49-1848 کی جنگوں میں حل نہ ہو سکے تھے، پھر سے ایک نئے ولولے کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ جدو جہد جو اٹلی کو یکجا کرنے اور آسٹریا کے جوئے سے نجات کے لئے پھوٹ پڑی ___ اور ادھر تقسیم شدہ جرمنی کو متحد کرنے کی تحریک ___ ان مسائل نے مارکس کی تمام تر توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔''وہ پھر 1848 کی طرح زیادہ تر بورژوا جمہوریت کی تحریک کے امکانات روشن کرنے سے وابستہ ہو گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ تحریک عام طور پر نیم بورژوا اور زیادہ تر روندے ہوئے عوام الناس کی شمولیت سے پروان چڑھے۔کسان اس میں خاص طور پر حصہ لیں اور آخر کار تمام نادار طبقات جاگ اٹھیں۔''(لینن)۔ مارکس کے اس زمانے کے لکھے ہوئے تمام مضامین

خواہ یہ مضامین اٹلی کے مسائل پر ہوں یا جرمن پولینڈ اور روس کے بارے میں، تمام میں یہی کوشش کارفرما نظر آتی ہے کہ مفلوک الحال عوام بھی اقتدار میں شامل ہوں۔

1859 کی آسٹریا اٹلی اور فرانس کی جنگ کے دوران مارکس نے لوئس بونا پارٹ کا پول کھولا جو اس جنگ میں اپنے خود غرضانہ شاہی مقاصد کو ''اٹلی کی آزادی'' کے کھوکھلے نعرے میں گڈمڈ کر رہا تھا۔ مارکس نے واضح کیا کہ اٹلی کی جائز آزادی اور اتحاد صرف قومی جنگ ہی سے حاصل کی جاسکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں عوام الناس تمام اطالوی شہنشاہوں کا تختہ الٹ دیں گے اور خود کو آسٹریا کے جوئے اور جاگیرداروں کی حکومت سے آزاد کروالیں گے اور ایک واحد جمہواری ریاست قائم کرلیں گے۔ اس نے مزید بتایا کہ بونا پارٹ کے حق میں کوئی بھی پراپیگنڈہ براہ راست نہ صرف اہل اٹلی کو گھائل کرتا ہے، بلکہ جرمن انقلاب کے لئے بھی نقصان کا باعث ہے اور اس سے یورپ کی رجعتی طاقتوں کو تقویت ملتی ہے۔ اس طرح مارکس نے اپنے پمفلٹ Her Vogt (1860) میں جرمن نیم بورژوا جلاوطنوں کی صفوں میں موجود بونا پارٹ کے ایجنٹوں پر کڑی نکتہ چینی کی۔

فرینکفرٹ اسمبلی کے ایک سابق ممبر کارل واٹ نے مارکس اور اس کے معاونین کے ہتک آمیز رویہ اختیار کیا۔ مارکس نے اصولی طور پر گالی اور تہمت سے پرہیز کیا۔ حالانکہ پریس میں دشمنوں نے اس پر گالی گلوچ کی بوچھاڑ کر رکھی تھی۔ اس نے ڈینٹے کا یہ قابل فخر مقولہ اپنایا "تم اپنے راستے پر چلتے جاؤ تو لوگ جو چاہتے ہیں انہیں کہنے دو" لیکن واٹ کی گھناؤنی دشنام ترازیوں کا مقصد تھا کہ کمیونسٹوں کو اخلاقی طور پر لوگوں کی نظروں سے گرادیا جائے۔

جب پارٹی کی عزت خطرے میں تھی تو مارکس نے اپنے دشمنوں پر نہایت بے رحمی سے وار کیے۔ اس نے واٹ کے جھوٹے اور فضول الزامات کو رد کیا اور ثابت کیا کہ وہ بونا پارٹ کا ایجنٹ ہے بعد ازاں جس کی تحریری تصدیق بھی پیش کردی۔

انہی دنوں مارکس اور فرڈینینڈ لاسال (ایک سابقہ جمہوریت پسند جسے مارکس 1848 میں پہلی بار ملا تھا) لاسال نے "جرمنی میں اتحاد کس طرح حاصل کیا جائے" کے اہم سوال پر بہت ہی غلط روش اختیار کرلی تھی۔ لاسال نے اپنے پمفلٹ "اٹلی کی جنگ اور پروشیا کے فرائض" میں جرمنی کے اوپری طبقہ کے اتحاد کے لئے پروشیا کی کوششوں کا ساتھ دینے پر زور دیا، یعنی ردانقلاب طریقے سے۔ جب کہ مارکس نے جرمنی کو متحد کرنے کے لئے یہاں کے نچلے طبقوں کی سطح سے جدوجہد کی، جو جمہوری انقلاب کا طریق کار تھا۔ مارکس اور لاسال کے اختلافات

کھل کر سامنے آگئے جب آخرالذکر جرمن ورکرز کی جنرل ایسوسی ایشن کا سربراہ بن گیا اور اس نے اس کے لئے پروگرام وضع کیا۔ لاسال نے صرف جدوجہد کی پرامن اور قانونی صورتوں ہی کے لئے وکالت کی اور 'تمام کے لئے رائے دہی' میں مزدور طبقہ کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم پالیا۔ اور مزدوروں کو یہ ضرر رساں تصور دیا کہ پروشیا گورنمنٹ انہیں پیداکاروں کی انجمنیں بنانے میں مدد دے گی اور اس طرح انہیں استحصال سے خلاصی دے گی۔ وہ طبقاتی جنگ، ہڑتالوں اور ٹریڈ یونینیوں کے خلاف تھا۔ مارکس اور اینگلز کسانوں کو پرولتاریہ کا ساتھی سمجھتے تھے جبکہ اس کے برعکس لاسال کسانوں کو "ایک قدامتی ہجوم" کہتا تھا۔ وہ بسمارک سے صلح جوئی کیلئے آمادہ ہوگیا اور اس سے معاہدہ کیا کہ اگر وہ عالمی رائے کے مطابق عمل کرے تو مزدور طبقہ اندرون ملک اور بیرون ملک اس کی پالیسیوں کی حمایت کرے گا۔ جب لاسال اور بسمارک میں یہ خفیہ بات چیت ہوئی مارکس بے شک اس سے بے خبر تھا، مگر پروشیا کے قدامت پرستانہ عمل پر لاسال کا نخریلا پن اس کی دوررس نظروں سے نہ بچ سکا۔ مارکس اور اینگلز نے باہمی خط وکتابت میں اس کو "پروشیا کے شاہی دربار کا جمہوریت پسند" اور بوناپارٹ رجحانات کا کھلا نشان قرار دیا۔

جب لاسال نے مزدوروں میں اپنی تحریک شروع کی تو جہاں تک اس نے کسی حد تک مزدوروں کو 'بورژوا ترقی پسند پارٹی' کے اثر سے نکالنے کے لئے مفید رول ادا کیا، مارکس اور اینگلز نے پہلے تو برداشت سے کام لیا اور اس کے خلاف عوام میں کو بیان نہ دیا۔ لیکن لاسال کی موت کے بعد جب انہوں نے بسمارک اور اس کی گفتگو کے بارے میں سنا تو انہوں نے اس عمل کو مزدور تحریک سے دھوکا قرار دیا اور لاسال کے پیروکاروں کے ''پروشیا کے شاہی سوشلزم'' کے خلاف کھلی محاذ آرائی شروع کردی۔ اسی دوران مارکس پروشیا کے قدامتی عمل کی قلعی کھولتا رہا۔ اس نے مضامین نویسی کی یہ مہم پیچھے سے ___ ری انشے زیتونگ کے دنوں سے شروع کی اور اس سلسلے کو بتدریج بڑھاتا رہا۔ خاص طور پر 1848_49 کی انقلابی جنگوں تک یہی جدوجہد کٹھن اس لئے ہوگئی کہ مارکس کے پاس کوئی اخبار نہیں تھا جس کے ذریعے وہ جرمن قاری کو متاثر کرسکتا۔ اس لے اس نے جرمن اخبار 'داس واک' DASVOLK کی مدد کی اور 1859 میں اسے لندن سے جاری کیا۔ اور کوشش کی کہ اس کو کمیونسٹ پراپیگنڈے کا ترجمان بنا دیا جائے۔ اس اخبار کی مختصر موجودگی کے دوران مارکس نے اس میں چند مضامین شائع کئے جن میں کچھ پروشیا کے رجعتی پالیسیاں اپنانے کے متعلق بھی تھے۔ ان تحریروں میں کئی نامکمل مضامین کے موضوع بھی ملتے ہیں جن میں مارکس نہ صرف حال کی بات کرتا ہے بلکہ اس رجعتی فوجی ریاست کا ماضی بھی دکھاتا ہے اور خاص طور پر پروشیا اور زار روس کی پولینڈ میں روا رکھی جانے والی پالیسیاں بھی بیان کرتا ہے۔

مارکس کو یقین تھا کہ پولینڈ والوں کی پروشیا اور زار روس کے خلاف جدو جہد (جس کی بنا پر 1863 کی بغاوت پھوٹی)صرف اسی صورت میں کامیاب ہوسکتی ہے جب یہ حقیقی طور پر زرعی انقلاب سے منسلک ہوجائے۔اور جمہوریت کی جنگ بن جائے۔

1850 کے اواخر سے لے کر مارکس روس میں پھیلی ہوئی کسان تحریک کی رفتار نہایت قریب سے دیکھتا رہا۔کریمیا کی جنگ میں روس کی شکست سے ملک میں تمام گہرے تضاد اور سنگین ہو گئے اور زار کی حکومت کسان اصلاحات کی تیاریوں پر مجبور ہوگئی۔شرفا پر مشتمل کمیٹیوں میں اصلاحات کے مسودوں پر پیشگوئی کی کہ یہ ''اوپر والوں کی دی ہوئی آزادی'' کسانوں کو سوائے دکھ کے اور کچھ نہیں دے گئی۔روس میں زرعی غلامی کے خلاف جدوجہد کے لئے بغاوت کرنے والے کسانوں کو مارکس نے مستقبل کے یورپی انقلاب کا حلیف مانا۔

مارکس نے دونوں ــــــ روس میں زرعی غلامی کے خلاف تحریک اور امریکہ میں غلامی کے خلاف خانہ جنگی کو بین الاقوامی اہمیت کے بڑے واقعات کے طور پر دیکھا۔اس نے اس جنگ کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اسے دو معاشرتی نظاموں کی کشمکش قرار دیا ــــ غلامی کا نظام اور نہایت ترقی یافتہ سرمایہ داری نظام نے واضح کیا کہ شمال اسی صورت میں جیت سکتا ہے کہ جب اس کی حکومت صحیح معنوں میں انقلابی طریقے سے جنگ لڑے۔غلامی کو منسوخ کردے۔کسانوں کی بہتری کے لئے زرعی مسئلہ حل کردے۔فوجی کی تنظیم نو کرے اور اس میں سے سازشی عناصر کو نکال باہر کرے۔اور صریح طور پر انقلابی جمہوری نعروں کو فروغ دے۔اس نے یورپ کے محنت کشوں سے اپیل کی کہ وہ بہر حال اپنی حکومتوں کو جنوبی غلام داروں کی مدد کو آنے سے باز رکھیں۔اس نے برطانوی مزدوروں کو آفرین کہی جنہوں نے اپنے اثر سے اپنی حکومت کو جنوب کی طرف سے دخل اندازی کرنے سے روک دیا۔مارکس کو امید تھی کہ امریکی خانہ جنگی نے یورپی محنت کشوں پر جو خوشگوار اثرات چھوڑے ہیں،ان سے قدامتی سالوں کا جمود ٹوٹے گا اور مزدور بھرپور سرگرمیوں کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

7ــــ ''سرمایہ''

محنت کشوں کی تحریک میں ایک نئے طوفان کی پیش بینی کرتے ہوئے مارکس نے کوشش کی کہ اپنی معاشی تصنیف مرتب کرنے کی رفتار تیز کردے۔اٹھارہ ماہ کی تاخیر کے بعد جب اس نے اپنی معاشی تحقیقات کا پھر سے

آغاز کیا تو اس نے اس تصنیف کو از سرِ نو ترتیب دینے کا فیصلہ کیا۔اور اس کو 1859 میں چھپنے والی ''سیاسی معاشیات کی تنقید میں حصہ'' کے تسلسل میں نہ چھاپا جائے، بلکہ یہ ایک جداگانہ کتاب ہو۔1862 میں اس نے ایل کجلمین کو مطلع کیا کہ اس کا نام ''سرمایہ'' اور تحتی نام ''سیاسی معاشیات کی تنقید میں یک حصہ'' ہوگا۔''سرمایہ'' انتہائی مشکل حالات میں لکھی گئی۔امریکی خانہ جنگی کی وجہ سے مارکس اپنی آمدنی کا بڑا ذریعہ کھو چکا تھا۔اب وہ نیو یارک کے روزنامہ ٹریبیون کے لئے نہیں لکھ سکتا تھا۔اس کے بال بچوں کے لئے انتہائی کسمپری کا زمانہ پھر آ گیا۔ایسی صورتِ حال میں اگر اینگلز کی طرف سے متواتر اور بے غرض مالی امداد نہ ملتی تو مارکس نہ صرف ''سرمایہ'' کی تکمیل نہ کر سکتا بلکہ ناگزیر تھا کہ وہ مفلسی کے ہاتھوں پس کر رہ جاتا۔

جب پہلی انٹرنیشنل کی بنیاد رکھی گئی مارکس کے سامنے سیاسی کام کا بے پناہ انبار تھا۔اور اب وہ اپنی کتاب'' سرمایہ'' پر کام کرنے کے لئے راتوں کو جاگنے بھی مجبور ہوگیا۔وہ اس کھچاؤ کا متحمل نہ ہو سکا اور زیادہ تر بیمار رہنے لگا۔ ''سرمایہ'' کی تین جلدوں کا پہلا خاکہ 1865 کے آخر تک مکمل کیا جا چکا تھا۔لیکن پہلی جلد کو چھپنے کے لئے تیار کر تے ہوئے مارکس اسے پھر دہرانے لگا اور کانٹ چھانٹ شروع کر دی۔البتہ اپریل 1867 میں وہ یہ مسودہ ہمبرگ میں پبلشر کے پاس لے گیا۔5 مئی 1867 اس کے یوم پیدائش پر اسے ابتدائی پروف موصول ہوئے۔اور باقی ماندہ پروف کی چھپائی میں دیر لگتی رہی۔اور ان کی درستی کے لئے مارکس نے خود بھی بہت سا وقت لیا___ اس نے متن میں بڑی اہم تبدیلیاں کیں۔کبھی یہ پروف اینگلز کو بھیجے اور کبھی اس کے کہنے پر مزید رد و بدل کیا۔16 اگست 1867 کو اس تیار شدہ ''سرمایہ'' پر آخر کار دستخط ہوئے اور اسے پبلشر کے حوالے کر دیا گیا۔پہلی جلد مکمل ہو جانے پر مارکس نے اینگلز کو ان الفاظ سے یاد کیا ''بھلا ہوا کہ یہ جلد مکمل ہو گئی ہے۔یہ سب آپ اور صرف آپ کی مہربانیاں ہیں کہ یہ ممکن ہوا۔میری خاطر آپ کی یہ بے لوث قربانی ہے جس کے بغیر تین جلدوں کا یہ جناتی کام کرنا میرے لئے کبھی ممکن نہ ہوتا۔میں تشکر میں آپ کو سینے سے لگاتا ہوں، میرے پیارے، میرے محبوب دوست مبارک ہو!

ستمبر 1867 میں ''سرمایہ'' کی جلد اول کی اشاعت کے بعد مارکس کو'انٹرنیشنل' کی شدید سرگرمیوں پر دھیان دینا پڑا۔اور ایسے ہی بڑے واقعات جیسے فرانس اور پروشیا کی جنگ اور پیرس کمیون اس کی راہ میں رکاوٹ بنے اور وہ معاشیات کا مطالعہ ترک کرنے پر مجبور ہوگیا۔وہ کہیں ستر کی دہائیوں کے شروع میں ''سرمایہ'' پر دوبارہ کام کرنے کے قابل ہوا۔جلد اول کے دوسرے جرمن ایڈیشن اور فرانسیسی ترجمے کے متن کی تیاری کے لئے اسے

بہت سا وقت چاہئے تھا۔ دوسری جلدوں کی تیاری میں اس کی توقع کے خلاف بہت زیادہ وقت لگ گیا۔ اینگلز نے اس کی بڑی وجہ بیان کرتے ہوئے ''سرمایہ'' جلد دوم میں اپنے دیباچے میں لکھا ہے ''مارکس کے صرف دوسری کتاب کے لئے چھوڑے ہوئے مسودے کے مواد کا شمار ہی ثابت کرتا ہے کہ اس نے کس بے مثال اصول پسندی اور نہایت خود تنقیدی سے کام لیا اور اپنی ان عظیم معاشی دریافتوں پر جانفشانی سے محنت کی اور انہیں تکمیل تک پہنچایا۔ وہ انہیں شائع کرنے سے پہلے کمال جامعیت کے نقطۂ عروج تک پہنچ چکا تھا۔ اس کی خود تنقیدی نے اسے شاذ و نادر ہی اجازت دی کہ وہ اپنی پیشکش میں نفس مضمون کو اپنے تجربۂ علمی کی بنا پر ہمہ وقت پھیلتے ہوئے ذہنی افق کے مطابق ڈھال لے۔ اس نے مواد کی اہئیت میں بھی کوئی جھول نہ آنے دیا۔''

مارکس کے ہاتھوں ہونے والی گہری ریسرچ کی ایک مثال ''سرمایہ'' کی جلد سوم میں زمین کے لگان کا باب ہے۔ اس باب کے لئے اس نے ستر کی دہائیوں میں روس میں 1861 کی اصلاح کے بعد پیدا ہونے والے زمینی رشتوں کا کلی مطالعہ کیا۔ اینگلز نے ''سرمایہ'' کی تیسری جلد کے دیباچے میں لکھا ''روس میں زرعی پیداوار کرنے والوں کے استحصال اور زمین کی ملکیت کی دونوں اقسام کو ملحوظ رکھتے ہوئے، یہ ملک زمین کے لگان کے معاملے میں وہی کردار ادا کرتا ہے جو کردار جلد اول میں انگلینڈ کی صنعت میں کی اجرت کے متعلق نظر آتا ہے۔ بدقسمتی سے وہ اس منصوبے کو پورا کرنے کا موقعہ نہ پاسکا۔''

مارکس نے اپنے شاہکار ''سرمایہ'' پر اپنی موت تک کام جاری رکھا۔ اگرچہ اس کی تخلیقانہ سرگرمیاں زیادہ تر سیاسی معاشیات کی طرف مرکوز تھیں، لیکن اس نے دوسرے علوم میں ہونے والے ارتقا کا بھی گہرا مطالعہ کیا۔ اس نے تاریخ، فطرتی سائنس، ٹکنالوجی کا مطالعہ جاری رکھا۔ اور ساتھ ہی ریاضی میں ہونے والی تحقیق سے بھی آگاہی رکھی۔ ہم تک جو مسودات پہنچے ہیں ان میں مختلف علوم کے علاوہ ریاضی پر بے شمار نوٹس شامل ہیں اور یہ دکھاتے ہیں کہ اس کا علم انتہائی وسیع تھا۔

پال لیفراگ لکھتا ہے کہ ''مارکس کا ذہن تاریخ، فلسفہ، فطرتی سائنس اور دوسرے علوم کے حقائق سے بھرا رہتا تھا۔ اپنے سالہا سال کے علمی کام میں جو علم اس نے حاصل کیا وہ اس کا استعمال بھی بخوبی جانتا تھا۔''

مارکس کی موت تک ''سرمایہ'' کا کام نامکمل ہی تھا۔ مسودات جو اس نے چھوڑے ان پر مزید کام کی ضرورت تھی۔ اینگلز نے جلد دوم اور سوم کی اشاعتی تیاریوں کا بار اپنے ذمے لے لیا۔ جلد دوم 1885 میں اور جلد سوم 1894 میں شائع ہوئی۔ لینن نے ان دو جلدوں کے بارے میں کہا کہ یہ دو دانشوروں ___ مارکس اور اینگلز

کا کام ہے۔معاشیات پر مارکس کا یادگار کام چوتھی جلد کی صورت میں اختتام پذیر ہونے کو تھا۔یہ تصنیف سیاسی معاشیات کے مرکزی نکتہ ''نظریہ قدر زائد'' کے تنقیدی تجزیئے پر مشتمل تھی۔اپنے دوست کی موت کے بعد اینگلز نے اس مسودے کی ترمیم کرنے اور اسے ایک علحدہ کتاب ''سرمایہ، جلد چہارم'' کے نام سے چھاپنے کی صلاح کی لیکن اس کی تجویز پر عمل نہ ہوسکا۔بلکہ یہ کتاب اس کی موت کے بعد کارل کاٹسکی نے ''قدر زائد کا نظریہ'' کے عنوان سے 1905_10 میں طبع کی۔اس اشاعت میں مسودے کو نسبتاً آزادانہ طور پر برتا گیا تھا۔اس کے برعکس 1954_61 کو چھپنے والا نیا ایڈیشن جو مارکس لینن انسٹیٹیوٹ نے سوویٹ یونین کمیونسٹ پارٹی کی سنٹر کمیٹی کے ایما پر چھاپا، مکمل طور پر مارکس کے اصل مسودے کے مطابق ہے۔اسی کے متوازی ایک اور ایڈیشن جس کی زبان قدیم کے مطابق تھی 1956_62 میں برلن سے شائع کیا گیا۔

''سرمایہ'' نے اس عظیم سائنسدان اور انقلابی کی عظمت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔مارکس کا یہ سائنسی کارنامہ عظیم اور گھمبیر تھا۔ایک خط میں اس نے ایم لاچیٹر کو لکھا ''سائنس کی طرف کوئی سرکاری شاہراہ نہیں جاتی اور صرف وہ جو اس کے ڈھلوان راستوں کی تھکا دینے والی چڑھائی سے نہیں ڈرتے اس کی چمک دار چوٹیاں سر کر لیتے ہیں''۔

مارکس کے معاشی نظریات ان بنیادی تبدیلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو سیاسی معاشیات کے نظریہ میں رونما ہوئیں۔ان سے سیاسی معاشیات میں واقعی ایک انقلاب برپا ہوگیا۔صرف ایک ترقی پسند طبقے یعنی پرولتاریہ کا فلسفی ہی، حکمران استحصالی طبقے کی حد بندیوں اور تعصّبات میں آزاد مرد ہی، سرمایہ دار معاشرے کے اعضا کو ٹٹول سکتا تھا اور اس کی معاشیات کا حقیقی تجزیہ کرسکتا تھا۔مارکس نے سرمایہ داری معاشرے کی حرکت کا اقتصادی قانون دریافت کیا۔اس معاشرے کے ارتقا کا کھوج لگایا۔اس کے زوال کو پرکھا اور اس کے محدود اور ناپائیدار تاریخی کردار کو سائنسی طور پر ثابت کیا۔

اپنی تصنیف میں اس نے سرمایہ دار معاشرے کے ناقابل مصالحت اندرونی تضادات کا کھوج لگایا۔اس نے ثابت کیا کہ بورژوا اور نیم بورژوا سرمایہ داری ''مصلحین'' کی ان کوششوں کے باوجود جو وہ ان تضادات کو کند یا ہموار کرنے کے لئے کرتے ہیں، سرمایہ داری نظام کے ارتقا کے دوران ان تضادات کا بڑھنا ناگزیر ہوگا۔ گویا شکست سنگ کی خوسنگ کے لہو میں ہوتی ہے۔

اس نے ثابت کیا کہ سرمایہ داری اپنی ترقی کے دوران مستقبل کے سوشلسٹ معاشرے کے لئے مادی لوازمات تخلیق کرتی جاتی ہے۔اس نے پرولتاریہ میں وہ سماجی قوت دیکھی جو تاریخ کے ہاتھوں سرمایہ داری کے لئے

بنائے جانے والے فیصلے کی تکمیل کرے گی۔

سرمایہ دار طبقہ جو مزدوروں کی محنت کا پورا معاوضہ ادا نہیں کرتا اور اسے اپنی جیب میں ڈال لیتا ہے۔ مارکس نے اس قدر زائد کی درست تصویر بیان کر کے سرمایہ دارانہ استحصال کی ساخت کو ننگا کر دیا۔ قدر زائد سے مراد وہ فرق ہے جو مزدور کی پیدا کی گئی قدر اور اس کی قوت محن کی قدر کے مابین ہے۔ اس کی قوت محن کی قدر سے مراد اجرت ہے، یعنی محن کار کے کم از کم ذرائع بقا کا معاوضہ۔ اس طرح کام کے دورانیے کے دو حصے ہوئے۔ ایک حصے میں محن کار اپنی اجرت کے لئے کام کرتا ہے؛ دوسرے میں وہ سرمایہ دار کے لئے قدر پیدا کرتا ہے۔ اول الذکر کو مارکس لازمی عرصہ محن اور آخر الذکر کو زائد عرصہ محن کا نام دیتا ہے۔ مزدور کی محنت سے تخلیق شدہ قدر کا وہ حصہ جسے وہ زائد وقت محن میں تخلیق کرتا ہے قدر زائد کہلاتا ہے۔ اس طرح مارکس کے نظریہ قدر زائد نے سرمایہ داری استحصال کا سارا بھید کھول دیا، جس کی حفاظت سرمایہ داری کے حامی بڑی عیاری اور چالاکی سے کرتے ہیں۔ اس سے پرولتاریہ اور بورژوازی کے مابین نزاع کی اقتصادی بنیاد بھی واضح ہوگئی۔ قدر زائد کا اصول مارکس کے اقتصادی نظریہ کا بنیادی پتھر ہے۔ انسانی معاشرے کے ارتقا کے مادی اصول رائج ہونے کے بعد جب سے انسانی معاشرے کو جانا گیا ہے اور اس کے قوانین استوار ہوئے ہیں، قدر زائد دوسری عظیم دریافت ہے جو پرولتاریہ کے اس نابغہ عصر ماہر نظریات نے پیش کی۔

سرمایہ کے ارتکاز کے عمومی قانون کے مطابق جوں جوں سرمایہ داری ترقی کرتی رہے اس میں اندرونی طور پر موجود گہرے اندرونی تضادات ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ لوگ بے زر، بے ملکیت پرولتاریہ کا حصہ بنتے جاتے ہیں، اتنا ہی زیادہ دولت چند اجارہ داروں کے ہاتھوں میں مرتکز ہوتی جاتی ہے۔ مستقبل کے سوشلسٹ معاشرے کے لئے اولین مادی شرائط کے خط وخال سرمایہ دار معاشرے ہی کی کوکھ میں متشکل ہونے لگتے ہیں اور اس طرح وہ معاشرتی طاقت جڑیں پکڑتی ہے جو سوشلسٹ انقلاب سرانجام دیتی ہیں اور نوع انسانی کو جبر اور استحصال سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دیتی ہیں۔ مارکس سرمایہ داری نظام میں ارتکاز زر کے تاریخی رجحان کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتا ہے: سرمائے کا ایک جگہ جمع ہو جانا طبع پیداوار کے لئے بیڑیاں بن جاتا ہے۔ یہ خصوصیت اسی نظام کے زیر سایہ پھوٹتی ہے اور اس کے ساتھ ہی پھلتی ہے۔ پیداوار کے ذرائع ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں مگر محنت کا ڈھنگ سماجی ہوتا ہے ___ سرمایہ داری کی چھتر چھاؤں میں یہ دونوں صورتیں ایسے مقام پر آ پہنچتی ہیں کہ ایک دوسرے کے لئے ناموافق بن جاتی ہیں، یہاں تک کہ پھیلا ہوا چھتر پھٹ جاتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نجی

ملکیت کا ماتمی گھنٹہ بجنا شروع ہو جاتا ہے ۔ جائیداد سے بے دخل کرنے والے ’’جائیداد سے بے دخل کر دیئے جاتے ہیں۔‘‘ (سرمایہ، جلد اول، ص763)

جہاں پہلی جلد سرمایہ پیدا کرنے کے عمل کے لئے وقف ہے، دوسری سرمائے کی گردش کے بارے میں ہے۔ ان دونوں عوامل کی وحدت اور پیداوار کے فیصلہ کن کردار پر زور دیتے ہوئے مارکس محرک سرمائے کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ سرمائے کی چند اہم صورتوں ___ روپیہ، پیداوار اور شے کی گردش کا تجزیہ کرتا ہے۔

دوسری جلد کا بیشتر حصہ سرمایہ داری نظام کے تحت دوبارہ پیدا کرنے کے عمل ___ سادہ اور وسیع دونوں کے تجزیے پر مشتمل ہے۔ سرمایہ داری کے ناقابل حل تضادات کہ تہہ تک پہنچتے ہوئے، جو پیداوار کے سماجی کردار اور قبضہ کی نجی سرمایہ دارانہ صورت ہے ___ مارکس ثابت کرتا ہے کہ سرمایہ داری نظام میں، پیداوار کیسے انارکی، بحران اور بے روزگاری سرمایہ داری کا لازمی حصہ ہیں جن کا سامنا ناگزیر ہے۔ ’’سرمایہ‘‘ کی تیسری جلد سرمایہ داری پیداوار کے مجموعی طرز کا تجزیہ پیش کرتی ہے۔ مارکس ثابت کرتا ہے کہ ایک فیکٹری مالک کا صنعتی منافع، ایک تاجر کا تجارتی منافع، مہاجن اور بینکر جو سود حاصل کرتے ہیں، اور زمین کے مالک کی آمدنی ___ ان سب کی شاخیں قدر زائد سے پھوٹتی ہیں۔

’’سرمایہ‘‘ میں مارکس کا اقتصادی نظریہ نہایت بھرپور اور مکمل طور پر بیان ہوا ہے۔ لینن کے کہنے کے مطابق یہ اصول نہایت گہرا، بسیط اور اس کے نظریئے کی مفصل تصدیق اور تطبیق ہے۔ یہ مارکس کے اصولوں کی جزیات ___ فلسفہ، سیاسی اقتصادیات اور سائنسی اشتراکیت کو ارتقا دینے کے لئے بڑی زوردار پیشقدمی تھی۔ اپنی تحقیقات کے طریق کار پر مادی جدلیات کا اطلاق کرتے ہوئے، مارکس نے سائنسی علم کے اس طاقتور اوزار کو تخلیقی طور پر کارآمد بنایا اور زیادہ سنوارا۔ ’’سرمایہ‘‘ سائنسی اشتراکیت کا گہرا فلسفیانہ، اقتصادی اور تاریخی ثبوت دیتا ہے۔ یہ پرولتاریہ کے مقصدِ آزادی، سوشلسٹ انقلاب اور پرولتاریہ کی آمریت کا ضابطہ قوانین ہے۔ مارکس کا عظیم کارنامہ ___ ’’سرمایہ‘‘ ___ سرمایہ داری کی غلامی کے خلاف جنگ میں پرولتاریہ کا طاقتور ہتھیار بن گیا ہے۔

8

پہلی انٹرنیشنل اور پیرس کمیون

مارکس نے صرف یہ نظریہ ثابت کرنے کو اپنی زندگی کا اولین مقصد قرار دیا کہ سرمایہ داری کا زوال ناگزیر ہے اور پرولتاری انقلاب کی فتح ہو کر رہے گی۔ بلکہ پرولتاریہ (جو آخر کار سرمایہ داری کا خاتمہ کر دے گی) کا دست و بازو بننا بھی اپنا فرض سمجھا تاکہ آئندہ دھاوا بولنے کے لئے اس کی طاقتوں کو منظم کیا جائے۔ جن دنوں وہ ''سرمایہ'' کی جلد اول کی تکمیل کر رہا تھا وہ اپنی بے مثال ہمت سے محنت کش عوام کو منظم کرنے، ترتیب دینے اور سکھانے کی دھن میں بھی لگا رہا۔ پہلی انٹرنیشنل میں اس کے کام کی بجا طور پر تعریف کرتے ہوئے اینگلز نے اسے اس کی تمام سیاسی سرگرمیوں کی معراج قرار دیا۔ سرمایہ داری کی ترقی جو پرولتاریہ اور محنت کش عوام کے استحصال کی بدترین صورت تھی، دنیا کا 1857 بحران اور بعد میں بورژوا جمہوری نئی لہر اور قومی آزادی کی تحریکیں، خاص طور پر پولینڈ کی 1863 کی بغاوت ___ ان تمام واقعات نے پرولتاریہ کی سیاسی بیداری میں اضافہ کیا اور اسے متحدہ کاروائی پر ابھارا۔ پہلی ''انٹرنیشنل ورکنگ میز انیسوسی ایشن'' 28 ستمبر 1864 کو سینٹ مارٹن ہال لندن میں ہونے والے ایک اجلاس میں قائم کی گئی۔ اس انجمن کی کامیابی کا باعث نہ صرف وہ تاریخی واقعات تھے جن میں کہ یہ ابھری بلکہ اس حقیقت کی بنا پر بھی کہ اس تنظیم کا بانی اور منتظم کارل مارکس تھا۔ وہ جو انٹرنیشنل کی شاندار تاریخ میں اس کا رہنما اور روح رواں رہا۔

انٹرنیشنل کے تمام مسودات ''انٹرنیشنل ورکنگ میز ایسوسی ایشن افتتاحی تقریر'' 1864 اور ''انجمن کے عارضی قوانین'' 1864 کا مصنف مارکس خود تھا۔ ان مسودات کی تیاری میں مارکس نے اپنے اصول چھوڑے بغیر یہ کوشش کی کہ اس کے خیالات مختلف ملکوں میں بسنے والے اور ترقی کی گوناگوں سطحوں پر رہنے والے محنت کس عوام کے لئے قابل قبول ہوں۔

انٹرنیشنل میں مارکس کی حکمت عملی یہ تھی کہ مزدوروں کے سامنے عوام کے عملی تجربہ کی روشنی میں اصلاح پسندی کے علاوہ فرقہ بندی اور عقیدہ پرستی کے دیوالیہ پن کی وضاحت ٹھوس دلائل سے کرے اور واقعی سائنسی اور حقیقی معنوں میں انقلابی نظریے اور پرولتاریہ کے داؤں پیچ کے لئے ان کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائے۔

فرانس میں پرودھوں کے پیروکار، برطانیہ میں اوون موقع پرست لیڈر، اٹلی میں مازینی اور جرمنی میں

لاسال کو ماننے والے، وہ مخالفین تھے جن کے خلاف مارکس کو انٹرنیشنل میز ایسوسی ایشن کے شروع کے دنوں سے جدوجہد کرنا پڑی۔ انٹرنیشنل کی سرگرمیوں کے ابتدائی دنوں میں مارکس نے اپنی بیشتر توجہ پرولتاریہ کو منظّم کرنے اور انہیں انقلابی نظریہ سکھانے پر مرکوز کر دی۔ اس لئے جب 1860 میں جنرل کونسل کی ایک میٹنگ میں اوون کے پیروکار ویسٹن نے دلیل دی کہ ٹریڈ یونین اور ہڑتالوں نے محنت کشوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا، تو مارکس نے اس بیہودہ اور نقصان دہ مضروضے کے خلاف بات کی۔ اور اس کے برعکس اوون پرودھوں اور لاسال کے نمائندوں کو بتایا کہ محنت کش طبقہ کی سرمایہ داری کے خلاف روزانہ اقتصادی جدوجہد کی بہر حال ضرورت ہے۔ اس نے برطانوی ٹریڈ یونین کے موقعہ پرست لیڈروں کے خلاف بھی دلیری سے جنگ کی جو محنت کش طبقہ کی جدوجہد کو فقط معاشی مطالبات تک محدود کر کے پرولتاریہ کے بنیادی مفادات کو نظر انداز کر رہے تھے ___ جیسے یہ ضرورت کہ پیداوار کے ذرائع کی نجی ملکیت منسوخ کی جائے۔ جو تقریر اس نے کونسل میں کی تھی اس میں اپنی مستقبل کی تصنیف ''سرمایہ'' کے مشہور اصولوں کی ترجمانی کی۔ اس کی موت کے بعد 1997 میں یہ تقریر اس کی بیٹی ایلیانور نے ''اجرت' قیمت اور منافع'' کے نام سے شائع کی۔

انٹرنیشنل کے ابتدائی دنوں میں پرودھوں کے پیروکار مارکسزم کے بڑے مخالفین میں سے تھے۔ ان کے خلاف جدوجہد انٹرنیشنل کی لندن کانفرنس 1865 اور جنیوا کانفرنس 1866 ہی میں شروع ہو گئی تھی۔ مارکس ''سرمایہ'' کی تیاری میں معروف ہونے کی بنا پر جنیوا کانفرنس میں شرکت نہ کر سکا، مگر اس نے جنرل کونسل کے نمائندوں کو ان فوری مطالبات سے مختصراً آگاہ کر دیا جو انہوں نے پیش کرنے تھے۔ سرمایہ دار ہڑتالوں اور تالہ بندی کے دوران غیر ملکی مزدور درآمد نہ کریں۔ آٹھ گھنٹے کا دن مقرر کیا جائے۔ بچوں اور چھوٹی عمر کے لوگوں کے لئے کام کا دن چھوٹا کیا جائے اور ان کی ذہنی اور جسمانی تعلیم اور فنی تعلیم کے لئے سہولیتں فراہم کی جائیں۔ اس اجمال میں ٹریڈ یونین کو بہت اہمیت دی گئی جو نہ صرف کہ مزدوروں کی بنیادی ضروریات کی جدوجہد کا وسیلہ تھیں بلکہ سوشلزم کے حصول کے لئے انہیں تعلیم دینے اور منظّم کرنے کا ہتھیار بھی۔ اس نے اقتصادیات اور سیاسی جدوجہد کے میدانوں میں محنت کشوں کی روزانہ جدوجہد اور ان کی تحریک کے فیصلہ کن مقاصد کے درمیان تعلق بتاتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اول الذکر بھی اہم ہے مگر جب تک پرولتاریہ حکومت حاصل نہیں کر لیتی۔ انجمن امداد باہمی معاشرتی نظام کی بنیاد کو بدل نہیں سکتی۔ جنیوا کانگرس کے مندوبین نے ایک گرما گرم بحث کے بعد جدوجہد کے اس عملی پروگرام کے حق میں ووٹ دیا جس کا خاکہ مارکس نے تیار کیا تھا۔

برسلز کانگرس 1868 اور بیسلی کانگرس 1869 میں پیداواری وسائل کی اجتماعی ملکیت اور زمین کی اشتراکیت کے مسائل کو اولیت دی گئی۔ یہ مراحل انٹرنیشنل کے نظریاتی پروگرام کی تکمیل کے لئے اہم تھے۔ اس پروگرام نے اب واضح اور صریح سوشلسٹ کردار اختیار کرلیا تھا۔ اس سے نیم بورژوازی کی جائیداد کا دفاع کرنے والے پرودھوں کے پیروکاروں پر سوشلسٹوں کی نظریاتی فتح کا پتہ چلتا تھا۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ برسلز کانگرس نے مارکس کے ہاتھوں ہونے والی پیش قیمت خدمات پر نظر ڈالتے ہوئے ''سرمایہ'' پر ایک غیر معمولی قرارداد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ مارکس پہلا ماہر اقتصادیات ہے جس نے سرمایہ داری کا سائنسی تجزیہ کیا اور انہوں نے تمام قوموں پر زور دیا کہ وہ اس تصنیف کا مطالعہ کریں۔ فرانس اور بلجیم میں پرودھوں کے پیرو دہان اور جرمنی میں لاسال کے پیروکار مارکسزم کے بڑے مخالفین میں سے تھے۔ جب انٹرنیشنل کی بنیاد رکھی گئی لاسال کا انتقال ہو چکا تھا مگر اس کے پیروکار اس کے غلط نظریات اور ضرررساں داؤں پیچ پر مصر تھے۔ مارکس اور اینگلز نے چند مضامین اور خطوط میں جرمن محنت کشوں کو پروشیا میں لاسال کے پیروکاروں کی رجعت پسندانہ اور مبہم پالیسی کے خطرے اور زیاں کاری کے بارے میں مطلع کیا۔ جب جنرل جرمن ورکرز ایسوسی ایشن اور ان کے اخبار ڈر سوشل ڈیمو کریٹ نے لیسلیوں کے داؤں پیچ جاری رکھے اور بسمارک کے سپاہیوں اور ہتھیاروں سے جرمنی کو اوپر سے متحد کرنے کی پالیسی کی معاونت کی۔ مارکس اور اینگلز نے عوامی سطح پر اعلان کردیا کہ وہ اس اخبار کے لئے کام نہیں کریں گے اور انہوں نے لیسلیوں کے ''پروشیا کے شاہی حکومتی سوشلزم'' کو شدت سے رد کردیا۔ اپنے مددگار ویلہلم لبخت کے ذریعے مارکس اور اینگلز نے کوشش کی کہ وہ جرمنی میں مزدور طبقہ کی ایک پارٹی قائم کریں جو لیسلیوں سے ممیز ہو۔ ایجوکیشنل ورکرز یونینز کی کانگرس 1868 نیورمبرگ میں لبخت اور بیبل کی رہنمائی میں منعقد کیا۔ اس طرح انٹرنیشنل ورکنگ میز ایلوسی ایشن نے جرمنی کے محنت کش عوام میں بھی اپنی راہ ہموار کرلی۔ 1869 میں ایزنیش میں سوشل ڈیموکریٹک ورکرز پارٹی آف جرمنی کی بنیاد رکھی گئی۔ جس میں بیبل اور بخت کی رہنمائی میں چلنے والی مزدور تنظیموں کے علاوہ اور مزدور تنظیموں کا اضافہ ہوا۔ یہ لیسلیوں کی جنرل جرمن ورکرز ایلوسی ایشن سے ٹوٹ کر آملے تھے۔ اس وقت جب مارکسزم نے انٹرنیشنل میں پردھوں ں پر نظریاتی فتح پالی تھی اور لیسلیوں کے خلاف جنگ جیت لی تھی ایک نیا شخص نمودار ہوا۔ ایم بکونین اپنی لاقانونی تنظیم پر انحصار کرتا تھا اور سوشلسٹ ڈیموکریسی سے تعلق رکھتا تھا۔ اور انٹرنیشنل کی قیادت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ انٹرنیشنل میں شامل ہوئے وقت باکونین نے اپنی لاتعلقی کا اعلان کیا تھا مگر حقیقتاً اس نے انٹرنیشنل میں اپنا خفیہ دھڑا قائم کر رکھا تھا۔ بیسلی کانگرس کے بعد باکونینیوں

نے خفیہ طور پر انٹرنیشنل کی جڑیں کاٹنے کی سرگرمیوں کے علاوہ مزید یہ کیا کہ جنرل کونسل اور اس کے لیڈر مارکس کے خلاف کھلی جنگ کا آغاز کر دیا۔ انہوں نے پروشیا کے شاہی سوشلسٹوں یونی لیسلیوں اور برطانیہ کے ٹریڈ یونین اعتدال پسند لیڈروں (جن کے ساتھ اب مارکس کے شدید اختلافات تھے) دونوں کو اپنے باغیانہ اور بدنظمی کے جھنڈے تلے قطار بند کرنے کی کوشش کی۔ مارکس نے اس سے پہلے بھی برطانیہ میں اس سرداری طرز کے مزدور رہنماؤں کی قدامت پرستی اور بورژوا آزاد خیالوں کی تقلید میں ان کا دم چھلہ بننے کی پرانی روش پر تنقید کی تھی۔ مارکس اور ان لیڈروں کی آزاد خیال مزدور پالیسی کے اختلافات خاص طور پر ساٹھ کی دہائی کے دوسرے نصف میں کھل کر ظاہر ہوئے جب برطانیہ کی سیاسی زندگی میں آئرلینڈ کا سوال پیش آیا۔ مارکس کی ترغیب پر انٹرنیشنل کی جنرل کونسل نے برطانوی حکومت کے خلاف آئرش عوام کی قومی آزادی کی جدوجہد میں ان کی مدد کی۔ مارکس کو تو آئرش قومی آزادی کی تحریک میں ایک ایسی قوت نظر آتی تھی جو نہ صرف انگریز زمینداری کے خلاف لڑ رہی تھی بلکہ انگریز بورژوازی سے بھی برسرپیکار تھی۔ آئرلینڈ کے دباؤ نے بورژوازی کو اس قابل بنا دیا کہ وہ اپنے ''زرخرید غلاموں'' کو دو متحارب گروہوں میں تقسیم کر دیں تاکہ انگریز اور آئرش محنت کشوں میں دشمنی پیدا ہو جائے۔ مارکس نے اس کے متعلق کہا کہ یہ تنازعہ انگریز محنت کش طبقے کی کمزوری کا راز تھا اور انگریز بورژوازی کی طاقت کا راز تھا۔ اس نے انگریز محنت کشوں کو وضاحت سے بتایا کہ آئرلینڈ کی آزادی تمہاری اپنی آزادی کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔ مارکس نے لکھا کہ ''ایک قوم جو دوسری قوم کو غلام بناتی ہے، وہ گویا اپنے لئے بھی زنجیریں ڈھالتی ہے۔'' آئرلینڈ کے عوام کی جدوجہد شروع ہوگئی۔ اس کے تجربے نے مارکس کو اکسایا کہ وہ قومی اور نوآبادیاتی مسائل کے بنیادی اصولوں کو فروغ دے جب اس نے یورپ، ہندوستان اور چین میں قومی آزادی کی تحریکیں پر اولین مضامین میں پیش کئے۔ پرولتاریہ کے قومی نوآبادیاتی مسئلہ کی بنیادی پالیسی پر کاوش کرتے ہو مارکس نے محنت کش طبقے کو بتایا کہ وہ اس سوال کو انقلاب کی ضرورتوں کے نقطہ نظر سے دیکھے۔ اس نے پرودھوں کے پیروؤں پر سخت نکتہ چینی کی جنہوں نے قومی سوال کو نظر انداز کر دیا تھا اور جنہوں نے اعلان کیا کہ قوم محض ''تعصب کی باقیات'' کا نام ہے۔ دوسری طرف اس نے بورژوا قوم پرستی کا مقابلہ بھی بے رحمی سے کیا اور اِدھر عوام الناس کو پرولتاری بین الاقوامی جذبے کے تحت تعلیم دی اور سکھایا۔ مارکس کا خیال تھا کہ قومی جبر اور نوآبادیاتی نظام کے خلاف پرولتاریہ انتہائی مضبوط محاذ ہوتی ہے۔ باکونینیوں کے خلاف جدوجہد میں فرسٹ انٹرنیشنل کے روسی فریق نے مارکس کی پرزور معاونت کی۔ یہ انجمن 1870 کے آغاز میں جینوا میں سیاسی تارکین وطن کے ایک گروہ نے

بنائی تھی وہ سب ان خیالات کی مجلس شرکت کرتے جو چرنی شیسکی اور دوبرلائی بووان میں پھیلاتے تھے۔ روسی فریق نے مارکس سے التجا کی کہ وہ جنرل کونسل میں ان کے جانشین کے طور پر کام کرے۔ مارکس اگرچہ پہلے بھی جرمنی کے لئے خط وکتابت سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہا تھا اس نے اپنے جواب میں کہا کہ وہ اس عزت افزائی کو بخوشی قبول کرتا ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں تھا کہ روسی فریق مارکس کا ہمنوا ہو گیا تھا۔ روس کے نوجوان انقلابیوں میں اس کا نام پہلے بھی جانا پہچانا تھا۔ ''سرمایہ'' کے غیر ملکی ترجمے کی تجویز سب سے پہلے روس ہی سے آئی۔ مارکس نے جب اس کے بارے میں کگلمین کو لکھا تو یہ بھی بتایا کہ اس کی دوسری تصانیف ''فلسفے کا افلاس'' اور ''سیاسی اقتصادیات کی تنقید میں حصہ'' کسی دوسرے ملک سے زیادہ روس میں مشہور ہوئیں۔ مارکس نے اپنی طرف سے روس، اس کی معاشیات، کلچر، ادبیات اور عوام کی حالت زار اور زمینداروں کے خلاف جدوجہد میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ 1869 میں اس نے روسی سیکھنا شروع کی اور جلد ہی 'پشکن' 'گوگول' سالٹی کووسکیڈرین' فلیروسکی' ہیرزن' ڈوبر ولائی بو' چرنی شیسکی اور دوسرے روسی مصنفین کی اصل کتابیں پڑھنے کے قابل ہوگیا۔ ''سرمایہ'' جلد اول کے دوسرے ایڈیشن کے ضمیمے میں مارکس نے چرنی شسکی کے ''عظیم روسی عالم اور نقاد'' ہونے کا اقرار کیا ہے جس نے مل 1861 کے قول کے مطابق اپنی کتاب ''سیاسی معاشیات کے اشارات'' میں سیاسی معاشیات کا دیوالیہ پن ماہرانہ طریقے سے ثابت کیا ہے۔

جنیوا1870 میں روسی گروہ کی کمیٹی کے ممبران کے نام ایک خط میں مارکس نے فلیروفسکی کی ''روس میں محنت کش طبقہ کے حالات'' 1869 کی بہت تعریف کی۔ مارکس نے لکھا کہ ''فلیروفسکی جیسی یا تمہارے استاد چرنی شیوسکی جیسی تصانیف روس کی حقیقی آبرو ہیں اور ان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا ملک بھی اس صدی کی عام تحریک میں حصہ لینے کا آغاز کر رہا ہے۔'' مارکس نے ''سرمایہ'' کے مترجم، روسی انقلابی، کسان جمہوریہ کے حامی، جتی لاپاٹن (جسے مارکس کے کہنے پر انٹرنیشنل کی جنرل کونسل میں لے لیا گیا تھا) سے دوستانہ تعلقات قائم کر لئے۔ 1870 میں جب لاپاٹن نے چرنی شیوسکی کو ملک سے باہر بھیجنے کے لئے جرات مندانہ کوشش کی تو اس نے ''سرمایہ'' کا ترجمہ مکمل کرنے کا کام ڈینیل سن کے حوالے کر دیا جو سینٹ پیٹرز برگ میں کسان جمہوریہ کا حامی Narodnik تھا اور جس کے ساتھ مارکس کا خوشگوار نامہ و پیام جاری رہا۔ مارکس نے چند دوسرے روسی سیاسی افراد سے بھی خط وکتابت کی۔ اس طرح مارکس اور بہت سے ممالک کے ترقی پسند لوگوں کے درمیان میل جول پختہ تر ہو گیا۔ اور اس کی رہنمائی میں ''انٹرنیشنل ورکنگ میز ایسوسی ایشن'' کا اثر بڑھ گیا۔

انٹرنیشنل کے آغاز ہی مزدوروں کی توجہ غیر ملکی پالیسی کے مسائل، جنگ اور امن اور فوجی غلبے کے خلاف تگ ودو کی طرف دلائی۔ اس نے محنت کش طبقے پر زور دیا کہ وہ دنیا کے امور پر دلیری سے بات کریں کیونکہ وہ آزادانہ رائے رکھنے کے اہل ہیں۔ وہ امن کے پجاری ہیں جبکہ ان کے نام نہاد آقا جنگ کے لئے شور مچاتے ہیں۔ صلح پسندوں کے برعکس جنرل کونسل نے مارکس کی صدارت میں غارت گری اور آزادی کی جنگوں میں خط امتیاز کھینچا۔ اسی طرح امریکی صدر ابراہم لنکن 1864 اور اینڈ ریو جانسن 1865 کو خطاب کرتے ہوئے اس نے غلامی کی تنسیخ کے لئے شمال کی جنوب کے خلاف جنگ کو ترقی پسندانہ کردار کی حامل قرار دیا۔ 1870 میں جب فرانس اور پروشیا میں جنگ چھڑ گئی، مارکس نے جنرل کونسل کی طرف سے اپیل میں (جو اس نے تیار کی تھی) اس جنگ کے اثرات کا جائزہ لیا۔ اور پرولتاریہ کے لئے طرز عمل کا ایک مختصر خاکہ تیار کیا تا کہ وہ اس پر عمل پیرا ہو۔ مارکس نے لوئی بوناپارٹ کا جرمنی کے خلاف جنگ کا کردار پرکھا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ جنگ محض غارت گری اور شاہی جنگ ہے اور پیش گوئی کی کہ اس کی قیمت چکانے کے لئے وہ اپنا تخت وتاج تھی کھو بیٹھے گا۔ جرمنی کی شروع کردہ جنگ کی خصوصیات پر تبصرہ کرتے ہوئے اس نے جرمنی کی حقیقی فوائد اور پروشیا کی رجعتی اور غارت گرانہ جنگ مقاصد میں فرق کو اچھی طرح واضح کیا۔ یہ دیکھ کر اسے اطمینان ہوا کہ فرانس اور جرمنی دونوں میں ترقی پسند محنت کشوں نے صحیح بین الاقوامی طرز عمل اپنایا تھا۔ مارکس نے لکھا تھا ''یہ عظیم حقیقت جس کی نظر ماضی کی تاریخ میں نہیں ملتی ہمارے سامنے روشن تر مستقبل کا حسین منظر پیش کرتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پرانے معاشرے کی معاشی بدنصیبیوں اور سیاسی سراسیمگیوں کے مقابلے میں ایک نیا معاشرہ پھوٹ رہا ہے جس کا بین الاقوامی اصول امن ہوگا کیونکہ اس کا قومی فرمانروا ہر جگہ وہی ایک، یعنی محنت کش ہوگا۔''

اس طرح مارکس نے پرولتاریہ کے ایک نہایت اہم اور تہذیبی کام کو مناسب ضابطے کی صورت دے دی ___ یہ کام تھا نوع انسان کو تباہ کن جنگوں سے نجات دلانا اور دنیا میں دیرپا امن قائم کرنا۔ سیڈان میں فرانسیسی فوج کی پسپائی اور فرانس میں جمہوریت کا اعلان ہونے کے بعد دوسری اپیل میں مارکس نے محسوس کیا کہ جنرل کونسل کی رائے کس قدر صحیح تھی جب اس نے اپنی پہلی اپیل میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ شہنشاہی ثانی کا زوال قریب الوقوع تھا۔ اب جب کہ جنگ میں جرمنی کا کردار غارت گرانہ ہو گیا، مارکس نے جرمن محنت کشوں کے لئے یہ نعرہ تشکیل دیا: فرانس کے لئے باعزت امن کا حصول اور فرانسیسی جمہوریہ کو تسلیم کرنا۔ فرانسیسی محنت کشوں کی فریضوں کی وضاحت کرتے ہوئے مارکس نے کہا کہ جمہوری آزادی میں انہیں جو وسائل بھی حاصل ہوتے ہیں، انہیں استعمال

کرتے ہوئے وہ اپنے طبقے کی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں ۔فرانس میں طبقاتی جنگ کی تیزی دیکھتے ہوئے اس نے پیشگوئی کی کہ فرانسیسی پرولتاریہ خبردار رہےاور وہ بے وقت کی بے ترتیب جنگ میں نہ الجھے۔

لیکن جب محنت کشوں کے 18 مارچ 1871 کے انقلاب کی خبریں لندن میں پہنچیں، مارکس نے پیرس کے باغی مزدوروں کی مدد کے لئے فوری کام شروع کر دیا۔اس نے دنیا کے تمام حصوں میں، جہاں کہیں بھی انٹر نیشنل کے گروہ موجود تھے،سینکڑوں خطوط ارسال کئے ۔اور انٹرنیشنل پرولتاریہ پر 18 مارچ کے انقلاب کے حقیقی معنی واضح کرتے ہوئے اسے تاکید کی کہ پیرس کمیون کے دفاع میں لڑائی کا آغاز کردیں۔اس کام میں اینگلز نے مارکس کی بہت مدد کی جو 1870 کے خزاں میں آخرکار مانچسٹر سے اپنے دفتری فرائض ترک کر کے لندن میں آبسا تھا تاکہ وہ اپنے آپ کو جنرل کونسل کے کاموں کے لئے وقف کر سکے۔خطوط اور بااعتماد قاصدوں کے ذریعے زبانی ہدایات بھیج کر مارکس اور اینگلز نے اپنی تجاویز سے فرانس کمیون کے ممبروں کی مدد کی اور انہیں غلطیوں سے بچائے رکھنے کی کوشش کی۔ بہرحال ان کی ہدایات پیرس میں ہمیشہ وقت پرنہیں پہنچتی تھیں کیونکہ وہ ناکہ بندی کے آہنی حلقے میں گھرا ہوا تھا۔ایک دوسری رکاوٹ یہ تھی کہ پرودھوں اور بلانکی کے پیروکار جو کمیون کی قیادت کررہے تھے، بڑی دیر بعد اور بدیر فیصلے تک پہنچتے جوان کے فرقہ دارانہ عقائد کے برعکس تھا۔جب پیرس کمیون کی جدوجہد چل رہی تھی، مارکس اس طرف مائل ہوا کہ وہ اس کی تاریخی اہمیت کا اندازہ کرے، اس کی کوتاہیاں نمایاں کرے اوران سے نتائج اخذ کرتے ۔ یہ انقلابی نظریئے اور پرولتاریہ کے داؤں پیچ کے لئے نہایت اہم تھے۔12 اپریل 1971 میں کجل مین کو ایک خط لکھتے ہوئے اس نے پیرس کمیون کے بنیادی کردار پر روشنی ڈالی ''اگر تم میری کتاب ''نپولین بوناپارٹ کی اٹھارہویں برومیئر'' کے آخری باب پرنظر ڈالو تو تم دیکھو گے کہ میں نے یہ حقیقت واضح کردی ہے کہ فرانسیسی انقلاب کی دوسری کوشش محض ایسی نہیں ہوگی ۔اب ضابطہ پرست فوجی حکومتی مشینری کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں نہیں تھمایا جائے گا، بلکہ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا اور اس براعظم پر کسی بھی حقیقی عوامی انقلاب کے لئے یہ اولین شرط ہےاور یہی وہ کام ہے جس کے لئے پیرس میں ہمارے بہادر کامریڈ کوشش کررہے ہیں''۔

کجلمین کو لکتے ہوئے اس خط میں مارکس اپنے نتائج کا نچوڑ یہ نکالتا ہے کہ پورے براعظم میں پرانی حکومتی مشینری کو ختم کر دینا بہت ضروری ہے۔البتہ انگلینڈ کو اس سے مستثنٰی قرار دے دینا چاہئے کیونکہ یہاں کے محنت کش ملک بھر کی آبادی میں اکثریت کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ فوجیوں کی گرفت سے آزاد ہیں اور یہاں ضابطہ پرستی کا

خیال تھا کہ ہوسکتا ہے انگریز محنت کش طبقہ پر امن ذرائع سے سیاسی غلبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے لیکن پھر بھی جیسے کہ اینگلز نے کہا اور پھر بھی مارکس اس خدشے کا اضافہ کرنا نہ بھولا کہ مجھے کم امید ہے کہ انگریز حکمران طبقہ یہ قبول کرے گا.....کہ یہ پر امن اور قانونی انقلاب ہوجائے۔''

مارکس نے اس خط میں کمیون والوں کی دو فاش غلطیوں کی نشان دہی بھی کی۔ 1۔انہیں ورسلز کے محاذ پر فوری پیش قدمی کرنی چاہئے تھی جب دشمن ابھی دہشت زدہ تھا اور اپنی قوتیں جمع کرنے سے معذور تھا۔ یہ موقع ضائع کردیا گیا۔

2۔سنٹرل کمیٹی نے کمیون کے لئے اپنا منصب بہت پہلے چھوڑ دیا۔

17 اپریل 1871 کو ایک دوسرے خط میں کجلمین کو لکھتے ہوئے مارکس نے پیرس کمیون کے اس ظہور کی قدر افزائی کرتے ہوئے اسے پرولتاریوں کا عالمی تاریخی حاصل قرار دیا۔

مارکس نے اپنی تصنیف ''فرانس میں خانہ جنگی'' 1871 میں کمیون کے تجربات کی تفہیم نہایت ذکاوت سے کی اور عمومی نتیجے نکالے۔جیسا کہ اس کا خیال تھا کمیون والوں ے جو بڑی خدمت کی، یہ تھی کہ تاریخ میں پہلی بار انہوں نے پرولتاری حکومت قائم کرنے کی کوشش کی جبکہ پچھلے تمام انقلابات محض یہاں تک پہنچے کہ اقتدار ایک حکمران جماعت سے دوسری کو منتقل ہوگیا۔استحصال کی ایک شکل دوسری میں بدل گئی۔ پرانی حکومتی مشینری میں کوئی توڑ پھوڑ نہ ہوئی۔صرف لوٹنے والے ہاتھ بدل گئے ۔لیکن جیسا کہ مارکس نے واضح کیا محنت کش طبقہ قطعی طور پر بنی بنائی حکومتی مشینری پر قابض ہوکر اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال نہ کرسکا۔مارکس اور اینگلز نے اس نتیجے کو ایسی نمایاں اہمیت دی کہ انہوں نے کمیونسٹ مینی فیسٹو 1872 کے دیباچے میں اس کو پرولتاریہ کے پروگرام کے مسودے کا لازمی حصہ قرار دیا۔

''لوئس بوناپارٹ کا اٹھارواں برومیئر'' میں مارکس نے جو ناگزیر نظریاتی مسئلہ پیش کیا تھا، جس کا تعلق حکومت کی پرانی مشینری توڑنے کی ضرورت محسوس کی تھی، کمیون نے نہ صرف اس مسئلہ کو عملی طور پر سچ کر دکھایا، بلکہ پرانے طریق کار کو ایک نئے طرز کی تنظیم سے بدلنا شروع کر دیا۔کمیون کے تجربات سے متاثر ہوکر مارکس نے پرولتاریہ کی آمریت کی تعلیم کو نشو نما دینے میں ایک نیا اور استثنائی قدم اٹھایا۔ وہ اس نتیجے پر پہنچا "پیرس کمیون قسم کا طرز حکومت آخرکار وہ سیاسی طرز دریافت ہوگیا ہے جس کے تحت محنت کی اقتصادی نجات کے لئے مطلوبہ نتائج حاصل ہوئے ہیں۔''

کمیون کے سماجی اقتصادی اقدام کا تجزیہ کرتے ہوئے مارکس نے زور دیا کہ باوجود اپنی بزدلانہ احتیاط کے ان کا بنیادی رجحان بے دخل کرنے والوں کو بے دخل کرنے کی طرف تھا۔

مارکس نے کمیون کے لئے نہایت اہم مسئلے یعنی کسانوں سے اس کے گٹھ جوڑ پر بھرپور توجہ دی۔ اس نے ان اقدام کی جانچ پڑتال کی جو کمیون کو فرانسیسی کسانوں کے فائدے کی خاطر اٹھانے چاہئیں تھے۔ اور ابھی تک نہیں اٹھائے گئے تھے۔ مارکس نے ثابت کیا کہ کمیون نہ صرف کسانوں بلکہ شہری کم مایہ بورژوازی کا بھی قدرتی محافظ تھا اور فرانسیسی قوم کے اصل فوائد کا سچا عامل تھا۔ اپنے اس مقالے کے لب لباب میں مارکس نے پیرس کمیون کو ستائش کے طور پر آئندہ معاشرے کا نقیب قرار دیا اور اس کو مٹانے والوں پر لعنت بھیجی۔

''فرانس میں خانہ جنگی'' نے ایک بار پھر مارکسزم کے تخلیقی کردار، نشو ونما کے لئے اس کی لگن، اور عوام الناس کے تجربے سے بہتری کی صورتیں نکالنے کا رجحان اور ان کے تاریخی رول کو واضح طور پر آشکار کردیا۔

جنرل کونسل کے ہاتھوں ایک اپیل کی صورت میں چھپنے والے یہ مسودہ ''انٹرنیشنل'' کا ایک اہم سیاسی اوزار بن گیا جو دنیا بھر کے پرولتاریوں کو کمیون کے قیمتی تجربات سے مسلح کرتا تھا۔ یہ مارکسزم کی سوشلزم کی جملہ سابقہ اقسام پر فتح تھی۔ لینن کا کہنا ہے کہ 1848-71 کا دور ہلچل اور انقلابات کا دور تھا جس میں مارکسزم سے پہلے کا سوشلزم ختم ہو رہا تھا۔

کمیون کی شکست کے بعد ''انٹرنیشنل'' پر ایک مشکل زمانہ آیا۔ مختلف ملکوں کی رجعتی حکومتوں نے اپنے ہاں کے گروہوں پر اذیتیں سخت کردیں۔ اور اس کے رہنما ___ مارکس کے خلاف گھناؤنی مہم کا آغاز کردیا۔ ''انٹرنیشنل'' کی اپنی صفوں میں بھی لڑائی تیز تر ہوگئی۔ 20 جون 1871 کو جنرل کونسل کی ایک میٹنگ میں برٹش ٹریڈ یونین کے دو موقع پرست لیڈروں، اوڈگر اور لکرافٹ نے اعلان کیا کہ ہم انٹرنیشنل کے منشور ___ فرانس میں خانہ جنگی' سے اپنے دستخط واپس لیتے ہیں۔ یہ اعلانیہ بے وفائی تھی۔ اس کے برعکس مارکس نے پریس میں کھلے بندوں اعلان کیا کہ ''منشور'' کا مصنف میں ہوں اور اس میں تحریر شدہ مواد کی پوری ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ ان دنوں مارکسزم کے سب سے بڑے خطرناک دشمن باکونسٹ تھے جو کم مایہ بورژوازی کے نظریہ ساز تھے وہ پرولتاریہ کی آمریت اور پرولتاری پارٹی کی سیاسی جدوجہد کی ضرورت سے انکار کرتے تھے۔ اس زمانے میں نراجی نظریہ پرولتاریہ کے انٹرنیشنل کے نتائج کو سمجھنے میں سب سے بڑی رکاوٹ تھا۔ لندن کانفرنس 1871 کو مارکس اور اینگلز نے کمیون کے تجربے کا حوالہ دیتے ہوئے واضح کیا کہ سیاسی تگ ودو چھوڑ دینا مہلک ہوگا اور ''محنت کشوں کی

انقلابی پارٹی'' قائم کرنے پر زور دیا جس کی عدم موجودگی بھی کمیون والوں کی شکست کی وجوہات میں سے ایک تھی۔ کانفرنس نے مارکس اور اینگلز کی طرف سے پیش کی جانے والی ایک قرارداد بھی پاس کی جس میں محنت کش طبقہ کو سیاسی عمل پر ابھارا گیا۔ اس میں زور دیا گیا تھا کہ کہ انقلابی پارٹی کا قیام انقلاب کے لئے بہت ضروری ہے۔ یہ پرولتاریہ کو سوشلزم تک لے جانے میں کلیدی کردار ادا کرے گی اور ایک انقلابی پارٹی کے ذریعے ہی سے پرولتاریہ اور اس کے اتحادی طبقات اپنے آپ کو حکمران طبقوں کے خلاف ایک اجتماعی قوت میں ڈھال سکتے ہیں۔ باکونی نسٹوں کی کوششوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جو انٹرنیشنل میں ڈسپلن خراب کر رہے تھے اور جنرل کونسل کو انہوں نے محض اطلاعات اور خط و کتابت کا ادارہ بنا دیا تھا، کانفرنس نے چند قراردادیں پاس کر کے جنرل کونسل کے موثر کردار کو بحال کیا اور انٹرنیشنل کے بطور نظریاتی مرکز اور جدوجہد کے علمبردار کردار کو ٹھوس انداز میں پیش کیا۔

باکونسٹوں نے جو دشنام طرازی کی مہم جنرل کونسل کے خلاف چلا رکھی تھی اس کا جواب دینے کیلئے لندن کانفرنس کے بعد ایک گشتی مراسلہ چھاپا گیا۔ جس کا عنوان تھا ''انٹرنیشنل میں تصوراتی پھوٹ''، جس میں مارکس اور اینگلز نے باکونسٹوں کی سازشوں، منافقتوں اور پرنفاق سرگرمیوں کا پردہ چاک کیا جو انٹرنیشنل کو اندر ہی سے بھک سے اڑا دینا چاہتے تھے۔ انہوں نے بکونی نسٹوں کے ''نعرہ'' ''لاقانونیت Anarchy'' کے غدارانہ جوہر اور اس کے ضرر رساں اور خطرناک کردار کو آشکار کیا کہ وہ اس وسیلے سے پرولتاریہ کو نہتا کرنا چاہتے ہیں جب کہ اس کے مقابلہ میں بورژوازی ہتھیار بند اور کیل کانٹے سے لیس ہے۔

باکونسٹوں کے ساتھ جنگ 1872 میں ہیگ کانفرنس کے موقعہ پر اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی۔ اس کانگرس کے موقعہ پر مارکس نے باکونسٹوں کے غیر اصولی حلیفوں ــــ موقعہ پرست برطانوی ٹریڈ یونین لیڈروں کو ملامت کی اور کہا کہ ان لوگوں کو بورژوازی اور گورنمنٹ نے رشوت دے رکھی ہے۔ باکونسٹوں کی مخالفت کے باوجود ہیگ کانفرنس میں لندن کانفرنس کی قرارداد، مزدور طبقہ کے سیاسی عمل کی تجسیم کی گئی اور اس کو انٹرنیشنل کے قوانین میں دفعہ 7 الف کے تحت شامل کیا گیا۔ پارٹی کے کردار کا بیان جو اس پروگرام کی شکل میں تھا؛ ''اہل ثروت طبقات کی متحدہ قوت کے خلاف محنت کش طبقہ کے طور پر اسی وقت برسرِ پیکار ہو سکتا ہے جب یہ بھی ایک علیحدہ سیاسی پارٹی کی تنظیم کرے جو ان تمام پہلی پارٹیوں کی ساخت سے برتر ہو جو اہل ثروت لوگوں نے بنا رکھی ہیں۔ سوشلسٹ انقلاب کی لازمی کامیابی کے لئے اور اس کے قطعی مقاصد ــــ طبقات کو ختم کرنے کے حصول کے لئے، محنت کش طبقے کو ایک سیاسی پارٹی کی شکل میں منظم کرنا ایک ضروری تدبیر ہے۔'' خصوصی کمیشن جو باکونسٹوں کی فتنہ

گرسرگرمیوں کی تحقیق کے لئے مقرر کیا گیا تھا،کی رپورٹ سن کر کانگرس نے ایک بھرپور اکثریت سے ''حلیفوں'' کے لیڈروں باکونین اور گوئی لام کو انٹرنیشنل ورکنگ مین ایسوسی ایشن سے نکال باہر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔جیسا کہ مارکس اور اینگلز نے تجویز کیا یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ جنرل کونسل کے ہیڈ کواٹرز نیو یاک میں منتقل کر دیے جائیں۔

9

مارکس کی زندگی کے آخری دس سال

1870 کی دہائی میں مارکس نے نظریاتی سرگرمیوں میں ''سرمایہ'' کی جلد دوم اور سوم پر کام کو اولیت دی۔اس نے نیا مواد اکٹھا کیا اور اپنی تصنیف کے حصوں میں ردوبدل کیا جیسا کہ پہلے اس نے کیمیا،حیاتیات اور دوسری سائنسوں کی نشو ونما سے کام لیا جو زمینی لگان میں سمت نمائی کرتی تھیں۔صنعتی ترقی خاص طور پر بجلی کو لمبے فاصلوں تک لے جانے کے تجربات نے اس میں زبردست اشتیاق پیدا کیا۔اس کا ریاضی کا مطالعہ جو پچاس کی دہائی میں شروع ہوا تھا اب مستقل حیثیت حاصل کر چکا تھا۔اس کی موت کے بعد اینگلز نے اس کے ریاضیاتی مسودے شائع کرنے کا ارادہ کیا جو امتیازی گنتی کا ایک نیا اور حقیقی ثبوت رکھا تھا۔ان سالوں میں مارکس نے اپنا زیادہ وقت تاریخ... خاص طور پر آبادی میں زمینی ملکیت کی تاریخ کے مطالعہ کے لئے وقف کر دیا۔وہ مورگن کی کتاب ''قدیم معاشرہ'' 1877 کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا،اس لئے کہ شمالی امریکہ کے ریڈانڈین خاندانوں کے روابط میں مورگن نے ابتدائی معاشرے کے نمونوں کا راز پا لیا تھا۔مارکس نے اس کتاب سے اقتباسات اخذ کئے اور انہیں اپنے اشارات کے ساتھ پیش کیا،جس سے اس کا مدعا مورگن کی تصنیف کے متعلق ایک مضمون لکھنا اور تاریخ کے مادی نقطہ نظر کے لحاظ سے اس کی اہمیت پر روشنی ڈالنا تھا۔اس کی موت کے بعد اینگلز نے یہ مواد اپنی تصنیف ''خاندان، ذاتی ملکیت، اور ریاست کی ابتدا'' میں استعمال کیا جس کو لکھ کر اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنے دوست کی وراثت کو آگے بڑھا رہا ہے،تاہم صرف ایک خاص حد تک۔

تاریخ میں مارکس کی انتہائی دلچسپی کا پتہ اس کی مبسوط کتاب ''ہندوستانی تاریخ کی یادداشتیں'' مرتبہ

1879 سے ملتا ہے اور اس سے بھی زیادہ ضخیم تاریخ عالم کے وہ اقتباسات تھے جو اس نے 82_1881 میں تیار کئے۔ اس کے تاریخ وار اقتباسات کسی لحاظ سے بھی مختلف زمانوں اور لوگوں کا بے کیف بیان نہیں ہے۔ وہ ان تاریخ واقعات کو پرکھتے ہوئے دیکھا ہے کہ کس طرح وہ محنت کش لوگوں اور استحصال ہونے والوں کے حقوق پر اثر انداز ہوتے تھے اور ساتھ ہی غضبناک ہو کر ان کے دشمنوں کی سرزنش بھی کرتا ہے۔

مارکس نے علم کے جس شعبے کی طرف بھی رجوع کیا اس نے ہمیشہ اسے اس نہایت ترقی یافتہ طبقہ کے نقطہ نظر سے دیکھا، جس کے مقاصد تاریخی ترقی کی معروضی صورت حال سے مطابقت رکھتے تھے۔ مارکس کی نظر میں سائنس کے تاریخی طور پر ابھری ہوئی ایک انقلابی قوت ہے۔''

یہ وہ تاثرات ہیں جو پال لافارگ' لارا مارکس کے خاوند نے اپنے سسر کے عبقری علم اور اس کی سائنسی دلچسپیوں کی حیران کن حد تک وسعت کے متعلق لکھا،''مارکس کا دماغ تاریخ، قدرتی سائنس اور فلسفیانہ نظریات کے حقائق کے ناقابل یقین ذخیرے سے پُر تھا۔ وہ علم اور سالوں کے دانشورانہ کام کے جمع شدہ مشاہدات کے استعمال میں بلا کا ماہر تھا۔ اس کا دماغ بندرگاہ میں کھڑا تیار جنگی جہاز تھا جو خیالات کی کسی بھی سمت میں سفر پر جانے کو تیار تھا۔''

''اس میں شک نہیں کہ ''سرمایہ'' ہمارے سامنے ایک حیران کن حد تک طاقتور دماغ اور اعلیٰ علم کے دروازے کھولتی ہے لیکن میرے لئے، جیسا کہ ان تمام کے لئے جو مارکس کو قریب سے جانتے ہیں نہ ''سرمایہ'' میں وہ بات ہے، نہ اس کی تصانیف میں سے کسی دوسری میں جس میں اس کی ذہانت کی وہ تمام تر عظمت اور علمی وسعت نظر آتی ہو جو حقیقتاً اس میں تھی۔ وہ اپنی تصانیف سے بلند تر تھا۔'' اس کی زندگی کا چراغ بجھنے تک مارکس کا نظریاتی کام انقلابی سرگرمی سے مضبوطی سے جڑا رہا۔ قطع نظر دوسری باتوں کے مارکس ایک انقلابی تھا اس کا میدان عمل جدوجہد تھی۔'' (اینگلز)

''انٹرنیشنل کے زوال کے بعد، بین الاقوامی محنت کش طبقہ کی تحریک کے رہنما کی حیثیت سے مارکس کا کردار بغیر کسی کمی کے، اس تحریک کے اپنے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔ پہلی انٹرنیشنل اپنا تاریخی پارٹ ادا کر چکی تھی اور اس وقت دنیا کے تمام ملکوں میں مزدور تحریک کے لئے کس بڑی ترقی کے لئے راستہ بنا رہی تھی۔ یہ وقت تھا جب تحریک وسعت میں بڑھ گئی اور محنت کش طبقہ کی سوشلسٹ پارٹیاں علیحدہ علیحدہ قومی ریاستوں میں عوامی سطح پر قائم کی گئیں۔'' (لینن)۔ ہر ایک ملک میں پرولتاری پارٹی بنانے کے عظیم تاریخی کام پر دلالت کرتے

ہوئے مارکس نے پیش نظر ملک کی خصوصیات کو ہمیشہ مدنظر رکھا___ اس کی اقتصادیات، سیاسی زندگی، طبقاتی جدوجہد، مزدور تحریک کی نظریاتی سطح اور پرولتاری پارٹی بنانے میں پیش آنے والی رکاوٹیں۔

عالمی محنت کش تحریک میں مارکس کے حاصل کردہ ہمہ گیر اثر کو دیکھ کر اینگلز نے 1881 میں لکھا ''نظریاتی اور عملی کامیابیوں سے مارکس نے اپنے لئے ایسی حیثیت حاصل کر لی ہے کہ دنیا بھر میں محنت کش طبقات کی تمام تحریکوں میں بہترین لوگ اس پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں۔ عین معترضانہ وقت پر وہ مشورے کے لئے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور تب عام طور پر اس کی تجویز کو بہترین پاتے۔

اس زمانے کے اقتصادی طور پر پسماندہ سپین، سٹوئٹزرلینڈ اور اٹلی میں پرولتاری پارٹیاں بنانے میں نیم بورژوا ابدنظمی کے حامل عناصر سب سے بڑی رکاوٹ تھے۔ ایک خاص پمفلٹ ''سوشلسٹ جمہوریت کے حلیف'' میں مارکس اور اینگلز نے باکونسٹوں کی انٹرنیشنل میں نفاق ڈالنے کی روش' اور سوئٹزرلینڈ، سپین، اٹلی، فرانس اور روس میں محنت کش جماعت اور انقلابی تحریک کو درہم برہم کرنے کے وطیرے پر بیان دیا۔

جرمنی میں لسیلی کے پیروکار مارکسزم کے پھیلاؤ میں بڑی رکاوٹ بنے رہے۔ ان کا اثر آئزن ایلش پارٹی میں بھی محسوس کیا گیا۔ جو ببیل اور لیبنیخت نے بنائی تھی۔ 1875 میں مارکس اور اینگلز کے انتباہ کے برعکس، اس نے اپنی قوت کو شدت سے آشکار کیا۔ آئزن ایچر، لیسلیوں کے حلیف بن گئے۔ اس تعاون کا صلہ یہ ملا کہ گوتھا میں کانگرس کے اتحاد کے لئے خاکہ پروگرام تیا کیا گیا۔ مارکس نے اس پروگرام کو موضوع بناتے ہوئے اپنے مضمون ''گوتھا پروگرام پر تبصرہ'' 1875 میں کڑی اور شدید تنقید کی۔ لیسلیوں کے جھوٹے، غیر سائنسی، موقعہ پرستانہ نظریات اور نعروں پر تنقید کرتے ہوئے مارکس نے اس کتابچے میں چند نئے اور نہایت اہم نظریاتی مسائل اٹھائے اور حل کئے۔ تاریخی ارتقا کے قوانین، جو اس نے دریافت کئے تھے، انہیں کو بنیاد بنا کر مارکس نے ''گوتھا پروگرام پر تبصرہ'' میں مستقبل بعید پر ایک گہری نظر ڈالی اور کمیونسٹ سوسائٹی کے نمایاں خدوخال کی تصویر کشی کی۔ لینن نے لکھا ''مارکس کا سارا نظریہ ارتقائی اصولوں کو ان کی نہایت فصیح، مکمل، سوچی سمجھی اور پرمغز شکل میں جدید سرمایہ داری پر منطبق کرنے کا عمل ہے۔ قدرتی طور پر مارکس اس نظریئے کو، سرمایہ داری پر عنقریب پڑنے والی افتاد اور مستقبل کی اشتراکیت کی آئندہ ہونے والی ترقی، دونوں پر منطبق کرنے کے مسئلے سے دوچار تھا۔ مارکس کے دامن پر ایسی کوشش کا نشان نہیں ملا کہ اس نے کسی خیالی دنیا بسانے کی کوشش کی ہو کہ بات اگر فہم میں نہ آئے تو وہاں بے معنی اندازوں سے کام چلانے لگا ہو۔ مارکس نے اشتراکیت کے مسئلہ سے وہی سلوک کیا جو سلوک ایک ماہر حیوانات، یوں کہئے کہ

ایک نئی حیاتیاتی قسم کی نشوونما کے بارے میں کرتا ہے جیسا کہ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کیسے کیسے طریقے سے وجود پکڑا تھا اور کس کس طرح واضح سمت میں بدل رہی ہے۔''

یہ طریقہ کار بروئے کار لاتے ہوئے مارکس نے اپنی تصنیف ''گوتھا پروگرام پر تبصرہ'' میں چند شاندار دعاوی منضبط کئے جن کا تعلق سرمایہ داری سے اشتراکیت میں تبدیلی اور اشتراکیت کی دو صورتوں سے تھا۔ اس نے بیان کیا کہ اشتراکیت کی پہلی صورت جسے عام طور پر سوشلزم کہا جاتا ہے، یوں کہئے کہ یہ اقتصادی بلوغت کا پہلا قدم ہوتا ہے، اس میں تقسیم کا اصول لازمی طور پر محنت کے مطابق رائج کرنا چاہئے۔ اس میں مزدور معاشرے سے اسی قدر وصول کرتا ہے جتنا وہ اس کو مجموعی پیداوار کے ان حصوں کی کٹوتی کے بعد دیتا ہے جو پیداوار کو پھیلانے اور لوگوں کی ضروریات کے فنڈ پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ مارکس لکھتا ہے کہ ''اشتراکی معاشرے کے عروج کے زمانے میں جب محنت کی تقسیم کی غلامانہ فرمانبرداری اور اس کے ساتھ جب دماغی اور جسمانی محنت کا تضاد بھی ختم ہو جائے گا تو محنت نہ صرف روزی کمانے کا ذریعہ بلکہ مقدم ضرورت بن جائے گی۔ فرد کی ہمہ گیر ترقی کے ساتھ ساتھ جب پیداواری طاقتیں بھی بڑھ جائیں گی اور اجتماعی دولت کے تمام سرچشمے نہایت فراخی سے ابل پڑیں گے، صرف اس وقت بورژوا حقوق کے تنگ دلانہ افق کو پار کر کے کمیونزم کی صورت پیدا ہوگی، تب معاشرہ اپنے پھریروں پر یہ الفاظ کندہ کر سکے گا: ''ہر ایک سے اس کی قابلیت کے مطابق کام لینا اور ہر ایک کو اس کی ضرورتوں کے مطابق دینا''۔ اشتراکیت کی دو صورتوں کا اصول، ایک نئی اور نہایت اہم دریافت تھی جو مارکس نے کی۔ اس سے اس کی پیشگوئیوں حقانیت ثابت ہوتی ہے۔

''گوتھا پروگرام پر تبصرے'' میں مارکس نے ریاست کے متعلق اپنے انقلابی نظریات مکمل کر دیئے۔ وہ تغیر پذیر وقت کی ضرورت اور تاریخی ناگزیریت کے لئے دلائل دیتا ہے جس کے دوران ریاست میں پرولتاریہ کی آمریت قائم ہو جائے گی۔

اشتراکیت کی دو حالتوں اور تغیر پذیری کے زمانہ سے متعلق مسائل پر روشنی ڈالنے کے علاوہ مارکس نے چند اور نظریاتی اور سیاسی سوال اٹھائے جن کی اہمیت ابھی تک ختم نہیں ہوئی تھی۔ مثال کے طور پر اس نے محنت کش طبقہ نے متعلق لیسلیوں کے عقاید کی بے اصول اور سیاسی ضرر رسانی کا پردہ فاش کیا جو کہتے تھے کہ ''تمام دوسرے طبقے مل کر محض ایک ہی رجعتی گروہ بناتے ہیں۔'' یہ آسان کردہ قیاسی نقطہ نظر پرولتاریہ کو کسانوں اور دوسرے محنت کش عوام سے علیحدگی کی طرف لے جاتا ہے اور اس طرح وہ سوشلزم اور جمہوریت کے ہراول دستے کا مشن پورا کرنے

سے قاصر رہتا ہے۔

مارکسزم کا ایک نہایت حیات بخش مسودہ ''گوتھا پروگرام پر تبصرہ'' نظریہ کے نقطہ نظر سے انمول ہے۔

جیسے کہ مارکس اور اینگلز نے پیش گوئی کی تھی گوتھا میں جو اتحاد تعاون کے ذریعے کیا گیا اس نے پارٹی پر ناپائیدار، کم مایہ بورژوا عناصر کے دروازے کھول دیئے اور اس کا نظریاتی اور سیاسی معیار کم کر دیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جرمن یونیورسٹی کے ایک اسسٹنٹ پروفیسر ہوجین ڈھرنگ کے غور و فکر کے نتیجے میں تجویز کردہ ''سوشلسٹ نظام'' کی جرمن سوشل جمہوری لیڈروں نے تقریباً عالمی سطح پر پر جوش تائید کی۔ حالانکہ ڈھرنگ کا نظام چنے ہوئے گڈ مڈ فرسودہ نظریات اور کم مایہ بورژوا عقائد پر مشتمل تھا۔

اس خیال سے کہ مارکس اپنی کتاب ''سرمایہ'' پر کام جاری رکھ سکے اینگلز نے ڈاہرنگ پر تنقید کا بیڑا اُٹھالیا۔ مارکس نے اپنے دوست کی تصنیف ''ڈہرنگ کے خلاف'' 1878 میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اینگلز پبلشروں کو بھیجنے سے پہلے تمام مسودات مارکس کو پڑھ کر سناتا اس پر مزید یہ کہ دسواں باب جو سیاسی اقتصادیات کے لئے وقف حصہ تھا، مارکس نے خود لکھا۔ یہ باب سیاسی اقتصادیات کا مجمل، مگر نہایت پر مغز اشاریہ ہے۔ کتاب ''ڈہرنگ کے خلاف'' نے مارکسزم کو تقویت دینے، ترقی دینے اور پھیلانے میں ایک بڑا کردار ادا کیا۔ یہ ایک طرح سے مارکسی فلسفہ، سیاسی اقتصادیات اور سائنسی کمیونزم کے بنیادی مسائل کی تصویر کشی کرنے کی جامع العلوم ہے۔

مارکس اور اینگلز نے ''جرمن سوشل جمہوری پارٹی'' پر واضح کر دی کہ نظریاتی پراگندگی جو اس کی صفوں میں رائج کی جاری ہے، خطرناک سیاسی نتائج سے پر ہے۔ زندگی نے اس تنبیہ کی حقانیت کو سچ ثابت کر دیا جب اکتوبر 1878 میں پارٹی کو بسمارک کے سوشلسٹ دشمن خصوصی قانون کی صورت میں اپنی پہلی سنجیدہ آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔ پارٹی میں موجود موقع پرستوں اور پس پیش کرنے والوں کی وجہ سے جرمن سوشل جمہوری پارٹی کا محنت کشوں کی پارٹی کے طور پر قائم رہنا بھی خطرے میں پڑ گیا۔ اس کے رہنماؤں کے نام خطوط کے ذریعے اور خاص طور پر 18 ستمبر 1879 کے مشہور گشتی مراسلے کے وسیلے سے مارکس اور اینگلز نے جرمن سوشل جمہوریت پرستوں میں کھلی موقع پرستی (ہوچ برگ، برن سٹین اور دوسرے) فرقہ پرستی اور لاقانونیت (جے موست اور دوسرے) کا رجحان رکھنے والوں پر بھی ملامت نہایت بے باکی سے کی۔ مارکسزم کے بانیوں نے جرمن سوشل جمہوریت کی قیادت کے سامنے ان موقعہ پرست عناصر کی طرف سے پارٹی کو متوقع بڑے خطرے کی وضاحت کی جو محنت کشوں کی پارٹی کو کم مایہ بورژوا کی اصلاحی پارٹی میں بدل دینے کی تلاش میں تھے۔ انقلابی نظریئے کے تقدس کا بچاؤ کرتے ہوئے اور

نظریاتی یا عملی سطح پر موقع پرستی کے کسی بھی مظہر کا مقابلہ کرتے ہوئے مارکس اور اینگلز نے خصوصی قانون کے ہاتھوں پیدا شدہ مشکل حالات میں جرمن سوشل جمہوریت کی صحیح انقلابی راستہ اپنا رکھنے میں مدد کی۔انہوں نے جو ضابطہ جرمن سوشل جمہوریت کے لئے وضع کیا اس میں ایک غیر قانونی تنظیم استوار کرنے پارٹی کا انقلابی اخبار نکالنے، غیر قانونی کو قانونی کام سے ہمرکاب کرنے اور پارلیمانی پلیٹ فارم کو عوام الناس کی تربیت کرنے کے لئے گورنمنٹ کی پالیسی کو عیاں کرنا شامل تھا۔مارکس اور اینگلز نے اپنی امیدیں زیادہ تر محنت کش عوام، ان کے حوصلے اور قدم بڑھانے کی ابتدا پر مرکوز رکھیں۔

مارکس اور اینگلز کی کڑی تنقید کے نتیجے میں، اور محنت کش عوام الناس کے دباؤ ڈالنے کے باعث بھی، پارٹی کی قیادت خصوصی قانون کے لاگو ہونے سے پریشان ہوگئی اور اس نے اپنی سیاسی لائن سے بدکنا شروع کر دیا۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ پارٹی میں موجود تمام موقعہ پرست پس وپیش کرنے والے فوراً باز آ گئے۔دائیں بازو نے پارلیمانی دھڑے بندی میں انے لئے ایک گھونسلہ بنالیا اور موقعہ بہ موقعہ پارٹی لائن کے خلاف حملہ آور ہوتے رہے۔مارکس اور اینگلز نے پارٹی میں موقعہ پرستی کی جڑیں تاڑلیں جو کم مایہ بورژوازی کی فطرت میں ہوتی ہیں اور اس کی ناتراشیدہ روح جدا نہیں سکیتیں۔

مارکس اور اینگلز کی جرمن سوشل جمہوریت پر اتنی زیادہ توجہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ پیرس کمیون کی شکست کے بعد محنت کشوں کی عالمی تحریک کی صدارت جرمن پرولتاریہ نے کی تھی___ وہ چاہتے تھے کہ پہلے اس پارٹی کی بنیاد انٹرنیشنل کے اصولوں پر رکھی جائے تاکہ وہ اس زمانے میں دوسرے ملکوں میں وجود پانے والی محنت کشوں کی جماعتوں کے لئے مشعل راہ بن سکے۔

ان پارٹیوں کا ظہور ہوتے دیکھ کر مارکس اور اینگلز نے انہیں اپنے مشوروں سے نوازنے کی کوشش کی۔مثال کے طور پر مارکس نے فرانس کے محنت کشوں کی پارٹی کا پروگرام تیار کرنے میں حصہ لیا۔اس نے بات خود جیولز گرلیڈ کو (جو 1880 میں لندن آیا) تمہیدی بیان لکھوایا۔مارکس اور اینگلز نے جیولز گولیڈ اور پال لافارگ کی اصلاح پسندی کے حامیوں Possiblists کے خلاف جدوجہد میں ان کی مدد کی۔ساتھ ہی انہوں نے گولیڈ اور لافارگ کے انقلابی طرز بیان کی عادت کے رجحانات پر تنقید کی کیونکہ ان کی عقیدہ پسندی، خاص طور پر گولیڈ کی غیر تسلی بخش طور پر لچکدار داؤ پیچ رکھتی تھی۔1886 میں جب گوسیڈ اور امکانیوں کے پیروکاروں میں پھوٹ پڑ گئی تو مارکس اور اینگلز نے اس کو مثبت مظہر گردانا۔اور ورکرز پارٹی کی نشوونما میں اگلا قدم قرار دیا۔

فرانس میں اگر محنت کش پارٹی کم مایہ بورژوازی مضبوط ہونے کی بنا پر اپنا اثر رکھتی تھی تو ورکرز پارٹی کی بنیاد رکھنے کے لیے یہاں شدید داخلی جدوجہد کی ضرورت تھی۔ تب برطانیہ میں تو ایک پرولتاری پارٹی کی بنیاد ڈالنے کے لئے اس سے بھی بڑی دشواریوں کا سامنا تھا۔ برطانوی مزدوروں کے لئے اپنے طبقہ میں اشترا کی جدوجہد کی راہ میں سرمائے داری رشتوں کے ڈھانچے میں رہتے ہوئے اصلاحات اور اقتصادی تقاضوں کی وجہ سے بڑی رکاٹ تھی۔ اگرچہ 1870 سے لے کر جرمنی اور امریکہ سے مقابلے کی بنا پر برطانیہ کی صنعت کارانہ اجارہ داری میں زوال کے نشان دکھائی دینے لگے تھے، اس نے پھر بھی اپنی نوآبادیاتی اجارہ داری قائم رکھی۔ اس کے سرمائے دار جو بھاری منافع کمار ہے تھے اس قابل تھے کہ برطانوی مزدوروں کی اوپری پرتوں کی طرف چند ترلقمے پھینک سکیں۔ مارکس نے برطانوی مزدوروں کی سیاسی پسماندگی کی وجوہات میں سے ایک وجہ ان کی سوشلسٹ نظریے سے بے اعتنائی کے خاصے کو قرار دیا۔

ٹھیک 1880 میں برطانیہ مزدور طبقہ کی تحریک کی اٹھتی ہوئی لہر اور براعظم بھر میں سوشلسٹ تحریک کی کامیابیوں سے متاثر ہو کر برطانیہ میں بھی سوشلزم کے لئے بڑھتی ہوئی دلچسپی کی لہر مشاہدے میں آئی۔ ہائنڈ مین کا پمفلٹ ''انگلینڈ سب کے لئے'' انہیں دنوں منظر عام پر آیا۔ اس پمفلٹ میں محنت اور سرمائے کے بارے میں جو باب لکھے گئے وہ مارکس کے متعلقہ ابواب (جو ''سرمایہ'' میں چھپے ہوئے تھے) کا چربہ تھے لیکن کسی ذریعہ یا مصنف کا اقرار نہیں کیا گیا تھا۔ اس کمینہ حرکت سے خفا ہو کر مارکس نے سورجے sorye کو لکھا۔ ''درمیان طبقے کے وہ سب چلبلے مصنفین ____ سپیشلٹ نہ سہی ___ کو کس طرح کے بھی نئے خیالات سے جو کس موافق آندھی میں گرے ہوئے پھلوں کی طرح ان کے ہاتھ لگ جائے، فوری طور پر روپیہ بنانے یا نام کمانے یا سیاسی سرمایہ حاصل کرنے کی کھجلی لگی ہوئی ہے۔ کئی شامیں، اس شخص نے میرے خیالات کی چوری کی ہے۔ اس طرح کہ مجھے باہر لے جاتا تھا تاکہ آسانی سے سیکھ سکے''۔ مارکس نے اپنی ناراضگی ہائیڈ مین سے بھی نہ چھپائی جس نے اپنی صفائی میں یہ دلیل دی کہ ''انگریز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ غیر ملکی انہیں سبق دیں۔'' جب یہ مصنف جو اپنی بے ترتیب اور مانگے تانگے کی آرا کے لئے مشہور تھا، سر کے سودا سے مجبور ہو کر سوشلسٹ خیالات کے چیمپئین پارٹی کے بانی کا کردار ادا کرنے لگا تو مارکس اس تمام کاروبار کو دیکھ کر قدرتی طور پر گہرے شک میں پڑ گیا۔

امریکہ میں بھی مزدوروں کی پارٹی بنانے میں مشکلات کا سامنا تھا۔ اس صورتحال کی وضاحت مزدور قوت کی ساخت میں آنے والی تبدیلیوں سے ہو جاتی ہے کہ ان دنوں یہ مواقع حاصل تھے کہ کوئی شخص زمین حاصل کر

کے کسان بن سکتا تھا۔ایک اور وجہ یہ تھی کہ امریکہ نژاد مزدور مراعت یافتہ حیثیت رکھتا تھا،جیسا کہ اس کے مقابلے میں تارکین وطن کو کم مزدوری دی جاتی تھی اور نیگرو اور بھی بری حالت میں تھے۔ بورژوازی کے ہاتھوں بوئے ہوئے قومی اور نسلی امتیازات نے محنت کش طبقہ میں نفاق پیدا کر رکھا تھا۔امریکہ میں سوشلسٹ خیالات سست روی سے پھیلنے کی ایکا اور وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں بہت سے نشر واشاعت کرنے والے لوگ جرمن تھے جن میں زیادہ تر لاسال کے پیروکار تھے۔ان کا پراپیگنڈہ عقائد پرستی، تنگ نظری اور فرقہ بندی پر مبنی تھا۔مزدور تحریک کی ایک مشترک خصوصیت امریکہ اور برطانیہ دونوں میں اس کے نمایاں عمل، کردار اور نظریے کے تضاد میں تھی ۔نظریاتی ناپختگی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے بہت سے امریکی مزدور ہر قسم کے ''سماجی معلمین'' (جنہوں نے مستقبل قریب میں انعام کا وعدہ کیا) کے اثرات میں آ گئے۔ان میں سے ایک ہنری جارج تھا جو ولولہ انگیز کتاب ''ترقی اور مفلسی'' 1880 کا مصنف تھا۔جارج جس کا اثر برطانیہ تک پھیلا، نے دعویٰ کیا کہ اراضی کو قومی ملکیت میں لینے اور زمین کا کرایہ ریاست کو ادا کرنے سے تمام جبر کا خاتمہ ہو جائے گا۔مارکس نے ایک خط میں سورج کو لکھا ''تمام بات یہ ہے کہ اس طرح محض سرمائے داری نظام کو بچانے کی کوشش سوشلزم کے روپ میں کی گئی ہے اور حقیقتاً اس کو حالیہ بنیاد کی بجائے وسیع بنیادوں پر دوبارہ قائم کیا گیا ہے۔''

جارج کے ان خیالات پر کہ اراضی کو قومی ملکیت میں لے لینے سے سرمایہ داری معاشرے کی تمام برائیاں دور ہو جائیں گی، مارکس نے تنقید کرتے ہوئے بیان کیا کہ زمین کو قومیانے کا مطالبہ مخصوص حالتوں میں جیسا کہ کمیونسٹ مینی فیسٹو میں لکھا ہے عبوری اقدام کے طور پر آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔بورژوا اور کم مایہ بورژوا نظریات جن کا اثر برطانوی اور امریکی مزدوروں پر اب بھی موجود تھا، مارکس اور اینگلز نے ان کے کھوکھلے پن کو اجاگر کرتے ہوئے برطانوی اور امریکی سوشلسٹوں کی فرقہ بندی کے خلاف بھی جنگ کی۔انہوں نے سورج اور اپنے دوسرے حامیوں کے نام خطوط لکھ کر انہیں مشورہ دیا کہ جب تک محنت کشوں کی تحریک نظریاتی طور پر شفاف سائنسی پروگرام کی سطح تک نہیں پہنچ جاتی اس سے لاتعلقی اختیار نہ کریں بلکہ اس تحریک میں شامل ہوں اور مزدوروں کو ان کی غلطیوں کے نتائج سے آگاہ کریں۔مارکس اور اینگلز نے کہا ''ہماری تعلیم کوئی ضابطہ عقائد نہیں ہے، بلکہ رہنمائے عمل ہے'' انہوں نے اس کے تخلیقی کردار پر زور دیتے ہوئے اس زندہ، پیہم ترقی پذیر تعلیم (جس کی انہوں نے بنیاد رکھی تھی) کو کتابی متن اور عقیدے کے طور پر سمجھنے پر نفرین کی۔انقلابی نظریے کے تقدس کی حفاظت کرتے ہوئے اور اس کو متواتر توانا بناتے ہوئے مارکس اور اینگلز صحیح پرولتاری جماعتیں قائم کرنے کے لئے یکسو ہو کر لڑے۔وہ

جماعتیں جو انقلابی نظریے کے بدرقہ کے طور پر کام کریں اور پرولتاریہ کے محنت کش طبقہ کے فوری مطالبات اور تمام محنت کش لوگوں کی جدوجہد میں ان کی رہنمائی کرنے کے قابل ہوں اور حتمی مقصد، یعنی سرمایہ داری کا خاتمہ کر سکیں ۔ مارکس اور اینگلز نے اپنے مشوروں اور تنقید سے یورپ اور امریکہ کے سوشلسٹو ں کو موثر امداد بہم پہنچائی۔ لینن لکھتا ہے کہ مارکسزم کے بانیوں نے مختلف ملکوں کے سوشلسٹو ں سے جو خط وکتابت کی خواہ وہ ''تصدیقیں' ہدائتیں' درستیاں، دھمکیاں اور پندونصائح تھیں، ان میں دو امتیازی خطوط کی صاف طور پر وضاحت کی گئی ہے۔ برطانوی اور امریکی سوشلسٹوں سے اپنی اپیلوں میں ایک گذارش جو انہوں نے بار بار کی یہ تھی کہ محنت کش طبقہ کی تحریک سے وابستہ ہو جائیں اور اپنی تنظیموں سے محدود اور تنگ نظرانہ فرقہ پرستی کی روح کا استیصال کریں۔ انہوں نے جرمن کے جمہوری سوشلسٹوں کو نہایت اصرار سے سکھانے کی کوشش کی کہ وہ 'پارلیمانی خبط' کی غیر شائستگی اور کم مایہ بورژوا دانشوروں کی موقعہ پرستی کا شکار ہونے سے بچیں۔'' (مارکس کا 19 ستمبر 1879 کے خط میں بیان)۔ مارکس اور اینگلز نے مختلف ملکوں کے سوشلسٹو ں کو نصیحت کرتے ہوئے اور مشورہ دیتے ہوئے محنت کش تحریک کی مختلف حالتوں کو، اور ان ٹھوس کاموں کو جس سے کس ایک یا دوسرے ملک کی پرولتاریہ دوچار تھی مدنظر رکھا۔ مارکس اینگلز نے جس طرح نظریہ کو محنت سے تکمیل تک پہنچایا تھا۔ اس طرح انہوں نے داؤں پیچ اور پالسیی میں، عالمی محنت کش طبقہ کی تحریک کی قیادت کے سلسلے میں مادی جدلیات کا طاقتور آلہ استعمال کیا۔ مختلف ملکوں میں پرولتاریہ کے کاموں کے متعلق اور پرولتاری پارٹیوں کے پروگرام اور داؤں پیچ سے متعلق مارکسزم کے بانیوں کی آراء نہایت زوردار نظریاتی اور سیاسی اہمیت کی چیز ہیں۔ پہلے بھی کمیونسٹ مینی فیسٹو میں انہوں نے پارٹی کو پرولتاریہ کا ہراول دستہ قرار دیا تھا۔ ان بنیادی مسائل کو 49_1848 کے انقلابات کے تجربات کی اساس پر اور بعد میں انٹرنیشنل، اور پیرس کمیون اور آخر میں مختلف ملکوں میں سوشلسٹ پارٹیوں کی تشکیل کے مزید بھرپور تجربات کر کے اضافہ کیا اور ترقی دی گئی۔

بعد ازاں لینن نے پارٹی سے متعلق ان دعاوی کو کمیونسٹ معاشرے کی تعمیر کے لئے پرولتاریہ کی آمریت کی جدوجہد میں، محنت کش طبقے کا اولیں ہتھیار قرار دے کر ایک باضابط نظریہ کے طور پر ترقی دی۔

محنت کش طبقہ کو درپیش جنگوں کے لئے تیار کر کے مارکس اور اینگلز 1870 کے سالوں ہی میں اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ یورپ کے ملک روس میں انقلابی لہر اٹھنے کی بات ٹھہر چکی ہے۔ روس کے متعلق ان گنت کتابیں پڑھ کر مارکس کے لئے نہ صرف زمینی لگان کے مسائل نظریاتی دلچسپی کا باعث بنے بلکہ ایک زوردار انقلابی امکانات

رکھنے والے ملک کی سیاست بھی رغبت کا سبب ہوئی۔اس نے اور اینگلز نے محنت اور قلیل روسی انقلابیوں کی مطلق العنانی کے خلاف شروع کی ہوئی جدوجہد کو گہری ہمدردی سے تسلیم کیا۔روس کے ترقی پسند لوگوں کی تکلیف دہ نظریاتی تلاش میں مدد کرنے میں (تاکہ وہ اپنی آزادی کی جنگ کے مقاصد اور طریقے بہتر طور پر سمجھ سکیں) مارکس اور اینگلز نے اپنے بڑے عزائم میں ایک کی تکمیل ہوتی دیکھی۔مارکس کی روسی خط وکتابت ہر سال بڑھتی گئی اور روسی انقلابیوں کو اس کے گھر سے ہمیشہ محبت بھری خوش آمدید، نیک مشورے اور امداد ملی ___ چند خطوط میں (اوٹی چیسٹو وینی زپیسکی otwcbestuenniye zapiski) کے ایڈیٹروں کے نام خط 1877، ویرا زیسولیچ کے نام 1881 اور دوسروں کو) مارکس نے نارودنکس کے روسی دیہاتی آبادی کو سوشلزم کی بیخ وبن اور بنیاد قرار دینے پر تنقید کی۔کمیونسٹ مینی فیسٹو کے روسی ایڈیشن 1886 کے دیباچہ میں مارکس اور اینگلز نے مسائل کا مندرجہ ذیل بیان دیا، جس نے روسی انقلابیوں کو پریشان کردیا۔"اگر روسی انقلاب مغرب میں ایک پرلتاری انقلاب کے لئے اشارہ بن جائے تو یہ ایک دوسرے کی تکمیل کریں گے۔روس کی موجودہ عام زمینی ملکیت ایک کمیونسٹ نشوونما کے لئے نقطہ آغاز کا کام دے سکتی ہے" دوسرے لفظوں میں مارکس اور اینگلز نے تسلیم کیا کہ مخصوص تاریخی حالات میں روس غیر سرمایہ داری طرز کو فروغ دے سکتا ہے۔اسی دیباچے میں انہوں نے روس کے اس انقلابی کردار، جو اس نے انقلابی تحریک میں ادا کرنا شروع کیا تھا، کی تشریح مندرجہ ذیل انداز میں کی "روس یورپ کی انقلابی کی ایک پیش رفتہ شکل ہے"

مارکس کی زندگی کے آخری سالوں کے خطوط روس میں آنے والے انقلاب کی مستقل پیش بینی سے مملو ہیں جیسا کہ اس نے پیشگوئی کی یہ دنیا کی تاریخ میں قریب ترین نقطہ تغیر ہوگا۔لیکن وہ اس انقلاب کی فتح دیکھنے تک زندہ نہ رہا۔

ماورائے انسان دماغی محنت اور شدید تنگی نے مارکس کی صحت خراب کردی۔رشتے داروں اور دوستوں کے اصرار پر وہ 1875; 1874 اور پھر 1876 میں علاج کے لئے کارلز باد (کارلووی ویری) اور ویری گیا۔لیکن پروشیا اور آسٹریا کی حکومت کے ہاتھوں ایذا رسانی کے خوف نے اسے یہ دورے ترک کرنے پر مجبور کردیا۔2 دسمبر 1881 میں اس کی اہلیہ کی موت اس پر دکھ کا پہاڑ بن کر گری۔اس کی صحت بری طرح پامال ہوگئی۔پھیپھڑے کی سوزش اور حلق کی سوجن کے علاج کی خاطر الجیریا اور جنوبی فرانس کی سیاحت سے بھی بہتری کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی۔تب ایک اور دھچکا لگا ___ اس کی سب سے بڑی بیٹی جینی فوت ہوگئی۔وہ فرانسیسی سوشلسٹ چارلس لینگویٹ

سے بیاہی ہوئی تھی ۔ مارکس ان کے پانچ بچوں سے بڑی محبت رکھتا تھا۔جنوری 1883 میں وہ حلق کی سوجن کے ایک حملے سے صاحب فراش ہو گیا۔اس کی طاقت روز بروز جواب دینے لگی ۔اور 14 مارچ 1883 کو مارکس اپنے سونے کے کمرے سے نکل کر مطالعہ گاہ میں آیا۔اپنی آرام کرسی پر ڈھیر ہو گیا اور ہمیشہ کی نیند سو گیا۔اینگلز نے دنیا کے تمام حصوں میں بھیجے ۔خطوط میں مارکس کے دوستوں اور پیروکاروں کو بین الاقوامی انقلابی تحریک کو پہنچنے والے زبردست نقصان سے مطلع کیا۔''وہ عظیم ترین دل جو میں نے کبھی دیکھا اس نے دھڑکنا بند کر دیا ہے۔'' ہفتہ 17 مارچ 1883 مارکس کو لندن کے ہائی گیٹ قبرستان میں دفن کیا گیا۔اینگلز نے اس کی قبر کے کنارے تقریر کرتے ہوئے مارکس کے جناتی کارناموں کی تصویر کشی کی ۔وہ ایسا عالم اور انقلابی تھا جس نے پرلتاریہ کے مقاصد کے لئے اور تمام بنی نوع انسان کے بہتر مستقبل کے لئے بے لوث اور بہادرانہ تگ و تاز کی ۔''اس کا اپنا نام صدیوں تک گونجتا رہے گا۔اور اسی طرح اس کا کام بھی پائندہ رہے گا۔''

ہیگ کانفرنس کے بعد امسٹرڈم میں ہونے والی ایک میٹنگ میں مارکس نے کہا ''نہیں میں انٹرنیشنل کو نہیں چھوڑ رہا ہوں اور اپنی باقی زندگی میں بھی میری سرگرمیاں سماجی نظریات کی فتح کے لئے پہلے ہی کی طرح وقف رہیں گی جو جلد یا بدیر، جس کا ہمیں بھرپور یقین ہے، ساری دنیا میں پرولتاریہ کی حکومت قائم کرنے کے لئے رہنمائی کریں گی ۔'' ہیگ کانفرنس حقیقتاً انٹرنیشنل کی آخری کانفرنس تھی ۔اپنی موجودگی کے آٹھ سال یہ مارکس اور اینگلز کی قیادت میں ایک عظیم اور شاندار سڑک کو عبور کرتی رہتی ۔وہ جنگ جو سائنسی کمیونزم کے بانیوں نے مختلف سوشلسٹ اور نیم سوشلسٹ فرقوں کے خلاف لڑی وہ مارکسزم کی نظریاتی فتح کی صورت میں بارآور ہوئی ۔بہرحال کمیون کی شکست سے تمام تاریخی ترتیب میں ایک بنیادی تبدیلی آئی جس کو لینن نے مندرجہ ذیل حالتوں سے متصف کیا: برطانیہ کا مزدور سامراجی منافع جات کے ہاتھوں بگڑا ہوا، کمیون، پیرس میں شکست خوردہ، جرمنی میں بورژوا نیشنل تحریک کی حالیہ فتح 1871 ، نیم جاگیردارانہ روس کی عمر بھر کی خوابندی۔

مارکس اور اینگلز نے روح عصر کی صحیح رہنمائی کی ۔وہ بین الاقوامی صورت حال کو سمجھتے تھے ۔وہ خوب جانتے تھے کہ سماجی انقلاب کے آغاز تک رسائی آہستگی کا تقاضا کرتی ہے۔پولیس کی ایذارسانیوں اور باکونسٹوں کی نفاق انگیز سرگرمیوں نے انٹرنیشنل کے کام کے لئے یورپ میں حالات کو خاص طور پر مشکل بنا دیا۔اس کے علاوہ، نئے تاریخی ماحول میں انٹرنیشنل کی پرانی ہیئتیں ان تقاضوں سے لگا نہیں کھاتی تھیں جن سے تاریخ نے محنت کش طبقے کو دوچار کر دیا تھا۔نئی بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے مارکس اور اینگلز نے پرولتاریہ کے سامنے

سوشلسٹ انقلاب کے لئے مکمل طور پر تیاری کرنے کا کام رکھا۔اور سب سے اولین کام یہ تھا کہ ہر ملک میں عوام الناس کی پرولتاری پارٹی بنائی جائے ۔کمیون کے تجربے نے اس کام کی اہمیت اور ضرورت کی توثیق کر دی اس دوران میں انٹرنیشنل نے اس کام کو عمل میں لانے کے لئے زمین ہموار کر لی تھی۔انٹرنیشنل میں مارکسزم کی نظریاتی فتح اور مختلف ملکوں میں مستقل کاڈر کی تربیت، جو مستقبل کی محنت کش پارٹی کا مغز تشکیل دے سکتا تھا،ان ترقیوں نے پرولتاری پارٹیوں کی بنیاد رکھنے کا راستہ صاف کر دیا۔مارکس کی رہنمائی میں ''سوشلزم کے لئے پرولتاریہ کی بین الاقوامی جدوجہد کی بنیادیں'' رکھ کر انٹرنیشنل نے اپنا تاریخی مشن پورا کر دیا۔پرولتاریہ کا بین الاقوامی اتحاد،نت نئ صورتوں میں بڑھنے اور مضبوط ہونے لگا جو محنت کش تحریک کے نئے مراحل کے لئے نہایت مناسب تھا

1__ لینن

10

''مارکس کی تعلیمات تمام تر طاقت ہے کیونکہ یہ درست ہے''

تاریخ نے وی_ آئی لینن کے کہے ہوئے ان الفاظ کی سچائی کی مکمل تصدیق کر دی ہے۔مارکس کی پیدائش سے لے کر اب تک ڈیرھ صدی اور اس کی موت سے لے کر اب تک اسی سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے مگر اس کا نام،اس کے رفیق کار فریڈرک اینگلز کی طرح دنیا بھر میں ہر کہیں محنت کش عوام کے لئے زیادہ سے زیادہ بامعنی ہوتا جارہا ہے۔مارکسزم ایک زندہ،متواتر بڑھتی ہوئی تربیت ہے۔مارکس اور اینگلز نے اپنے انقلابی نظریے کی بنیادیں رکھ کر اسے تقریباً پچاس سال کی مدت تک سائنس کی تمام تر نئی کامیابیوں اور محنت کش عوام اور پرولتاریہ کی اختیار کردہ طبقاتی جدوجہد کے عملی تجربات سے (نظریاتی نتیجے اخذ کرتے ہوئے تنقیدی نظر ڈال کر) ہم آہنگ کیا۔سامراجی عہد میں،جس نے مارکس اور اینگلز کی موت کے بعد رواج پکڑا،زندگی میں چند نئے اور پیچیدہ مسائل پیدا ہو گئے مارکس کی تحریروں میں سرمایہ داری کی اعلیٰ ترین شکل،سامراجی دور کی پیش بینی تو ملتی ہے لیکن مکمل وضاحت نہیں۔مارکس اور اینگلز کے شاگرد اور پیروکار لینن نے ان کی تعلیمات کی مزید ترقی کا کام جاری رکھا۔لینن کا خیال تھا کہ اس کا اور اس کی بنائی ہوئی پارٹی کا یہ فرض تھا کہ وہ مارکسزم کو توڑ مروڑ اور عامیانہ پن کا شکار ہونے سے بچائیں اور اس کو دنیا کی عالمی تحریک آزادی کے حالیہ تجربے اور روس کے محنت کش طبقہ کے سیر

حاصل تجربے کی بنیاد پر ترقی دیں اور مارکسی نظریئے کی تکمیل سے کریں۔لینن نے ثابت کیا کہ سوشلزم ایک واحد ملک میں بھی فتحیاب ہوسکتا ہے۔مارکسزم لینن ازم کی عظیم ترین فتح 1917 میں روس میں عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی کامیابی تھی جوانسانی تاریخ کے نئے عہد ــــ دنیامیں ہرجگہ سرمایہ داری سے سوشلزم میں تغیر پذیری کے عہدکی نقیب بنی۔سوشلسٹ ریاست جولینن کی قیادت میں قائم ہوئی یہ مارکس کی تعلیم پرولتاریہ کی آمریت کا مادی شکل میں اظہار ہے یہ ریاست کی نئی قسم ہے جو اپنے تمام محنت کش لوگوں کے لئے حقیقی جمہوریت کی ضمانت دیتی ہےاس سوشلسٹ ریاست نے اپنی پچاس سالہ زندگی سے اپنی قوت ثابت کی دی ہےصرف یہ ریاست کی نئی قسم ہے جو اپنے تمام محنت کش لوگوں کے لئے حقیقی جمہوریت کی ضمانت دیتی ہے۔اس سوشلسٹ ریاست نے اپنی پچاس سالہ زندگی سے اپنی قوت ثابت کردی ہےصرف یہ ملک ہے جس نے سوشلزم پرعمل کر کے دکھایا۔یہاں کی آبادی کی مختلف قوموں کو جوڑ رکھا ہے روسی یہ قوم نازی جھتوں کے حملوں کے مقابلے میں مضبوطی سے کھڑی ہوئی انہیں شکست دی اور یورپ کے لوگوں کو فاشزم سے آزادی دلانے میں ایک فیصلہ کن کردارادا کیا جنگ عظیم روم میں سودیت یونین کی فتح عالمی تاریخی اہمیت کی حامل تھی اس نے یورپ اور ایشیا کے کئی ملکوں میں سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے لئے اور لپے ہوئے لوگوں کی قومی آزادی کی جدوجہد کی ترقی کے لئے سازگار حالات پیدا کئے۔جنگ کے بعد عالمی سوشلسٹ نظام کی تعمیر اور سوویت یونین کی اقتصادیات کی ترقی اور دفاع کی امکانی صورت نے دنیا کی طاقت کا توازن سوشلسٹ کے حق میں بدل دیا۔اس سے کمیونسٹ معاشرے کی تعمیر کے لئے زمانہ تغیر کو لازمی بنیادی شرائط مہیا ہوگئیں۔سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کے پروگرام کے مطابق ضروری شرائط یہ ہیں اشتراکیت کی مادی اور تکنیکی بنیاد استوار کرنا۔اشتراکی سماجی رشتوں کی داغ بیل ڈالنا اور لوگوں کو اشتراکی نقطہ نظر سے تعلیم دینا ۔جنگ کے بعد سوشلزم کی شاہراہ پر چلنے والے ملکوں کے تجربات نے سماجی ترقی کے قوانین کے علم کو مالا مال کردیا اور سوشلزم تعمیر کی مختلف ہستئوں اور طریقوں کے لئے نئے خیالات بھی مہیا کئے۔عالمی سوشلسٹ نظام کی ساخت نے سوشلسٹ قسم کے نئے بین الاقوامی رشتوں کو جنم دیا جن کی بنیاد آپسی برادرانہ مدد،وسیع تعاون، قومی فرمانروائی اور مساوات کے اصولوں پر تھی ان نئے رشتوں کی اساس مارکس اور اینگلز کے اعلان کے مطابق پرولتاری بین الاقوامیت کے اصولوں پر رکھی گئی ہے۔یہ بنڈکا اصول ہے کہ پرولتاری بین الاقوامیت اور مارکسزم لینن لذم سے کسی طرح کے انحراف کا انجام بھی یہ ہوگا کہ وہ لوگوں کے مفادات کے لئے مغر ثابت ہوگا اور سوشلزم کے مقاصد کے لے نقصان دہ نتائج کردہ مرتب کرے گا اس کی گواہی چین میں عظیم طاقت کے ہاتھوں پیدا کردہ صورت حال

سے مل جائے گی جس نے موزے تنگ گروپ کی جانبازانہ پالیسی کو دولخت کر دیا ہے اکتوبر کے عظم سوشلسٹ انقلاب نے نوآبادیاتی تسلط کے تمام نظام کو سخت دھچکا لگایا۔اور جنگ عظیم دوم کے بعد نوآدباتی نظام بکھر کر رہ گیا۔ نئی آزاد شدہ مملکتیں کم سے کم ممکن عوصے میں اپنی معاشی اور کلچر پسماندگی' جوان پر نوآبادیاتی نظام نے مسلط کی' پر قابو پانے کے لئے مردانہ کوشش کر رہی ہیں ان ریاستوں میں سے کچھ نشوونما کی غیر سرمایہ دارانہ شاہراہ کو اپنانا چاہتی ہیں عالمی سوشلسٹ نظام اور قومی آزادی کی تحریک کے درمیان ناطہ ہونا' قومی آزادی اور سماجی ترقی اور آزادی کے لئے حالیہ نوآبادیاتی نظام اور شہنشاہی کے خلاف کامیاب جدوجہد کے لئے ایک بڑا عنصر ہے۔عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح نے محنت کش طبقہ عالمی واقعات کے مرکز میں لا کھڑا کیا۔اور مارکس کے پرولتاری آزادی کے عالمی تاریخی آدرش کے عظیم اوراہم اصول کی تصدیق کر دی۔سوشلزم کی قوتیں جوں جوں مضبوط ہوتی جاتی ہیں عالمی محنت کش طبقہ کی تحریک پرخوش آیند اور زوردار اثرات مرتب ہوتے ہیں اور مارکسزم لینن ازم کا اثر پھیلتا جاتا ہے مزید یہ کہ تاریخ نے ''اصلاحی نظریئے'' کا کھوکھلا پن اور سرمایہ داری نظام حکومت کی سیس کے مقابلے ہیں ''سوشل جمہوری حکومتوں'' کی بے بضاعی ثابت کر دی ہے سرمایہ دار ملکوں میں مزدور طبقہ اجارہ داریوں کے خلاف اوران اجارہ داریوں کی معاونت کرنے والی حکومت کی رجعت پسندانہ اور جارحانہ پالیسی کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز کر رہا ہے سماجی ترقی اور جمہوریت کی یہ جنگ جیتنے کی خاطر پرولتاریہ کے لئے اپنی صفوں میں سے نفاق کا استیعال کرنا اور غیر پرولتاری لوگوں کے گروہ سے حلیف ڈھونڈنا ضروری ہے اوراس طرح انہیں اجارہ داری کے خلاف متحدہ محاذ بنانا چاہئے۔اکتوبر انقلاب کے ساتھ ہونے والی دنیا کی انقلابی تبدیلی ہیئت نے محنت کش طبقہ کے فوری اور قطعی مقاصد کی جدوجہد کے لئے نئے حالات پیدا کئے۔کمیونسٹ پارٹی آف سوویت یونین کی بئسیویں' اکسیویں' بائیسویں اور تیئسویں کانگرس اور 1957 اور 1960 میں ماسکو میں ہونے کمیونسٹ اور پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل اجلاس اس سلسلے میں بہت مفید ثابت ہوئے جدوجہد کی مختلف امکانی صورتیں ___امن یا بدامنی کی___ کام میں لاکر مارکسی لینی تعلم کی نشوونما کرنا اور سوشلزم نافذ کرنا۔سوشلزم کی فتح' عام بین الاقوامی صورت حال پر' حکمران طبقوں کے مزاحمتی اقدام پر' جو محنت کش طبقہ کی سیاسی بلوغت اور تنظیم کرے۔اسے ہراول دستہ کا رول ادا کرنے کی بالادستی اور اہلیت دے' جو متعلعہ ملک کی طبقاتی طاقتوں کے محکم رشتوں پر منحصر ہو۔' تاریخ نے مارکسی لینی اصولوں کی تصدیق کر دی ہے کہ یہ نئی قسم کی پرولتاری پارٹی کی ضرورت ہیں جو انقلابی نظریئے سے مسلح ہو اور جو عوام الناس کی رہنمائی کرے کمیونسٹ تحریک جس کا آغاز مارکس نے کیا دنیا بھر میں پھیل

گئی ہے اور آج انتہائی موثر سیاسی طاقت بن چکی ہے کمیونسٹ تمام استحصال کا شکار ہونے والوں اور پسے ہوئے لوگو ل کے حقوق کے پکے حامی ہیں اور ان کی واقعی ضرورت کی وکالت بے غرض ہو کر کرتے ہیں اس کی حکمت عمل اور داؤں پیچ کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ محنت کشوں کا کمیونسٹ ہراول دستہ سوشلسٹ، سرمایہ داری اور نئے آزاد شدہ ملکوں میں مارکسی لیننی تعلمات کو جنگ اور قطعی مقاصد کی جنگ کو یکجا کر رہی ہیں اور اپنے فوجی اور بین الاقوامی فرائض کو ایک ناقابل شکست اکائی میں بدل رہی ہیں کمیونزم تحریک کی پچاس سال تاریخ بین الاقوامی پرولتاری اصولوں کی وفاداری اور مارکسزم لینن ازم کی جانثاری سے مزین ہے کمیونسٹ عالمی آمن کو بحال رکھنا اور عالمی تھرمو نکلیائی جنگ کو ٹالنا اپنا اولین فرضی سمجھتے ہیں سامراج پہلے ہی دو عالمی جنگوں کا ذمے دار ہے اب انہتائی تباہ کن ہتھیاروں کے استعمال سے ایک تیسری جنگ کی دھمکیاں دے رہا ہے اقتصادیات کو فوجی انتظامات کے تحت لانا، مقامی جنگیں، قومی آزادی کی تحریکوں کے خلاف مخاصمانہ مہمات، جمہوریت پر جبر، دشہت پسند فاشسٹ حکومتوں کا ق یام، فد انقلاب طرز عمل کی برآمد___ ایسے میں سامراج کی رجعت پسندانہ اصلیت کے نمایاں مظاہر، ایسے ہیں۔ اس کے دنیا اور انسانیت کے خلاف جرائم جب تک سامراج موجود ہے نئی غارتگرانہ جنگوں کا خطرہ موجود رہے گا۔ لیکن سوشلسٹ ریاستوں کا فوجی اتحاد، اور تمام غیر سامراجی طاقتیں، مختلف سماجی نظام رکھتے والی ریاستوں کے ساتھ، پرامن بقائے باہمی کا بیڑا اٹھا کر موزوں اور منظّم کارروائیوں سے نئی عالمی جنگ کو کال سکتی ہیں۔ کمیونسٹ جہاں غارتگرانہ سامراجی جنگوں کو بُرا کہتے ہیں۔ وہیں وہ سامراجی حملوں کے خلاف معفانہ دفاعی جنگ کے لئے مدد بھی دیتے ہیں رجعتی طاقتوں کے خلاف (جو اپنا دستور قائم رکھنے کے لئے یا دوبارہ بحال کرنے کے لئے ہتھیار اٹھاتی ہیں) قومی آزادی کی جنگوں کے لئے اور انقلابی طبقاتی جنگوں کے لئے ہاتھ بٹانے کو تیار رہتے ہیں۔

کمیونسٹ امن، جمہوریت اور سوشلزم کے لئے لڑتے ہیں اور حقیقی انقلابی انسانیت کے پیرو ہیں وہ محنت کی نجات اور انسان کے ہاتھوں انسان کے ہر طرح کے استحصال کے خاتمے کو فرد کی آزادی کے لئے بنیادی شرط قرار دیتے ہیں۔ ان کا نصب العین کمیونزم ہے جس کے ساتھ پیداواری طاقتوں کا حاصل اور مادی فوائد کی افراط مل کر فرد کی مجموعی ترقی کے لئے حالات مہیا کرے گی۔ مارکس اور لینن کی عظیم تعلیم ایک رہنما ستارہ ہے جو کمیونزم کے راستہ کی سمت نمائی کر رہا ہے

ایوگینیا البوونا سٹیپی نو وا۔ پی۔ایچ۔ڈی۔ جو مزدوروں کی انٹرنیشنل تحریک اور مارکسزم تاریخ کی سپیشلسٹ ہیں۔کمیونسٹ پارٹی سویٹ یونین کی مرکزی کمیٹی میں انسٹیٹیوٹ آف مارکسزم لیننزم کی سنیئر سٹاف ممبر بنیں۔اور بعد میں اسی ادارے کی اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوگیں۔انھوں نے مارکس اور اینگلز کی تصانیف کی روسی اشاعت اول اور دوم چھپونے کی تیاریوں میں حصہ لیا۔ای۔سٹیپنو وا متعدد کتابوں کی مصنف ہیں۔جن میں سے فریڈرک اینگلز اور مارکس کی مختصر سوانح عمری کا ترجمہ بہت ہی غیر ملکی زبانوں ہو چکا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کتاب کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو marxists.org کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔
کمپوزنگ: رضیہ سلطانہ

اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔
hasan@marxists.org